غزہ میں نام نہاد امن کونسل کے قیام کا اعلان کردیا گیا ص:02

ISSN 2977-3555

روزنامہ

صحافت

برمنگھم

باخبر، باا ثر حقیقتوں کا پیام بر

www.sahafat.in/uk

Birmingham Edition U.K.

Published from Birmingham (U.K.), India-Delhi, Mumbai, Lucknow, Dehradun

Volume No.03, Issue No.191, Sunday 18 January, 2026, 8 Pages

جلد نمبر (۳)، شمارہ نمبر (۱۹۱)، بروز اتوار، ۱۸ جنوری، ۲۰۲۶ء، ۲۸ رجب المرجب ۱۴۴۷، ۸ صفحات

غزہ سے یکجہتی کے لیے مراکش میں لاکھوں افراد کے احتجاجی مظاہرے

مغادیشو: جمعہ کے روز مراکش کے لاکھوں شہریوں نے ملک کے مختلف علاقوں میں احتجاجی مظاہروں میں شرکت کی اور غزہ کی پٹی کے فلسطینی عوام کے ساتھ بھرپور یکجہتی کا اظہار کیا۔ یہ مظاہرے مراکشی کمیٹی برائے نصرت مسائل مسلم امہ کی اپیل پر جمعہ کی نماز کے بعد منعقد کیے گئے جن کا عنوان "جمعہ الاقصیٰ نصرت" رکھا گیا۔ یہ احتجاجی اجتماعات مملکت کے کئی شہروں میں ہوئے جن میں دارالبیضاء المحمدیہ انزکان وجدہ مکناس قلعہ السراغنہ اور طنجہ شامل ہیں۔

مظاہرین نے فلسطین کا پرچم تھام رکھا تھا اور قبہ الصخرہ کی تصاویر اور حماس کے قائدین کی تصاویر لہرائیں کیں۔ کئی بینرز پر فلسطین امانت ہے اور نارملائزیشن غداری ہے جیسے نعرے درج تھے۔

شرکاء نے فلسطینی دھڑوں کی حمایت میں نعرے لگائے اور فلسطینی قضیے کی مسلسل حمایت کا مطالبہ کیا۔ ان نعروں میں غزہ سرخرو کو مراکش کا سلام اور عوام چاہتے ہیں فلسطین کی آزادی جیسے الفاظ گونجتے رہے۔ آٹھ اکتوبر سنہ 2023ء سے گذشتہ دو برس کے دوران امریکہ کی پشت پناہی سے قابض اسرائیل کی جانب سے غزہ میں جاری نسل کشی کے نتیجے میں اکہتر ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور ایک لاکھ اکہتر ہزار زخمی ہو چکے ہیں جن میں اکثریت بچوں اور خواتین کی ہے۔ اس سفاکیت کے باعث شہری بنیادی ڈھانچے کا تقریباً نوے فیصد تباہ ہو چکا ہے جبکہ اقوام متحدہ کے مطابق غزہ کی تعمیر نو کی لاگت تقریباً ستر ارب ڈالر تک پہنچ چکی ہے۔

شمالی القدس اور مشرقی رام اللہ کی کالونیوں کے الحاق کے لیے روڈ 45 صہیونی منصوبے پر انتباہ

غزہ: فلسطین میں یہودی آبادکاری کے امور سے وابستہ متعلقہ اداروں نے خبردار کیا ہے کہ قابض اسرائیل نے نوآبادیاتی منصوبہ روڈ 45 پر عملی کام شروع کرنے کی تیاری کر لی ہے۔ آئندہ ہفتوں میں بھاری بجٹ کے ساتھ اس منصوبے کے باقاعدہ آغاز کا اعلان کیا گیا ہے جو شمالی القدس اور مشرقی رام اللہ میں قائم صہیونی کالونیوں کے الحاق کو مستحکم کرنے اور انہیں القدس شہر سے جوڑنے کے لیے تیار کیا گیا ہے۔ اس منصوبے کا مقصد مشرقی رام اللہ اور شمالی القدس میں قائم کالونیوں کو براہ راست نوآبادیاتی روڈ 443 سے منسلک کرنا ہے جو القدس اور سنہ 1948ء کے مقبوضہ علاقوں تک جاتا ہے۔ اس کے نتیجے میں آبادکاروں کے سفر کا وقت کم ہو جائے گا اور انہیں مقبوضہ اندرونی شہروں سے براہ راست رابطہ فراہم کیا جائے گا۔

منصوبے کے مطابق تعمیراتی سرگرمیاں مقبوضہ شمال مشرقی القدس میں واقع گاؤں مخماس کی زمینوں پر قائم کالونی مخماس کے اطراف سے شروع ہوں گی جو مغرب کی جانب قلندیا چوکی کی سرنگ تک پھیلیں گی۔ اس کے ساتھ ساتھ حزما فوجی چوکی سے لے کر مشرقی رام اللہ کے علاقے عیون الحرامیہ تک پھیلی متبادل سڑکوں کی وسیع پیمانے پر توسیع کی جائے گی۔ یہ تمام سڑکیں ایک مربوط نیٹ ورک کا حصہ ہوں گی جو کالونیوں کی خدمت کریں گی آبادکاری کے تسلط کو مضبوط بنائیں گی اور پورے علاقے کو الگ تھلگ جزیروں میں تبدیل کر دیں گی۔ یہ سب کچھ آبادیاتی اور جغرافیائی یہودیانے کی پالیسی کے تحت کیا جا رہا ہے۔ روڈ 45 منصوبہ ایک پرانے نقشے کا تسلسل ہے جو سنہ 1983ء سے چلا آ رہا ہے اور جسے فوجی حکم نامہ نمبر 50 برائے روڈز کہا جاتا ہے۔ اس کا مقصد فلسطینی آبادیوں کو ٹکڑوں میں بانٹنا انہیں متبادل سڑکوں کے پیچھے محصور کرنا اور کالونیوں کے بنیادی ڈھانچے کو قابض اسرائیل کے مرکزی نیٹ ورک میں ضم کرنا ہے تاکہ زمین پر عملی بالادستی مسلط کی جا سکے۔ گذشتہ برسوں کے دوران گاؤں جبع قلندیا کفر عقب الرام مخماس اور برقہ کے فلسطینی زمین مالکان کی جانب سے دائر کی گئی قانونی درخواستوں کو محض رسمی کارروائی سمجھا گیا جبکہ دوسری جانب منصوبہ بندی اور زمینی سطح پر کام بلاتعطل جاری رہا۔ بالخصوص قلندیا کی سرنگ میں تعمیراتی سرگرمیاں تیزی سے آگے بڑھائی گئیں تاکہ کسی بھی عدالتی فیصلے سے پہلے ہی نئے زمینی حقائق مسلط کر دیے جائیں اور فلسطینیوں کے حقوق کو مکمل طور پر نظرانداز کیا جا سکے۔ یہ منصوبہ ایک جامع آبادکاری وژن کا حصہ ہے جس کا مقصد آمدورفت کو آسان بنا کر سیکڑوں ہزار نئے آبادکاروں کو راغب کرنا ہے تاکہ وہ مغربی کنارے کے قلب میں سکونت اختیار کریں اور ساتھ ہی القدس شہر سے تیز رفتار رابطہ بھی برقرار رکھ سکیں۔

غزہ میں فلسطینیوں کی منظم نسل کشی کے ہولناک اعداد و شمار، شہداء کی تعداد 71 ہزار سے تجاوز کر گئی

غزہ: غزہ کی وزارتِ صحت نے اعلان کیا ہے کہ گذشتہ 24 گھنٹوں کے دوران قابض اسرائیل کی مسلسل فوجی جارحیت کے نتیجے میں ایک فلسطینی شہید اور 6 زخمی مختلف ہسپتالوں میں لائے گئے۔

وزارت صحت نے اپنی یومیہ رپورٹ میں بتایا کہ شدید سردی کے باعث 27 دن کی ایک معصوم بچی جان کی بازی ہار گئی، جس کے بعد موسمِ سرما کے آغاز سے اب تک سردی کے باعث شہید ہونے والے بچوں کی تعداد 8 ہو چکی ہے۔ یہ صورتحال قابض اسرائیل کی مسلط کردہ ناکہ بندی اور انسانی المیے کی سنگینی کو بے نقاب کرتی ہے۔

وزارتِ صحت کے مطابق اب بھی متعدد شہداء اور زخمی ملبے تلے اور سڑکوں پر دبے ہوئے ہیں جبکہ ایمبولینس اور سول ڈیفنس کی ٹیمیں شدید تباہی اور سکیورٹی خطرات کے باعث تاحال ان تک پہنچنے سے قاصر ہیں۔

بیان میں کہا گیا کہ سیز فائر کے اعلان یعنی سنہ 11 اکتوبر کے بعد سے اب تک شہداء کی تعداد 464 تک پہنچ چکی ہے جبکہ زخمیوں کی تعداد 275,1 ہو گئی ہے۔ اس دوران ملبے سے نکالے گئے فلسطینیوں کی مجموعی تعداد 712 بتائی گئی ہے۔

وزارت صحت نے واضح کیا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے شروع کی گئی جارحیت کے آغاز یعنی سات اکتوبر 2023ء سے اب تک مجموعی طور پر 548,71 فلسطینی شہید اور 353,171 زخمی ہو چکے ہیں، جو غزہ میں جاری منظم نسل کشی کی ہولناک تصویر پیش کرتا ہے۔

وزارتِ صحت نے مزید بتایا کہ شہداء کی مجموعی فہرست میں 92 نئے شہداء کا اضافہ کیا گیا ہے جن کے کوائف مکمل ہونے کے بعد شہداء کی منظوری دینے والی کمیٹی نے انہیں باضابطہ طور پر تسلیم کیا۔ یہ شہداء سنہ 02 جنوری 2026 سے 16 جنوری 2026 کے درمیان ریکارڈ میں شامل کیے گئے۔

یورپی یونین کا ای ون استعماری منصوبہ روکنے کا مطالبہ: یورپی یونین

غزہ: یورپی یونین نے قابض اسرائیل سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ ای ون استعماری منصوبہ فوری طور پر بند کرے جس کے تحت 3401 استعماری رہائشی یونٹس تعمیر کرنے کا منصوبہ شامل ہے۔ اسی کے ساتھ یورپی یونین نے نام نہاد خودمختاری سڑک منصوبے پر بھی عمل درآمد روکنے کا مطالبہ کیا ہے جو القدس کے مشرق میں بلدہ العیزریہ اور الزعیم کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اس منصوبے کے نتیجے میں پورا علاقہ فلسطینی شہریوں کی آمدورفت کے لیے بند ہو جائے گا جو مغربی کنارے کے رقبے کے تقریباً 3 فیصد کے برابر ہے۔

یورپی یونین نے جمعہ کے روز جاری بیان میں عطروت نامی استعماری منصوبے پر گہری تشویش کا اظہار کیا جو القدس کے شمال میں سابق بین الاقوامی ہوائی اڈے کی اراضی کو نشانہ بناتا ہے اور اس کے تحت تقریباً 1243 دونم رقبے پر نو ہزار کے قریب استعماری یونٹس تعمیر کیے جانے ہیں۔ اسی طرح شیخ جراح کے محلے میں نحلات شمعون منصوبے پر بھی تشویش ظاہر کی گئی جو بالخصوص ارض النقاع کے علاقے میں واقع ہے جہاں پورے محلے کو مسمار کر کے تقریباً 17 دونم پر مشتمل استعماری بستی قائم کی جائے گی جس میں 316 یونٹس تعمیر ہوں گے اور اس کے نتیجے میں تقریباً 40 فلسطینی خاندانوں کے گھروں کو مٹا دیا جائے گا۔

یورپی یونین نے واضح کیا کہ قابض اسرائیلی حکومت کی جانب سے اپنائی جانے والی استعماری پالیسی امن کی راہ میں ایک بڑی رکاوٹ ہے اور اس سے مغربی کنارے میں مزید عدم استحکام کا خطرہ بڑھتا ہے۔ یہ پالیسی ہزاروں فلسطینیوں کی جبری بے دخلی مغربی کنارے کی جغرافیائی تقسیم صہیونی آبادکاروں کے تشدد میں اضافے اور طویل المدت بنیادوں پر امن کے امکانات کو شدید نقصان پہنچانے کا باعث بن رہی ہے۔

یورپی یونین کے مطابق یہ اقدامات القدس کو دونوں ریاستوں کا مستقبل کا دارالحکومت بنانے والے دو ریاستی حل کی عملی حیثیت کو بھی کمزور کر رہے ہیں۔

یورپی یونین نے قابض اسرائیلی حکومت پر زور دیا کہ وہ فوری طور پر استعماری توسیع سے پیچھے ہٹے کیونکہ بین الاقوامی قانون کے تحت یہ بستیاں غیر قانونی ہیں۔ بیان میں کہا گیا کہ گذشتہ مہینوں کے دوران مغربی کنارے بشمول مشرقی القدس میں نئے استعماری منصوبوں کی منظوری کی رفتار میں خطرناک حد تک تیزی لائی گئی ہے۔

یورپی یونین نے مزید مطالبہ کیا کہ قابض اسرائیل بین الاقوامی قانون کے تحت اپنی ذمہ داریوں کی پاسداری کرے اور مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں فلسطینی آبادی کو تحفظ فراہم کرے۔

عالمی آرکسٹرا کنڈکٹر نے غزہ جنگ کے خلاف ثقافتی بائیکاٹ اختیار کرلیا: زوبن مہتا

غزہ: عالمی شہرت یافتہ آرکسٹرا کنڈکٹر زوبن مہتا نے اعلان کیا ہے کہ وہ آئندہ برس کے دوران قابض اسرائیل میں اپنی تمام فنی مصروفیات اور منصوبے منسوخ کر رہے ہیں۔ یہ فیصلہ انہوں نے فلسطینیوں کے خلاف بنجمن نیتن یاھو حکومت کی پالیسیوں کے خلاف احتجاج کے طور پر کیا ہے اور اس طرح وہ غزہ پٹی پر جاری نسل کش جنگ کے بعد قابض اسرائیل کے خلاف ابھرتی ہوئی عالمی ثقافتی بائیکاٹ تحریک میں شامل ہو گئے ہیں۔

زوبن مہتا جو اس وقت 89 برس کے ہیں نے بھارتی چینل انڈیا ٹوڈے کو دیے گئے انٹرویو میں کہا کہ ان کا یہ فیصلہ اس شدید مخالفت کا نتیجہ ہے جو وہ مجموعی فلسطینی قضیے کے حوالے سے بنجمن نیتن یاھو کے طرز عمل پر رکھتے ہیں۔ انہوں نے کہا میں اب آنکھیں بند نہیں کر سکتا جیسا کہ میرے بہت سے ساتھی کرتے ہیں۔

سینئر آرکسٹرا کنڈکٹر نے قابض اسرائیل میں آئندہ ہونے والے انتخابات کے ذریعے کسی حقیقی سیاسی تبدیلی کے امکان پر بھی مایوسی کا اظہار کیا اور کہا کہ کنیسٹ میں نیتن یاھو کو حاصل وسیع پارلیمانی اکثریت کسی سنجیدہ تبدیلی کی راہ میں بڑی رکاوٹ ہے۔

ایک ایسی فنی شخصیت کی جانب سے جو طویل عرصے تک قابض اسرائیلی ثقافتی اداروں سے وابستہ رہی یہ بیان غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ زوبن مہتا نے واضح کیا کہ اب ان کے لیے فن اور سیاسی حقیقت کے درمیان فاصلہ رکھنا ممکن نہیں رہا۔ انہوں نے فنکاروں اور دانش وروں سے مطالبہ کیا کہ وہ متنازع اور ظالمانہ معاملات پر واضح اخلاقی مؤقف اپنائیں اور کہا بہت سے لوگ خاموشی کو ترجیح دیتے ہیں مگر میں ان میں شامل نہیں ہو سکتا۔

زوبن مہتا کا یہ فیصلہ غزہ پٹی پر جاری جنگ کے بعد قابض اسرائیل کے خلاف ثقافتی اور فنی بائیکاٹ میں نمایاں اضافے کے تناظر میں سامنے آیا ہے۔ اس جنگ نے دسیوں ہزار فلسطینیوں کو شہید کیا شہری انفراسٹرکچر کو تباہ کر دیا اور سفاکیت پر مبنی جنگی جرائم اور اجتماعی قتل عام کو جنم دیا۔

گذشتہ دو برسوں کے دوران متعدد عالمی موسیقی بینڈز نے تل ابیب میں طے شدہ کنسرٹس منسوخ کیے جبکہ ادیبوں اور فنکاروں نے قابض اسرائیلی اداروں سے وابستہ ثقافتی میلوں اور نمائشوں سے اپنی شرکت واپس لے لی۔ اسی طرح مغربی جامعات اور عجائب گھروں کو قابض اسرائیلی اداروں کے ساتھ تعلیمی اور ثقافتی شراکت داریوں پر بڑھتے ہوئے دباؤ کا سامنا ہے کیونکہ فلسطین کے حق میں طلبہ اور فنکاروں کی تحریکیں مضبوط ہو رہی ہیں۔

بڑی فلمی اور ادبی تقریبات میں بھی اس وقت شدید تنازع دیکھنے میں آیا جب فنکاروں اور شرکا نے قابض حکومت یا جنگ کی حمایت کرنے والے اداروں کی میزبانی اور مالی تعاون کے خلاف احتجاج کیا۔ یہ منظر اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ ثقافتی بائیکاٹ اب محض انسانی حقوق کی سرگرمیوں تک محدود نہیں رہا بلکہ عالمی ثقافتی منظرنامے کے مرکز میں داخل ہو چکا ہے۔

زوبن مہتا کا مؤقف اس لیے بھی غیر معمولی سمجھا جا رہا ہے کہ وہ طویل عرصے تک فنکاروں کے قابض اسرائیل کے بائیکاٹ کے کھلے مخالف رہے ہیں۔ وہ ماضی میں جنگوں اور سکیورٹی کشیدگی کے باوجود قابض اسرائیل کا دورہ کرتے رہے اور وہاں موسیقی کی محفلوں کی قیادت کرتے رہے۔ تاہم ان کے حالیہ بیانات اس امر کی نشاندہی کرتے ہیں کہ سیاسی اور اخلاقی سطح پر ان کے مؤقف میں واضح تبدیلی آ چکی ہے کیونکہ وہ اب زمینی حقیقت کو نظرانداز کرنے کے قابل نہیں رہے۔

زوبن مہتا 29 اپریل 1936ء کو بھارت میں پیدا ہوئے۔ انہیں بیسویں صدی اور اکیسویں صدی کے آغاز کے ممتاز ترین کلاسیکی آرکسٹرا کنڈکٹرز میں شمار کیا جاتا ہے۔ وہ لاس اینجلس فلہارمونک آرکسٹرا اور نیویارک فلہارمونک آرکسٹرا سمیت دنیا کے کئی بڑے آرکسٹراز میں قائدانہ ذمہ داریاں انجام دے چکے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ 55 برس تک قابض اسرائیل کی آرکسٹرا کے اعزازی میوزک ڈائریکٹر رہے اور سنہ 2019ء میں ریٹائر ہوئے۔ انہوں نے ویانا میں موسیقی کی تعلیم حاصل کی اور کم عمری میں عالمی سطح پر شہرت حاصل کی۔ یورپ اور شمالی امریکہ کے نامور تھیٹرز اور آرکسٹراز کی قیادت کی اور اپنی طویل فنی خدمات کے اعتراف میں متعدد بین الاقوامی اعزازات اور انعامات حاصل کیے۔

غزہ میں نام نہاد امن کونسل کے قیام کا اعلان کر دیا گیا

غزہ: امریکی انتظامیہ نے ہفتے کی علی الصبح غزہ پٹی کے لیے امن کونسل کی تشکیل اور ایک اعلیٰ نمائندے کی تعیناتی کا اعلان کیا ہے۔ یہ پیش رفت ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب فلسطینی قومی کمیٹی برائے انتظامِ غزہ نے اپنے عملی کام کا آغاز کیا ہے جبکہ سیز فائر معاہدے کے دوسرے مرحلے کے آغاز کو صرف دو دن ہی گزرے ہیں۔

وائٹ ہاؤس نے نکولے ملادی نوف کو غزہ کے لیے اعلیٰ نمائندہ مقرر کیا ہے۔ وہ بلغاریہ سے تعلق رکھنے والے سیاست دان اور سفارت کار ہیں جو اس سے قبل سنہ 2015ء سے 2020ء تک مشرقِ وسطیٰ میں امن عمل کے لیے اقوام متحدہ کے خصوصی رابطہ کار کے طور پر خدمات انجام دے چکے ہیں۔ یہ معلومات واشنگٹن انسٹی ٹیوٹ برائے مشرقِ نزدیک پالیسیز کی ویب سائٹ پر شائع کی گئیں۔

نکولے ملادی نوف بلغاریہ کے وزیر خارجہ اور دیگر عہدوں پر بھی فائز رہ چکے ہیں جبکہ وہ یورپی پارلیمنٹ کے رکن بھی رہے۔ سنہ 2013ء میں اس وقت کے اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل بان کی مون نے انہیں عراق کے لیے نمائندہ اور اقوام متحدہ کے امدادی مشن کا سربراہ مقرر کیا تھا۔

امریکی انتظامیہ کی جانب سے اعلان کردہ "پس بورڈ" میں امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو، امریکی صدر ٹرمپ کے خصوصی ایلچی اسٹیو وٹکوف اور برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ٹونی بلیئر اور ٹرمپ کے داماد جارڈ کوشنر کو بھی شامل کیا گیا ہے۔

وائٹ ہاؤس نے آریئے لائٹسٹون اور جوش گرین باؤم کو امن کونسل کا مشیر مقرر کیا ہے جبکہ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ غزہ کے لیے ایک ایگزیکٹو کونسل تشکیل دی جا رہی ہے تاکہ اعلیٰ نمائندے کے دفتر اور فلسطینی قومی کمیٹی برائے غزہ کو معاونت فراہم کی جا سکے۔

اسی طرح وائٹ ہاؤس نے جنرل جسپر جیفرز کو بین الاقوامی استحکام فورس کا کمانڈر مقرر کرنے کا بھی اعلان کیا ہے۔

امریکی انتظامیہ نے غزہ کے لیے ایک ایگزیکٹو کونسل کے قیام کا بھی اعلان کیا ہے جس کا مقصد مؤثر حکمرانی کو سہارا دینا اور غزہ کے عوام کو ایسی خدمات فراہم کرنا بتایا گیا ہے جو امن استحکام اور خوشحالی کو فروغ دیں۔ اس کونسل میں اسٹیو وٹکوف، جارڈ کوشنر، ترک وزیر خارجہ ہاکان فیدان اور علی الثوادی اور جنرل حسن رشاد اور ٹونی بلیئر اور مارک روان اور وزیر ریم الہاشمی اور نکولے ملادی نوف اور یاکیر جابای اور سیگرڈ کاگ شامل ہیں۔

امریکی منصوبے کے مطابق جس کا انکشاف گذشتہ برس کے آخر میں کیا گیا تھا اور جس کے نتیجے میں غزہ میں ایک کمزور سیز فائر طے پایا تھا اس مجلس کی سربراہی ڈونلڈ ٹرمپ کریں گے۔

اس سے قبل جمعہ کے روز فلسطینی قومی کمیٹی برائے انتظام غزہ کے سربراہ علی شعث نے صحافیوں سے گفتگو میں بتایا کہ کمیٹی نے قاہرہ سے باضابطہ طور پر اپنے کام کا آغاز کر دیا ہے اور جلد غزہ پٹی منتقل ہو کر فلسطینی عوام کے لیے ہنگامی امدادی منصوبے پر عمل درآمد شروع کیا جائے گا۔

دوسری جانب قابض اسرائیل کی جانب سے تاخیری حربوں کے بعد اسٹیو وٹکوف نے بدھ کے روز معاہدے کے دوسرے مرحلے کے آغاز کا اعلان کیا تھا جس میں اسلحہ سے دستبرداری اور ٹیکنوکریٹ حکومت کی تشکیل اور تعمیر نو کے عمل کا آغاز شامل ہے۔

مغربی کنارے میں قابض اسرائیل کی چھاپہ مار کارروائیاں جاری، متعدد فلسطینی گرفتار

مغربی کنارہ: قابض اسرائیلی فوج نے مقبوضہ مغربی کنارے کے مختلف علاقوں میں چھاپہ مار کارروائیوں اور گرفتاریوں کا سلسلہ مزید تیز کر دیا ہے، جن کے دوران فلسطینی شہریوں کو حراست میں لیا جا رہا ہے اور ان پر بدترین تشدد اور تذلیل روا رکھی جا رہی ہے۔ قلقیلیہ میں قابض فوج کے

ایک گروپ نے آج ہفتے کی علی الصبح کارروائی کرتے ہوئے النقار محلے پر دھاوا بولا اور نوجوان معاذ نوفل کو گرفتار کر لیا، اس موقع پر قابض فوج نے اس کی ذاتی گاڑی بھی ضبط کر لی۔ اسی طرح قابض افواج نے جنین شہر کے مشرق میں واقع بلدہ میثلون اور دیر ابوضعیف پر یلغار کی، جہاں متعدد گھروں کی تلاشی لی گئی اور ایک نوجوان کو گرفتار کر لیا گیا۔ یہ کارروائیاں جنین میں مشروع بیت قاد پر دھاوے کے ساتھ ہی جاری رہیں، جہاں قابض افواج نے مطلوب فلسطینی فرج الصانوری کے رشتہ داروں کے گھروں کی تلاشی لی۔ ادھر بیت لحم میں واقع ابونجیم گاؤں، برک سلیمان کا علاقہ اور بلدہ الخضر بھی قابض اسرائیلی فوجی یلغار کی زد میں رہے، قابض افواج نے بوابہ الخضر کے قریب ابوصرہ محلے اور الصفی محلے میں مورچے سنبھال لیے۔ الخلیل میں قابض افواج نے آج صبح الظاہریہ کے جنوب میں واقع مرکزی مویشی منڈی کے سامنے فوجی ناکہ قائم کیا اور شہریوں کی گاڑیوں کی سخت تلاشی لی۔ اسی دوران قابض افواج نے بلدہ بیت کاحل میں نوجوان عز ناصر عصافرہ کو اس کے گھر سے گرفتار کیا جبکہ بلدہ اذنا سے اسیرِ محرر مجاہد محمد مطلق ابوجحیشہ کو بھی دوبارہ حراست میں لے لیا، واضح رہے کہ وہ ایک ہفتے سے بھی کم عرصہ قبل قابض اسرائیل کی جیلوں سے رہا ہوا تھا۔ مزید برآں قابض افواج نے الخلیل کے شمال میں بلدہ سعیر پر مسلسل دھاوے کے دوران العدیسہ کے علاقے میں شہریوں کے گھروں پر چھاپے مارے اور خوف و ہراس پھیلایا۔

غزہ پر قابض اسرائیل کے فضائی حملے اور گولہ باری، سیز فائر کی مسلسل خلاف ورزیاں

غزہ: قابض اسرائیلی جنگی طیاروں نے ہفتے کی علی الصبح غزہ پٹی کے مشرقی علاقوں میں مختلف مقامات کو نشانہ بناتے ہوئے شدید فضائی حملے کیے، جبکہ توپ خانے کی گولہ باری اور اندھا دھند فائرنگ کا سلسلہ بھی جاری رہا۔ یہ حملے اس سیز فائر معاہدے کی نئی اور سنگین خلاف ورزیاں ہیں جو سنہ 10 اکتوبر کو نافذ العمل ہوا تھا۔

مقامی ذرائع کے مطابق قابض اسرائیلی طیاروں نے غزہ شہر کے مشرق میں واقع التفاح محلے کے مختلف حصوں پر بمباری کی، جبکہ قابض اسرائیلی ہیلی کاپٹروں نے شمالی غزہ میں جبالیہ کیمپ کے مشرقی علاقوں پر فائرنگ کی۔ اسی طرح قابض اسرائیلی طیاروں نے وسطی غزہ میں دیر البلح شہر کے مشرقی علاقوں پر متعدد فضائی حملے کیے، جبکہ قابض اسرائیلی ہیلی کاپٹروں اور زمینی فوجی گاڑیوں نے خان یونس کے مشرق اور رفح شہر کے شمالی علاقوں میں بلاامتیاز فائرنگ کی، جس سے شہریوں میں شدید خوف و ہراس پھیل گیا۔

جمعہ کے روز اسلامی حماس کے ترجمان حازم قاسم نے ایک بیان میں سیز فائر معاہدے کی قابض اسرائیل کی جانب سے بار بار خلاف ورزیوں کی سخت مذمت کی اور ثالثوں سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالیں تاکہ وہ اپنی جارحیت بند کرے اور طے شدہ معاہدے کی مکمل پابندی کرے۔

قابض اسرائیل ان خلاف ورزیوں کا سلسلہ اس کے باوجود جاری رکھے ہوئے ہے کہ امریکی انتظامیہ نے معاہدے کے دوسرے مرحلے کے آغاز کا اعلان کیا ہے۔

جمعرات کے روز غزہ میں حکومتی میڈیا دفتر نے ایک بیان میں کہا کہ قابض اسرائیل نے سیز فائر کے پہلے مرحلے کے دوران 1244 مرتبہ خلاف ورزی کی، جن کے نتیجے میں 1760 فلسطینی شہید زخمی یا گرفتار ہوئے، یہ سب کچھ معاہدے کے نفاذ کے بعد سے جاری ہے۔

یہی معاہدہ اس نسل کش جنگ کے خاتمے کا باعث بنا جو قابض اسرائیل نے سنہ اکتوبر 2023ء میں شروع کی تھی اور جو دو سال سے زائد عرصے تک جاری رہی۔ اس جنگ کے نتیجے میں 71 ہزار سے زائد فلسطینی شہید اور ایک لاکھ 71 ہزار سے زیادہ زخمی ہوئے، جبکہ غزہ پٹی کے 90 فیصد سے زائد شہری انفراسٹرکچر کو تباہ کر دیا گیا۔ اقوام متحدہ کے مطابق غزہ کی تعمیر نو کی لاگت کا تخمینہ تقریباً 70 ارب ڈالر لگایا گیا ہے۔

غزہ میں سیز فائر معاہدے کی خلاف ورزیاں جاری ہیں: ابومحفوظ

غزہ: فلسطینیوں کے بیرونِ ملک عوامی کانفرنس کے قائم مقام سیکرٹری جنرل ہشام ابومحفوظ نے کہا ہے کہ قابض اسرائیل غزہ کی پٹی میں سیز فائر معاہدے کی مسلسل خلاف ورزیاں کر رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ فلسطینی مزاحمت نے سیز فائر معاہدے کی تمام شقوں کی پابندی کی ہے جو اس امر کا ثبوت ہے کہ مزاحمت ہمارے عوام کے خلاف جاری صہیونی نسل کش جنگ کو ختم کرنے کی سنجیدہ خواہاں ہے لیکن قابض اسرائیل معاہدے کو پامال کرتے ہوئے اس کی ذمہ داریوں سے راہِ فرار اختیار کر رہا ہے اور ہمارے لوگوں کو قتل کر رہا ہے۔ ابومحفوظ نے ایک پریس بیان میں کہا کہ ہم قابض اسرائیلی انتہا پسند حکومت کو غزہ پٹی میں بگڑتی ہوئی انسانی صورتحال کا مکمل ذمہ دار ٹھہراتے ہیں جہاں شدید سردی کے باعث شہداء کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے خاص طور پر بچے اس المیے کا نشانہ بن رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قابض اسرائیل کی جانب سے گذرگاہوں کی بندش اور بے گھر افراد کے لیے خیموں اور عارضی رہائشی کیبنز کی ناکافی فراہمی نے بحران کو مزید سنگین بنا دیا ہے۔ انہوں نے سیز فائر معاہدے کے دوسرے مرحلے میں داخلے کے اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے مصر قطر اور ترکیہ کے ثالثوں اور صدر ٹرمپ سے مطالبہ کیا کہ وہ قابض اسرائیل پر دباؤ ڈالیں تاکہ وہ معاہدے کی پابندی کرے خلاف ورزیاں بند کرے رفح گذرگاہ کھولے غزہ پٹی کی تمام ضروریات کی فراہمی یقینی بنائے اور قابض فوج کا مکمل انخلا کرے۔ ابومحفوظ نے قاہرہ میں ہونے والے فلسطینی دھڑوں کے اجلاسوں کو بھی سراہا جہاں سیز فائر معاہدے کے دوسرے مرحلے اور غزہ کی پٹی میں اگلے دن کی صورتحال پر غور کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے زور دیا کہ یہ ملاقاتیں ایک متحد فلسطینی موقف کی عکاس ہیں جس پر سب کا اتفاق ہے کہ غزہ میں اگلا دن خالصتاً فلسطینی ہوگا۔

سور ذبح کرنے کے لیے سوشل میڈیا پر مدد کی اپیل جس کے بعد ہزاروں لوگ خاتون کے گاؤں پہنچ گئے

سٹیفن میکڈونل۔ بی بی سی

جب ڈائی ڈائی کو احساس ہوا کہ ان کے والد چینی نئے سال سے پہلے ہونے والی روایتی اجتماعی دعوت کے لیے دو سور ذبح کرنے کے لیے بہت بوڑھے ہو چکے ہیں تو انھوں نے سوشل میڈیا کا سہارا لیا۔ وہ نہیں چاہتی تھیں کہ ان کے والد کو برا محسوس ہو۔

گذشتہ ہفتے کے آخر میں انھوں نے چین کے ٹک ٹاک ڈوئین پر لکھا کہ 'کیا کوئی میری مدد کر سکتا ہے؟ میرے والد عمر رسیدہ ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ وہ ان سوروں کو سنبھال نہیں پائیں گے۔' ڈائی ڈائی بیس کی دہائی میں ہیں۔ انھوں نے وعدہ کیا کہ جو لوگ ان کے گاؤں آ کر مدد کریں گے، انھیں سور کے گوشت کی دعوت دی جائے گی۔ سچوان اور چونگ چنگ کے دیہی علاقوں میں بڑی اجتماعی دعوتیں ثقافت کا اہم حصہ ہیں جن میں پکا ہوا سور کا گوشت، بھاپ میں پکی پسلیاں، سوپ اور گھر میں بنی شراب شامل ہوتی ہے۔

ڈائی ڈائی نے کہا 'میں اپنے گاؤں میں سر فخر سے بلند کرنا چاہتی ہوں۔'

ااان کی مدد کی اپیل کو دس لاکھ سے زیادہ لائیکس ملے اور ردعمل کسی جذباتی فلم کے منظر جیسا تھا۔ ہزاروں گاڑیاں گاؤں کی طرف روانہ ہو گئیں جن میں ضرورت سے کہیں زیادہ لوگ سوار تھے۔

اتنے زیادہ لوگ آ گئے کہ جنوب مغربی چین کے دیہی علاقے چونگ چنگ میں سڑکوں پر شدید ٹریفک جام ہو گیا۔ ڈرون تصاویر میں دیکھا جا سکتا ہے کہ کھیتوں کے درمیان سڑکوں پر گاڑیاں قطار میں کھڑی ہیں اور لوگ کسی طرح گاؤں میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے ہیں۔ کچھ لوگ ٹریفک سے بچنے کے لیے دور دور سے پیدل ہی چل پڑے۔

ڈائی ڈائی نے لوگوں کو خبردار کیا کہ گاؤں آنے والے ڈرائیور احتیاط سے گاڑی چلائیں، خاص طور پر وہ جو شہروں سے آئے ہیں اور دیہی سڑکوں کے عادی نہیں۔

ایک شخص جو 100 کلومیٹر سے زیادہ کا سفر کر کے وہاں پہنچا، نے بی بی سی کو بتایا کہ 'ماحول بہت شاندار تھا۔ مجھے اپنا بچپن یاد آ گیا جب ہمارے گھر میں بھی سور پالے جاتے تھے۔ کئی سال بعد ایسا احساس دوبارہ ہوا۔'

اس شخص نے بتایا کہ اس نے ملک کے مختلف حصوں کی نمبر پلیٹ والی گاڑیاں بھی دیکھیں۔ جب آخر کار سور ذبح کیے گئے اور اجتماعی دعوت ہوئی تو ایک لاکھ سے زیادہ لوگوں نے اسے آن لائن براہِ راست دیکھا۔ اس دوران دو کروڑ لائیکس ملے اور مقامی حکومت نے بھی اسے اچانک ابھرنے والی سیاحت کا موقع قرار دیا۔

چونکہ آنے والے لوگوں کی تعداد اتنی زیادہ تھی کہ دو سور کافی نہیں تھے، اس لیے سیاحت کے محکمے نے مزید سور فراہم کیے اور چھوٹے ریستورانوں نے کھلی جگہوں پر بیٹھنے کا انتظام کر کے مہمانوں کی خدمت شروع کر دی۔ لیکن اس واقعے نے یہ دکھا دیا کہ سوشل میڈیا کے دور میں ایک چھوٹی سی بات بھی کتنی تیزی سے بہت بڑے معاملے میں بدل سکتی ہے۔

ڈائی ڈائی نے چینی میڈیا کو بتایا 'میں نے سوچا تھا شاید درجن بھر لوگ مدد کے لیے آئیں گے مگر اتنے زیادہ لوگ آ گئے کہ گنتی ممکن نہیں۔'

اس زبردست ردعمل کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ چین کے لوگ دوبارہ اپنی اجتماعی اور ثقافتی روایات سے جڑنے کی خواہش رکھتے ہیں اور ساتھ ہی زندگی کے مشکل اور مایوس کن لمحات میں انھیں کسی مثبت اور خوشگوار تجربے کی بھی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

ڈائی ڈائی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کچھ اتنی تیزی سے ہو گیا۔ گذشتہ جمعے کو انھوں نے مدد کی اپیل سوشل میڈیا پر ڈالی۔ سنیچر تک ردعمل اتنا زیادہ آ گیا کہ انھوں نے پولیس کو اطلاع دی کہ گاؤں میں حالات خراب ہو سکتے ہیں، جس کے بعد اضافی اہلکار تعینات کر دیے گئے۔ اب یہ ایک بہت بڑی دعوت بن چکی تھی جو دو دن تک جاری رہی۔ 11 جنوری کو ایک ہزار افراد نے کھانا کھایا اور اگلے دن یہ تعداد دو ہزار تک پہنچ گئی۔ رات گئے تک آگ جلتی رہی، موسیقی کا انتظام تھا اور خوب جشن منایا گیا۔

آخر کار ڈائی ڈائی نے اعلان کیا کہ تقریب ختم ہو چکی اور مزید آنے والے مہمانوں سے کہا کہ وہ علاقے کی سیر کریں لیکن ان کے گھر نہ آئیں۔ دو دن میں صرف چار گھنٹے سونے کے بعد انھوں نے کہا کہ وہ شدید تھکن کا شکار ہیں۔

اس کے باوجود، یہ لمحہ ان کے لیے اور گاؤں کے لیے ناقابلِ یقین اور یادگار ثابت ہوا۔ ڈائی ڈائی نے مدد کے لیے آنے والے تمام اجنبی لوگوں سے کہا کہ 'آپ سب کے جوش اور خلوص کے بغیر ایسی دعوت ممکن نہیں تھی۔'

انھوں نے کہا 'جو بھی آیا، اسے لگا جیسے سب ایک ہی بڑے خاندان کا حصہ ہیں۔ یہ بہت خوشگوار، دل کو سکون دینے والا اور یادگار تجربہ تھا۔'

ڈائی ڈائی نے اس اچانک اور بڑے جشن کو ممکن بنانے پر سرکاری حکام اور پولیس کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اب خیال کیا جا رہا ہے کہ ہیچوان کا علاقہ، جہاں ان کا گاؤں ہے، اس واقعے کو باقاعدہ تقریب بنا سکتا ہے تاکہ لوگ دوبارہ ایک دوسرے سے مل سکیں اور اپنی ثقافت سے جڑ سکیں، خاص طور پر ایسے وقت میں جب بہت سے لوگ خود کو تنہا محسوس کرتے ہیں۔ ایک شخص نے پیپلز ڈیلی میں کہا 'یہاں ہمسائے ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں۔ آج میں آپ کے گھر سور ذبح کرنے میں مدد کروں گا، کل آپ میرے گھر آ کر یہی کام کریں گے۔' جہاں تک ڈائی ڈائی کے والد کا تعلق ہے، انھوں نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ 'میرے والد بہت خوش ہیں۔ اتنے زیادہ لوگوں کو آتا دیکھ کر انھیں دوسرے لوگوں سے میزیں اور کرسیاں ادھار لینی پڑیں۔ ہم نے اپنی زندگی میں ایسا کچھ کبھی نہیں دیکھا۔'

قابض اسرائیلی جیلوں میں اسیران کو آہستہ آہستہ قتل کرنے کی منظم مہم جاری ہے: مروان الاقرع

غزہ: سیاسی تجزیہ کار اور مصنف مروان الاقرع نے قابض اسرائیلی جیلوں میں فلسطینی اسیران کے خلاف بڑھتی ہوئی مجرمانہ کارروائیوں اور سنگین خلاف ورزیوں پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے خبردار کیا ہے کہ اسیران کو ایک منظم مہم کے تحت آہستہ آہستہ قتل کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے واضح کیا کہ یہ مہم اسیران کے حوصلے پست کرنے، ان کی استقامت توڑنے اور وطن کی آزادی اور وقار کے لیے دی گئی قربانیوں کو کچلنے کی مذموم کوشش ہے۔ مروان الاقرع نے بتایا کہ ان مجرمانہ اقدامات کے نتیجے میں گذشتہ دو برسوں کے دوران اسیران کی بڑی تعداد شہادت کے درجے پر فائز ہو چکی ہے جو ایک بے مثال اور ہولناک حقیقت ہے۔ یہ تعداد گزشتہ نصف صدی کے دوران تحریک اسیران کے شہداء سے بھی کہیں زیادہ ہے جو اس منظم دہشت گردی کے حجم کی خطرناک

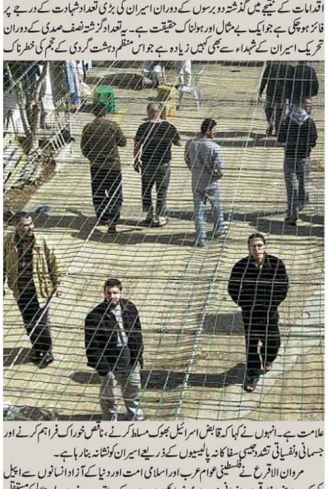

علامت ہے۔ انہوں نے کہا کہ قابض اسرائیل بھوک مسلط کرنے، ناقص خوراک فراہم کرنے اور جسمانی و نفسیاتی تشدد جیسی سفاکانہ پالیسیوں کے ذریعے اسیران کو نشانہ بنا رہا ہے۔

مروان الاقرع نے فلسطینی عوام عرب اور اسلامی امت اور دنیا کے آزاد انسانوں سے اپیل کی کہ وہ اپنی اخلاقی اور انسانی ذمہ داری نبھائیں اسیران کے ساتھ ہونے والے مظالم کو مستقل بنیادوں پر اجاگر کریں اور ان کے قضیے کو ترجیحات کی فہرست میں اولین مقام دیں تاکہ ان کی آواز دنیا تک پہنچ سکے اور قابض اسرائیل کے جرائم کا خاتمہ ہو سکے۔ انہوں نے بتایا کہ گذشتہ روز ایک میڈیا مہم کا آغاز کیا گیا جس کا مقصد قابض اسرائیلی جیلوں میں قید فلسطینی اسیران کو پھانسی دیے جانے سے قبل ان کی رہائی کا مطالبہ کرنا ہے۔ یہ مہم قابض اسرائیل کی جانب سے ایسے قانون کی منظوری کی کوششوں کے ساتھ شروع کی گئی ہے جو فلسطینی اسیران کو سزائے موت دینے کی اجازت دیتا ہے۔ اس مہم کے تحت دنیا بھر کے مختلف دارالحکومتوں اور شہروں میں میدانی سرگرمیوں کا انعقاد کیا جائے گا جن میں سرخ ربن آویزاں کرنا، عوامی چوراہوں میں اسیران کی تصاویر بلند کرنا شامل ہے جبکہ اس تحریک کا نقطہ عروج رواں ماہ 31 جنوری کو ہوگا۔ مہم کے منتظمین نے اس بات پر زور دیا کہ اسیران کی آواز کو ایک اجتماعی رجحان میں تبدیل کیا جائے جو میڈیا پر چھا جائے اور دنیا کو قید خانوں کے اندر ہونے والی سفاکیت دکھانے پر مجبور کر دے۔ انہوں نے یکجہتی کے اظہار کے لیے پروفائل تصاویر تبدیل کرنے کی اہمیت پر بھی زور دیا جن پر سرخ ربن اور فلسطین کا پرچم نمایاں ہو۔

Sahafat Urdu Daily Birmingham (U.K.) Web Edition, Published by Nagma Amir from Teddington Grove, Perry Barr, Birmingham B 42IRG U.K.
Proprietor and Group Editor: Aman Abbas, Resident Editor: Amir Mehdi, (Responsible for the selection of News) Bureau Chief: Nagma Amir, E-mail: naghmaamir@rediffmail.com, Mobile:+447897386368

جدت پسند شاعر اور ہنرمند نثر نگار

ڈاکٹر رؤف خیر سے عالمِ شر میں ایک مصاحبہ

ڈاکٹر رؤف خیر (پ:1948) جدت پسند شاعر اور ہنرمند نثر نگار ہیں۔ اصنافِ شاعری میں انھوں نے نئے تجربے کیے جس سے ان کی انفرادیت قائم ہوئی۔ زبان و بیان سے بے جا کھلواڑ سے بچتے ہوئے روزمرہ کی زبان میں دل میں اُتر جانے والے شعر کہتے ہیں اور خوب کہتے ہیں۔ ان کی غزل لطیف قسم کی کاٹ سے عبارت ہے۔ طنز کے سبب قاری کو فوراً اپیل کرتی ہے۔ رؤف خیر کے ہاں غزل میں فطری اور سچا اظہار ہوتا ہے۔ یہی بات ان کے تخلیقی جہت کی کامیابی ہے۔

(۔ڈاکٹر غضنفر اقبال)

اُردو کے نامور شعرا شاہ نصیر، امیر مینائی، داغ دہلوی اور فانی بدایونی آپ کے وطنِ مالوف حیدرآباد دکن میں آسودۂ خاک ہیں۔ مذکورہ شعرا کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے؟

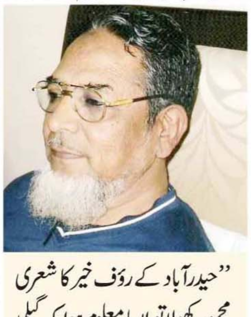

”حیدرآباد کے رؤف خیر کا شعری مجموعہ کھولا تو ایسا معلوم ہوا کہ گیلی لکڑیوں کی ٹال پر جو ایندھن تلوایا تھا اس میں صندل کی ٹہنی بھی چلی آئی ہے، مہکتی ہوئی۔“

رؤف خیر: شاہ نصیر کو زبان و بیان پر خاصی دسترس تھی۔ وہ مشکل اور سنگلاخ زمینوں میں شعر کہا کرتے تھے۔ ابراہیم ذوق کے استاد تھے۔ کسی معاملے میں دونوں میں ناچاقی ہوگئی تھی تو دونوں ایک دوسرے کی ہجو لکھتے رہے۔ دونوں کے معرکے "نقوش" میں پڑھے جاسکتے ہیں۔ شاگرد ناخلف سہی مگر یہ کیسے استاد ہیں جو شاگرد کی ہجو کر رہے ہیں! عاق کر دیتے۔۔۔۔۔! اور یہ کیسا شاگرد ہے جو استاد کے منہ آ رہا ہے۔ امیر مینائی اور داغ دونوں شاعروں کی بیشتر شاعری نچلے دھڑ کی شاعری ہے۔ داغ کی مجبوری تھی کہ وہ کوٹھوں کے حوالے سے جانا جاتا ہے۔ امیر مینائی نے البتہ نثر میں کارنامے انجام دیے ہیں۔ مگر ان کارناموں پر ایسے شعر پانی پھیرتے ہیں؛

رخسار نازک ہوں تو ہوں آج ایک مانوں گا نہ میں
دو بوسے لوں گا جانِ من اک اِس طرف اک اُس طرف

موصوف کو بوسہ لینے کا سلیقہ بھی نہیں ہے۔ کسی خوش ذوق شاعر نے کیا خوب کہا ہے؛

عارض و لب کے لیے ابرو کے شانے کے لیے
چار ہی بوسے لیے لیکن ٹھکانے کے لیے

اپنے اپنے ذوق کے مطابق مقامات بدلے بھی جاسکتے ہیں مگر چار برحق ہیں۔

فانی بدایونی کی ساری تگ و دو موت کے اطراف ہے۔ انھوں نے زندگی کا منفی پہلو اختیار کیا ہے۔ ان کو دکھ ہے کہ ان کا گلاس آدھا خالی کیوں ہے۔ بلکہ ان کا گلاس تو پورا خالی دکھائی دیتا ہے۔ یہی کہتے کہتے چپ ہوگئے؛

سنے جاتے نہ تھے تم سے مرے دن رات کے شکوے
کفن سرکاؤ میری بے زبانی دیکھتے جاؤ

معاف کرنا یہ چاروں شاعر یک طرفہ زندگی گزار کر مر گئے۔ ان کے شعر عبرت حاصل کرنے کے کام آتے ہیں۔

غضنفر اقبال: آپ کی شعری کتاب 'اقرا' پر صاحبِ اسلوب ادیب، ڈاکٹر ظ۔ انصاری مرحوم نے لکھا تھا۔ اس وقت آپ کا کیا احساس تھا؟

رؤف خیر: آپ نے بڑا اچھا سوال کیا۔ میرا پہلا شعری مجموعہ اقرا 1977ء میں شائع ہوا تھا اور 30/ستمبر 1978 کے ہفت وار بلٹز بمبئی میں خدا لگتی کے عنوان کے تحت ڈاکٹر ظ۔ انصاری نے بڑا تعریفی تبصرہ کیا تھا۔ ان کا پہلا ہی جملہ میرے لیے سند کا درجہ رکھتا ہے:

"حیدرآباد کے رؤف خیر کا شعری مجموعہ کھولا تو ایسا معلوم ہوا کہ گیلی لکڑیوں کی ٹال پر جو ایندھن تلوایا تھا اس میں صندل کی ٹہنی بھی چلی آئی ہے، مہکتی ہوئی۔"

جس دن بلٹز حیدرآباد پہنچا اس تبصرے کی دھوم مچ گئی بلکہ پورے ہندو پاک میں جہاں جہاں بلٹز پہنچا وہاں وہاں اربابِ نظر نے داد دی ہوگی۔ میں بھی بہت خوش ہوا۔ یقین جانیے مجھے معلوم ہی نہیں تھا کہ ڈاکٹر ظ۔ انصاری کس قدآور شخصیت کا نام ہے۔ میں زندگی میں کبھی ان سے نہ مل سکا۔ بعد میں جان سکا کہ ان کا اسلوب کس قدر دل نشیں ہوتا ہے اور بعضوں کے لیے جان لیوا بھی ہوتا ہے (جو ان کی زد میں آجاتے ہیں۔)

اس تبصرے کے تعلق سے ایک تلخ یاد بھی وابستہ ہے۔ حیدرآباد میں ایک صاحب ہوا کرتے تھے حامد مجاز۔ انھوں نے جب یہ تبصرہ پڑھا تو پیپرمنٹ قریش کی گولیاں (میٹھی گولیاں) جو ایک آدھ آنے میں چار چھ مل جاتی تھیں، منگوائیں اور مجھے کھلائیں۔ اور دیگر موجود احباب کو بھی کھلائیں۔ بعد میں مجھے رحمت یوسف زئی نے بتایا کہ حامد مجاز کا طنز دراصل مجھ پر یوں تھا کہ میاں تمھاری عمر پیپرمنٹ (گولیاں) کھانے کی ہے۔ ایسے بڑے قدآور نقاد کے ایسے قابلِ تعریف تبصرے کے ابھی تم مستحق نہیں۔ لو گولیاں کھاؤ۔ اس طرح حامد مجاز نے اپنی ذہنیت کا اظہار کیا۔ ایسی ذہنیت آج بھی کارفرما ہے۔

پاکستان کا مشہور ماہ نامہ "الحمرا" لاہور تقریباً ساٹھ سال سے نکل رہا ہے اس کے سال نامے 2019 میں "گوشۂ ڈاکٹر رؤف خیر" نکلا۔ اس کے مدیر شاہد علی خاں صاحب نے مجھ سے میری تصاویر منگوائی ضرور تھیں مگر رسالہ آنے تک مجھے خبر ہی نہیں تھی کہ وہ میرا گوشہ نکال رہے ہیں۔ میرے تین مضامین اور تین غزلیں اور مجھ پر ایک مضمون شائع کیا گیا تھا۔ یہ سال نامہ الحمرا حیدرآباد میں بعض احباب کو میں نے دکھایا مگر کوئی اچھا تاثر ردعمل میں نہیں آیا۔ ایسی بے حسی کا مظاہرہ ہوتا رہتا ہے۔☆☆☆

لفظ، ضمیر اور وفا: واجد اختر صدیقی

رؤف صادق

• رؤف صادق (ممبئی)

واجد اختر صدیقی

یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ واجد اختر صدیقی کا شعری لہجہ قاری کو صرف متاثر نہیں کرتا بلکہ سوچنے پر مجبور بھی کرتا ہے اور یہی شاعر کی اصل پہچان ہے۔

واجد اختر صدیقی معاصر اردو شاعری کے اُن شعرا میں شمار ہوتے ہیں جن کے یہاں لفظ کی اخلاقی ذمہ داری، فکر کی تہذیب اور احساس کی سچائی بنیادی اوصاف کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان کی شاعری میں خطیبانہ جوش کے بجائے خاموش استدلال، اور جذباتی ابال کے بجائے فکری گہرائی ملتی ہے۔ وہ روایت سے جڑے رہتے ہوئے جدید انسان کے داخلی تضادات، اخلاقی بحران اور روحانی تشنگی کو سادہ مگر بامعنی اسلوب میں پیش کرتے ہیں۔

واجد اختر صدیقی کے یہ منتخب اشعار مجموعی طور پر لفظ، خواب، ضمیر، وفا اور ذات کی تلاش جیسے موضوعات کو محیط ہیں۔ ان کی شاعری محض جذبات کی ترسیل نہیں بلکہ اخلاقی شعور کی بیداری کا عمل بھی ہے۔

الفاظ کا چناؤ ضروری ہے دوستوں
وہ تیر کب رکا ہے جو نکلا کمان سے

یہ شعر زبان و بیان کی اخلاقیات پر ایک بھرپور تبصرہ ہے۔ شاعر لفظ کو تیر سے تشبیہ دے کر یہ واضح کرتا ہے کہ کہہ دیا گیا لفظ واپس نہیں لیا جاسکتا۔ یہ خیال کلاسیکی شعری روایت سے جڑا ہونے کے باوجود عصرِ حاضر کے سماجی و ابلاغی تناظر میں نہایت بامعنی ہو جاتا ہے، جہاں بے احتیاط گفتگو اجتماعی انتشار کا سبب بن رہی ہے۔

دل کہہ رہا ہے بھول جا یادوں میں کچھ نہیں
تعبیر اصل چیز ہے خوابوں میں کچھ نہیں

یہاں شاعر رومانوی خواب پرستی کے بجائے عملی شعور کی وکالت کرتا ہے۔ خواب محض امکان ہیں، اصل قدر تعبیر میں ہے۔ یہ شعر قاری کو ماضی کی یادوں اور خوابوں کے سحر سے نکال کر حال کی ذمہ داریوں کی طرف متوجہ کرتا ہے۔

نہ ہم نوا کی ضمانت نہ ہم نفس اس کا
نقاب دہرا جو چہرے پہ ڈال رکھا ہے

یہ شعر جدید انسان کی تنہائی اور عدمِ اعتماد کی علامت بن جاتا ہے۔ دہرا نقاب صرف سماجی ریاکاری نہیں بلکہ داخلی خوف اور عدمِ صداقت کی نشاندہی کرتا ہے، جس کے باعث انسان حقیقی رشتوں سے محروم رہ جاتا ہے۔

یہ بات کرتا ہے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر
ضمیر زندہ ہے ابھی کس قدر ادب کا ہے

یہ شعر واجد اختر صدیقی کی شاعری کا اخلاقی مرکز ہے۔ آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنا جراتِ اظہار کی علامت ہے، اور ضمیر کا زندہ ہونا معاشرتی اقدار کے تسلسل کی نوید۔ شاعر یہاں ادب کو محض فنی اظہار نہیں بلکہ اخلاقی رویہ قرار دیتا ہے۔

دل ہے مصروف تیری چاہت میں
میں نہیں جانتا دعا کیا ہے

یہ شعر عشق کی اس کیفیت کو ظاہر کرتا ہے جہاں محبت خود عبادت بن جاتی ہے۔ یہاں عشق انسانی جذبے سے بلند ہوکر روحانی تجربہ بن جاتا ہے، جو دعا کی رسمی ساخت سے بے نیاز ہے۔

طاقِ نسیاں میں رکھ دی کتاب وفا
دیکھتا کون ہے کھولتا کون ہے

یہ شعر عہدِ حاضر میں وفا کی علامتی موت کا نوحہ ہے۔ وفا ایک کتاب بن چکی ہے جسے الماری میں سجا تو دیا گیا ہے مگر پڑھنے والا کوئی نہیں۔ سادگی میں کہی گئی یہ بات تہذیبی زوال کا گہرا استعارہ بن جاتی ہے۔

کھلی کتاب ہوں میں تجھ میں جستجو ہی نہیں
مرا ہی نقشِ قدم خود مرا پتہ دے گا

یہ شعر خود شناسی اور داخلی اعتماد کا اظہار ہے۔ شاعر اپنی ذات کو کھلی کتاب کہتا ہے، مگر قاری (یا مخاطب) کی عدمِ جستجو پر افسوس بھی کرتا ہے۔ یہاں انسان کا اپنا راستہ خود بن جانا ایک فکری استعارہ ہے۔

واجد اختر صدیقی کی یہ شاعری سادہ لفظیات میں عمیق فکری مضمرات سموئے ہوئے ہے۔ ان کے اشعار میں نہ تصنع ہے نہ خطیبانہ شور، بلکہ ایک خاموش مگر پُر اثر اخلاقی مکالمہ جاری رہتا ہے۔ لفظ کی ذمہ داری، ضمیر کی بقا، وفا کی قدر اور خود آگہی یہ سب عناصر مل کر ان کی شاعری کو معاصر اردو ادب میں ایک سنجیدہ آواز سے روشناس کراتے ہیں۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ واجد اختر صدیقی کا شعری لہجہ قاری کو صرف متاثر نہیں کرتا بلکہ سوچنے پر مجبور بھی کرتا ہے اور یہی شاعر کی اصل پہچان ہے۔

☆☆☆

غزل

• فنا نظامی کانپوری

کوئی سمجھے گا کیا راز گلشن
جب تک اُلجھے نہ کانٹوں سے دامن
یک بیک سامنے آ نہ جانا
رک نہ جائے کہیں دل کی دھڑکن
گل تو گل خار تک چن لیے ہیں
پھر بھی خالی ہے گلچیں کا دامن
کتنی آرائش آشیانہ
ٹوٹ جائے نہ شاخ نشیمن
عظمت آشیانہ بڑھا دی
برق کو دوست سمجھوں کہ دشمن
ان گلوں سے تو کانٹے ہی اچھے
جن سے ہوتی ہو توہین گلشن

غزل

• احمد مشتاق

خیر اوروں نے بھی چاہا تو ہے تجھ سا ہونا
یہ الگ بات کہ ممکن نہیں ایسا ہونا
دیکھتا اور نہ ٹھہرتا تو کوئی بات بھی تھی
جس نے دیکھا ہی نہیں اس سے خفا کیا ہونا
تجھ سے دوری میں بھی خوش رہتا ہوں پہلے کی طرح
بس کسی وقت برا لگتا ہے تنہا ہونا
یوں میری یاد میں محفوظ ہیں تیرے خدوخال
جس طرح دل میں کسی شے کی تمنا ہونا
زندگی معرکۂ روح و بدن ہے مشتاق
عشق کے ساتھ ضروری ہے ہوس کا ہونا

☆☆☆

غزل

• ظفر اقبال

یہاں کسی کو بھی کچھ حسب آرزو نہ ملا
کسی کو ہم نہ ملے اور ہم کو تو نہ ملا
غزال اشک سر صبح دوب مژگاں پر
کب آنکھ اپنی کھلی اور لہو لہو نہ ملا
چمکتے چاند بھی تھے شہر شب کے ایواں میں
نگار غم سا مگر کوئی شمع رو نہ ملا
انہی کی رمز چلی ہے گلی گلی میں یہاں
جنہیں ادھر سے کبھی اذن گفتگو نہ ملا
پھر آج مے کدۂ دل سے لوٹ آئے ہیں
پھر آج ہم کو ٹھکانے کا ہم سبو نہ ملا

☆☆☆

غزل

• کوثر امروہی

قدر کرتا ہے جو ہندوستان کی
دل سے جے بولو تم اس انسان کی
چھوٹے شیطانوں کے اڈوں پر سدا
قدر ہوتی ہے بڑے شیطان کی
جب سے عاشق ہوگیا پیسے پہ یہ
ہے بری حالت دل نادان کی
وہ مسلمانوں میں شامل ہی نہیں
قدر جو کرتا نہیں مہمان کی
چار پیسے آگئے ہیں جس کے پاس
اب تو عزت ہے اسی انسان کی
فیض پہنچاتا ہے جو سب کو سدا
عمر ہو لمبی اسی انسان کی
بے ایمانی کو مٹانے کے لیے
قدر کیجے صاحب ایمان کی
اب تو بدکاروں کے ہی سب ساتھ ہیں
پہلے عزت تھی کبھی انسان کی
دوسروں کی روٹی چھین لیتا ہے
یہ ہی عادت ہوتی ہے حیوان کی
بولنا ہے کم زیادہ سننا ہے
اہمیت ہے اس لیے دوکان کی
یہ برائی اپنی سن سکتا نہیں
یہ بھی تو فطرت ہے اس انسان کی
وہ پریشاں ہو نہیں سکتا کبھی
مانتا ہے بات جو قرآن کی
اپنے پیسے پر نہ کر ہرگز غرور
ہے امانت تو بھی قبرستان کی
مصحفی کی طرح اردو دنیا میں
قدر ہوگی کوثر کے دیوان کی

نثر و نظم کا گنگا جمنی کارواں

انور جلالپوری

• ابو شحمہ انصاری

غزل کے میدان میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ ان کے مجموعے "کھارے پانیوں کا سلسلہ"، "پیار کی سوغات" اور "خوشبو کی رشتیداری" صرف شاعری نہیں، زندگی کی کتاب کے ورق ہیں۔ ان کے اشعار میں کہیں کرب کی پرچھائیں ہیں، کہیں عشق کی چمک، کہیں شکست کی سچائی، تو کہیں امید کی مدھم سی روشنی۔

6 جولائی 1947ء کو قصبہ جلال پور، ضلع امبیڈکر نگر میں جنم لینے والے انوار احمد، دنیا میں انور جلالپوری کے نام سے پہچانے گئے۔ وہ محض شاعر یا ناظم نہیں بلکہ اردو ادب، تعلیم، ترجمہ، تہذیبی ہم آہنگی، اور فکری رہنمائی کے ہمہ جہت نمائندے تھے۔ ان کی ذات میں وہ تمام جوہر موجود تھے جو ایک سچے انسان، صاحبِ علم معلم، سنجیدہ مترجم اور باشعور فنکار میں ہونے چاہئیں۔ وہ محض شخص نہیں، پوری تہذیبی روایت کا استعارہ تھے۔

انور جلالپوری کی نثر پڑھ کر یوں لگتا ہے جیسے کسی خوش الحان سازندے کی انگلیاں ساز پر چل رہی ہوں۔ ان کی کتاب "روشنائی کے سفیر" کے جملے دل کو چیرتے نہیں، چھوتے ہیں۔ ان کی تحریریں نثر کی حدود سے نکل کر نظم کی لطافتوں سے ہم آغوش ہو جاتی ہیں۔ وہ محض لکھتے نہیں، لفظوں کو نبضِ دل سے جوڑ دیتے ہیں۔

ان کی تحریری فکر کی بنیاد میں علامہ اقبال اور مولانا آزاد جیسے عبقری اذہان کی روشنی ہے۔ اقبال پر لکھے گئے ان کے مضامین، جیسے "اقبال کی عبقریت" اور "اقبال انسانی عظمت کا پیامبر"، صرف تشریحات نہیں، ایک فکری سفر ہیں۔ وہ قاری کو دعوتِ غور و فکر دیتے ہیں، جیسے کہنا چاہتے ہوں کہ:

جو سوچ، اس کی سوچ کا معیار ہونا چاہیے
فقط محسوس کر لینا ہی کافی تو نہیں ہوتا

مشاعرے صرف شاعری کی محفل نہیں، وہ ایک تہذیبی تہوار ہوتے ہیں، اور انور جلالپوری نے اس تہوار کو وقار بخشا۔ ان کی نظامت کا کمال یہ تھا کہ وہ شور کو ترتیب اور سناٹے کو ساعت عطا کر دیتے۔ ان کی موجودگی میں محفلیں صرف مشاعرہ نہیں، تہذیبی سنگم بن جاتی تھیں۔

تم پیار کی سوغات لیے گھر سے تو نکلو
رستے میں تمہیں کوئی بھی دشمن نہ ملے گا

یہ اشعار محض دلکش ترکیبیں نہیں، بلکہ دلوں کو جوڑنے کا فلسفہ ہیں۔ ان کے اشعار میں محبت، انسانیت، رواداری اور فکر کی آمیزش ہے۔ انور جلالپوری صرف لکھتے نہیں، زندگیاں جوڑتے تھے۔

ان کی علمی و فکری عظمت کا سب سے بڑا مظہر ان کا منظوم ترجمہ ہے۔ بھگوت گیتا جیسے گہرے، پیچیدہ اور فلسفیانہ متن کو اردو کے شعری سانچے میں ڈھال دینا صرف زبان دانی نہیں بلکہ تہذیبی شعور کی اعلیٰ ترین شکل ہے۔ ان کی یہ کاوشیں اس بات کی دلیل ہیں کہ وہ صرف اردو کے نہیں، ہندوستان کی مشترکہ تہذیب کے بھی نمائندہ تھے۔

دوستو! عیار دنیا کی حفاظت کے لیے
آبِ زم زم ہو تو گنگا جل بھی ہونا چاہیے

ایسا شعر صرف وہی شخص لکھ سکتا ہے جس نے مذہب کو نفرت کا ذریعہ نہیں، محبت کا راستہ بنایا ہو۔ انور؟ جلالپوری کی شاعری کا مزاج وحدت میں کثرت اور کثرت میں وحدت کی جھلک پیش کرتا ہے۔

غزل کے میدان میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں تھے۔ ان کے مجموعے "کھارے پانیوں کا سلسلہ"، "پیار کی سوغات" اور "خوشبو کی رشتیداری" صرف شاعری نہیں، زندگی کی کتاب کے ورق ہیں۔ ان کے اشعار میں کہیں کرب کی پرچھائیں ہیں، کہیں عشق کی چمک، کہیں شکست کی سچائی، تو کہیں امید کی مدھم سی روشنی۔

نہ جانے کیوں ادھوری ہی مجھے تصویر جچتی ہے
میں کاغذ ہاتھ میں لے کر فقط چہرہ بناتا ہوں

یہ چہرہ دراصل وہ سماج ہے جو مکمل ہوکر بھی ادھورا لگتا ہے۔ ان کے اشعار میں وہ صداقت ہے جو آئینے کی طرح سیدھی، لیکن نرم ہے۔ وہ طنز بھی کرتے ہیں تو ریشمی لفظوں میں، وہ احتجاج بھی کرتے ہیں تو تخلیقی لہجے میں۔

کوئی ہارا، کوئی جیتا، خبر کس کو ہے
لوگ تو صرف تماشے کے لیے آئے تھے

انور جلالپوری کا سب سے بڑا وصف یہی تھا کہ وہ لفظوں کو زبان سے زیادہ دل سے بولتے تھے۔ ان کی شاعری میں دل کی دھڑکنیں بھی سنائی دیتی ہیں اور روح کی صدا بھی۔

ان کی دینی وابستگی بھی اتنی ہی مستحکم تھی جتنی ان کی تہذیبی سوچ۔ ان کی کتاب "راہرو سے رہنما تک" میں خلفائے راشدین کی منظوم سیرت، "توشِ آخرت" میں پارہ عم کا منظوم ترجمہ، اور "ضربِ لا الہ" میں ان کے فکری افکار کی جھلک ملتی ہے۔ وہ مذہب کو قید نہیں، کشادگی سمجھتے تھے۔

میں اپنے ساتھ رکھتا ہوں سدا اخلاق کا پارس
اسی پتھر سے مٹی چھو کے میں سونا بناتا ہوں

ایسا کہنا ان کی فکر کی گہرائی کو ظاہر کرتا ہے۔ وہ عالمِ دین نہ تھے مگر دین کی روح کو بخوبی جانتے تھے۔

ان کی زبان پر فقط اردو کا اجارہ نہیں تھا۔ ہندی، فارسی، عربی، سنسکرت اور انگریزی سب پر عبور رکھتے تھے۔ لیکن انہوں نے زبانوں کو فخر کا جھنڈا نہیں، تعلقات کا پل بنایا۔ وہ ان لوگوں میں سے تھے جو زبان کی سرحدیں مٹا کر دلوں کو آباد کرتے ہیں۔

2 جنوری 2018 کو جب وہ اس دنیا سے رخصت ہوئے تو صرف ایک شاعر خاموش نہ ہوا، بلکہ ایک پوری تہذیب جیسے خاموش ہوگئی۔ مشاعروں میں اب بھی جب ان کا ذکر ہوتا ہے، سامعین کے چہرے پر اداسی لیکن آنکھوں میں احترام ہوتا ہے۔

میں جا رہا ہوں میرا انتظار مت کرنا
میرے لیے کبھی دل سوگوار مت کرنا

انور جلالپوری نے جو کچھ کہا، وہ دل سے کہا۔ جو کچھ لکھا، وہ ضمیر سے لکھا۔ وہ اپنے اشعار سے صرف سماج کی تصویر نہیں بناتے، بلکہ اسے آئینہ دکھاتے تھے۔

ہم کاشی کعبہ کے راہی ہم کیا جانیں جھگڑا بابا
اپنے دل میں سب کی الفت، اپنا سب سے رشتہ بابا

ان کی یہی سوچ ہمیں سکھاتی ہے کہ ادیب محض لکھنے والا نہیں ہوتا، وہ معاشرے کا نباض ہوتا ہے۔ انور جلالپوری بلاشبہ اردو کے ایسے نباض تھے جن کا دل ہر مذہب، ہر زبان، ہر طبقے کے لیے دھڑکتا تھا۔

اردو ادب کو ان پر ہمیشہ فخر رہے گا۔ وہ محض ایک شخص نہیں تھے، بلکہ ایک ایسا کارواں تھے جو لفظوں کو لے کر چل پڑا تھا انسانوں کو جوڑنے، دلوں کو سینچنے، اور تہذیبوں کو قریب لانے کے لیے۔ اور جواب بھی روشنی بانٹ رہا ہے۔

☆☆☆

براہِ مہربانی
ادبی تصنیفات،
مضامین، افسانے، شاعری و
خط و کتابت وغیرہ درج ذیل
ای میل پر ارسال کریں:
urdusahafat@gmail.com
tazeen.rizvi66@gmail.com
• امیر مہدی، برمنگھم۔ یوکے (میگزین انچارج)

یادوں کی خوشبو:

باذل عباسی، ذکی بلگرامی اور ایک عہد

آداب جناب امیر مہدی صاحب صحافت کا تازہ ادبی ایڈیشن دیکھا آپ نے غزالہ کے حوالے سے بچپن اور جوانی کی یادیں تازہ کیں قارئین کو بھی اپنا بچپن یاد دلا دیا رومی نواب نے بھی بھولی بسری یادوں کا احاطہ کیا اچھا لگا

پروفیسر ارتکاز افضل نے میرے دوست باذل عباسی کے رفعتِ سخن کی نوید سنائی جی خوش ہوا۔ یہ 1970=71ء کا ذکر جب میں بی اے کا طالب علم تھا پروفیسر مغنی تبسم پرنس نقی علی خان ثاقب شاذ تمکنت وغیرہ نے فتح میدان انڈور اسٹیڈیم حیدرآباد میں رائٹرز گلڈ کے تحت ایک کل ہند مشاعرہ فراق گورکھپوری کی صدارت میں کروایا تھا جس میں ساحر لدھیانوی مجروح سلطانپوری سردار جعفری کیفی اعظمی وغیرہ بھی تھے ایسے کل ہند مشاعرے میں نوجوان شاعروں میں باذل عباسی اور خاکسار رؤف خیر کو پہلی بار کلام سنانے کا موقع ملا تھا میں نے اپنے شعروں پر خوب داد پائی تھی:

وہ وحشی ہم ہیں کہ یوں بھی کسی کے بس کے نہیں
شروع ہی سے جو عادی کسی قفس کے نہیں
حرارتوں کا بھی اندازہ کر جھلس کے نہیں
کہ زندگی کے تقاضے کوئی ہوس کے نہیں
سہا ہے کیا کیا نہ اب تک بھی ہم نے ہنس کے نہیں
تمھیں کہو کہ یہ انداز کس برس کے نہیں
حیات جبر سے اے دوست موت بہتر ہے
گزار زندگی لیکن ترس ترس کے نہیں
نکل پڑے ہیں ہوا میں چراغ جاں لے کر
ہم ابتدا ہی سے انسان پیش و پس کے نہیں
ہمیں سے کس لیے چنگاریاں الجھتی ہیں
ہم آدمی ہیں مگر خیر خار و خس کے نہیں
چند شعر یاد آ گئے جو آپ کی نذر کر دیے گئے

حیدرآباد کے ایک اور بہت اچھے شاعر ذکی بلگرامی تھے جن کا انتقال 2005ء میں ہوگیا تھا میں نے ان کا مجموعہ کلام "خوش بونوائے ذکی بلگرامی" اپنے صرفے سے شائع کر دیا ہے اس مجموعے کے نام ہی سے اس کی تاریخ اشاعت 2024ء برآمد ہوتی ہے۔

• ڈاکٹر رؤف خیر حیدرآباد

غزل

● محبوب خان اصغر، برطانیہ

لذتِ کام و دہن نفس کی تقصیر بھی ہے
حسنِ زن شعلۂ جاں سوز کی تعبیر بھی ہے

گھیر رکھا ہے اندھیروں نے سبھی سمتوں کو
روزنِ تیرہ سے چھنتی ہوئی تنویر بھی ہے

غمزدو رب کی معیت کا یقیں کر لینا
صحتِ قلبِ حزیں کے لیے اکسیر بھی ہے

قاتلِ حق کے لئے جھوٹ کے ہتھیار بہت
خنجر و تیغ بھی تلوار بھی ہے تیر بھی ہے

آپ بھی منفی تصور سے حذر کر جائیں
یہ دمِ حر بھی ہے خود ساختہ زنجیر بھی ہے

بیتے لمحات کی پرچھائیاں دھندلی ہی سہی
پردۂ ذہن پہ روشن وہی تصویر بھی ہے

یاس نے چہرۂ امروز بگاڑا اصغر
روئے فردا پہ منور کوئی تحریر بھی ہے

۔۔شرح نما۔۔

اک چادرِ دلداری ہے اس طرح سے مجھ پر
تن ہے کہ الجھتا رہے، سر ہے کہ کھلا جائے

● امیر مہدی۔ برمنگھم، برطانیہ

تشریح:

پروین شاکر کے مجموعہ 'انکار' سے ماخوذ یہ شعر بظاہر سادہ، مگر معنوی اعتبار سے نہایت تہہ دار اور فکری وسعت کا حامل ہے۔ یہ شعر بحر "ہزج مثمن اخرب مکفوف محذوف" میں کہا گیا ہے، جس کے ارکان 'مفعول، مفاعیل، مفاعیل، فعولن' ہیں۔ فنی اعتبار سے یہ شعر سہلِ ممتنع کی عمدہ مثال ہے، جب کہ معنوی سطح پر یہ پروین شاکر کے نسوانی شعور، داخلی کشمکش اور جدید عورت کی نفسیاتی صورتِ حال کا گہرا اظہار یہ بن جاتا ہے۔

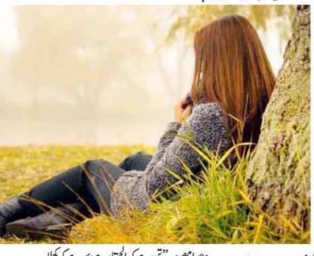

"چادرِ دلداری" اس شعر کا مرکزی اور سب سے زیادہ معنی خیز استعارہ ہے۔ اردو شعری روایت میں چادر عام طور پر پردہ، تحفظ، سماجی اخلاقیات اور نسوانی وقار کی علامت رہی ہے، مگر پروین شاکر اس روایت کو محض دہراتی نہیں بلکہ اسے نئے معنوی تناظر میں منتقل کرتی ہیں۔ "دلداری" کا اضافہ اس استعارے کو دوہری جہت عطا کرتا ہے: ایک طرف محبت، تسلی اور جذباتی وابستگی، اور دوسری طرف ایک نرم مگر موثر دباؤ۔ اس طرح چادر محض تحفظ کی علامت نہیں رہتی بلکہ ایک ایسی محبت کا استعارہ بن جاتی ہے جو لپیٹ تو لیتی ہے، مگر آزادی کو محدود بھی کر دیتی ہے۔

مصرع اول میں موجود فقرہ "اس طرح سے مجھ پر" نہایت اہم ہے۔ یہ محض کیفیت کا بیان نہیں بلکہ محبت کے انداز پر ایک لطیف مگر گہرا سوال ہے۔ شاعرہ یہ تسلیم کرتی ہے کہ دلداری موجود ہے، مگر اس کی نوعیت ایسی ہے جو سکون کے بجائے ایک غیر محسوس جکڑن کو جنم دیتی ہے۔ یہی مقام ہے جہاں محبت اور اختیار کے درمیان حدِ فاصل نمایاں ہوتی ہے، اور یہی وہ نکتہ ہے جہاں پروین شاکر کی شاعری محض رومان سے آگے بڑھ کر تنقیدی شعور میں داخل ہوتی ہے۔

دوسرا مصرعہ "تن ہے کہ الجھتا رہے، سر ہے کہ کھلا جائے" اس داخلی کشمکش کو واضح علامتی تقسیم کے ذریعے پیش کرتا ہے۔ "تن" جسمانی اور سماجی وجود کی علامت ہے، جو روایت، رشتوں اور توقعات کے جال میں الجھتا چلا جاتا ہے۔ یہاں الجھاؤ محض جسمانی نہیں بلکہ شناختی اور سماجی بھی ہے۔ عورت کا جسم اور اس سے وابستہ کردار محبت کے نام پر ایسی ذمہ داریوں میں جکڑ دیا جاتا ہے جن سے نکلنا آسان نہیں ہوتا۔

اس کے بالمقابل "سر" شعور، فکر اور ذہنی آزادی کی علامت ہے۔ سر کا کھلا ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ اگرچہ جسم روایت کے پردے میں ہے، مگر ذہن ابھی مکمل طور پر مسخر نہیں ہوا۔ شاعرہ کا شعور سوال اٹھاتا ہے، سوچتا ہے اور خاموش مزاحمت کرتا ہے۔ یہ کھلا پن ایک داخلی بغاوت ہے۔ بے آواز، مگر نہایت مضبوط۔ یہاں پروین شاکر عورت کے اس ذہنی دائرۂ اختیار کو محفوظ رکھتی ہیں جسے سماج مکمل طور پر ضبط نہیں کر پاتا۔

یہی دو سطحی تقسیم ؛جسمانی گرفت اور ذہنی آزادی؛ پروین شاکر کی نسوانی شاعری کا بنیادی امتیاز ہے۔ ان کے ہاں عورت نہ تو محض مظلوم ہے اور نہ ہی محض باغی؛ بلکہ وہ ایک ایسی باشعور ہستی ہے جو محبت کو رد بھی نہیں کرتی اور اس کی قیمت پر اپنی شناخت قربان کرنے پر بھی آمادہ نہیں۔ یہی کیفیت مجموعہ 'انکار' کے عنوان سے بھی معنوی ہم آہنگی رکھتی ہے، جہاں انکار مکمل نفی نہیں بلکہ شعوری انتخاب کی علامت ہے۔

یہ شعر ذہنی انتشار کی نہایت شفاف تصویر پیش کرتا ہے۔ بظاہر دلداری ہے، محبت ہے اور وابستگی ہے، مگر اندر ایک مستقل اضطراب موجود ہے۔ یہ اضطراب اس لمحے جنم لیتا ہے جب محبت سکون کے بجائے سوال بن جائے۔

شاعرہ نہ مکمل قبولیت کی طرف جاتی ہے اور نہ قطعی انکار کی طرف؛ بلکہ اسی درمیانی کیفیت میں اس شعر کی فکری جان پوشیدہ ہے۔

یوں یہ شعر محض ایک ذاتی تجربے کا بیان نہیں بلکہ جدید عورت کے اجتماعی شعور کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ اس عورت کی آواز ہے جو محبت چاہتی ہے مگر غلامی نہیں، قربت چاہتی ہے مگر شناخت کی نفی نہیں، اور دلداری چاہتی ہے مگر ذہنی پردہ قبول نہیں کرتی۔ پروین شاکر نے اس شعر میں نہایت اختصار کے ساتھ وہ سب کچھ کہہ دیا ہے، جو عورت صدیوں سے محسوس کرتی آئی ہے مگر واضح لفظوں میں بیان نہیں کر پاتی تھی۔ یہی اس شعر کی فنی عظمت، فکری معنویت اور تنقیدی اہمیت ہے، جو اسے محض رومانوی اظہار کے بجائے ایک مکمل نفسیاتی اور فکری دستاویز بنا دیتی ہے۔

☆☆☆

۔۔۔دو شاعر ایک زمین۔۔۔

غزل

● جگر مرادآبادی

نقاب حسن دو عالم اٹھائی جاتی ہے
مجھی کو میری تجلی دکھائی جاتی ہے

قدم قدم مری ہمت بڑھائی جاتی ہے
نفس نفس تری آہٹ سی پائی جاتی ہے

وہ اک نظر جو بہ مشکل اٹھائی جاتی ہے
وہی نظر رگ و پے میں سمائی جاتی ہے

سکوں ہے موت یہاں ذوق جستجو کے لیے
یہ تشنگی وہ نہیں جو بجھائی جاتی ہے

خدا وہ درد محبت ہر ایک کو بخشے
کہ جس میں روح کی تسکین بھی پائی جاتی ہے

وہ مے کدہ ہے تری انجمن خدا رکھے
جہاں خیال سے پہلے پلائی جاتی ہے

ترے حضور یہ کیا واردات قلب ہے آج
کہ جیسے چاند پہ بدلی سی چھائی جاتی ہے

تجھے خبر ہو تو اتنی نہ فرصت غم دے
کہ تیری یاد بھی اکثر ستائی جاتی ہے

وہ چیز کہتے ہیں فردوس گم شدہ جس کو
کبھی کبھی تری آنکھوں میں پائی جاتی ہے

قریب منزل آخر ہے الفراق جگر
سفر تمام ہوا نیند آئی جاتی ہے

غزل

● شکیل بدایونی

نظر سے قید تعین اٹھائی جاتی ہے
تجلئ رخ جاناں دکھائی جاتی ہے

جب ان کو حوصلۂ دل پہ اعتبار نہیں
تو پھر نظر سے نظر کیوں ملائی جاتی ہے

خم و سبو کی ضرورت کے ہم نہیں قائل
شراب مست نظر سے پلائی جاتی ہے

ستم نوازئ پیہم ہے عشق کی فطرت
فضول حسن پہ تہمت لگائی جاتی ہے

بھلا دیا ہے غم روزگار نے جس کو
وہ داستاں مجھے پھر یاد آئی جاتی ہے

شکیل دورئ منزل سے ناامید نہ ہو
اب آئی جاتی ہے منزل اب آئی جاتی ہے

☆☆☆

● غلام عباس، کراچی، پاکستان

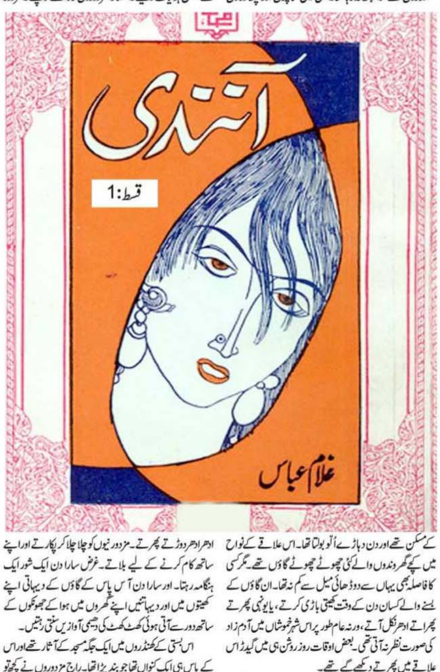

بلدیہ کے ایک بھاری بھر کم رکن جو ملک و قوم کے سچے خیر خواہ اور دردمند سمجھے جاتے تھے، نہایت فصاحت سے تقریر کر رہے تھے،"اور پھر حضرات آپ یہ بھی خیال فرمائیے کہ ان کا قیام شہر کے ایک ایسے حصے میں ہے جو نہ صرف شہر کے بیچوں بیچ عام گزرگاہ ہے بلکہ شہر کا سب سے بڑا تجارتی مرکز بھی ہے۔ چنانچہ ہر شریف آدمی کو چار و ناچار اس بازار سے گزرنا پڑتا ہے۔ علاوہ ازیں شرفاء کی پاک دامن بہو بیٹیاں اس بازار کی تجارتی اہمیت کی وجہ سے یہاں آنے اور خرید و فروخت کرنے پر مجبور ہیں۔

صاحبان! یہ شریف زادیاں ان آبرو باختہ، نیم عریاں بیسواؤں کے بناؤ سنگار کو دیکھتی ہیں تو قدرتی طور پر ان کے دل میں بھی آرائش و دلربائی کی نئی نئی امنگیں اور ولولے پیدا ہوتے ہیں اور وہ اپنے غریب شوہروں سے طرح طرح کے غازوں، لونڈروں، زرق برق ساریوں اور قیمتی زیوروں کی فرمائشیں کرنے لگتی ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان کا پُرمسرت گھر، ان کا راحت کدہ ہمیشہ کے لئے جہنم کا نمونہ بن جاتا ہے۔"

"اور صاحبان! پھر آپ یہ بھی تو خیال فرمائیے کہ ہمارے نونہالانِ قوم جو درسگاہوں میں تعلیم پا رہے ہیں اور ان کی آئندہ ترقیوں سے قوم کی امیدیں وابستہ ہیں اور قیاس چاہتا ہے کہ ایک نہ ایک دن قوم کی کشتی کو بھنور سے نکالنے کا سہرا ان ہی کے سر بندھے گا، انہیں بھی صبح شام اسی بازار سے ہو کر آنا جانا پڑتا ہے۔ یہ قحبائیں ہر وقت بارہ ابھرن سولہ سنگار کیے ہر راہرو پر بے حجابانہ نگاہ و مژہ کے تیر و سناں برساتی اور اسے دعوتِ حسن دیتی ہیں۔ کیا انہیں دیکھ کر ہمارے بھولے بھالے ناتجربہ کار، جوانی کے نشے میں محو، سود و زیاں سے بے پروا نونہالانِ قوم اپنے جذبات و خیالات اور اپنی اعلیٰ سیرت کو معصیت کے مسموم اثرات سے محفوظ رکھ سکتے ہیں؟

صاحبان! کیا ان کا حسنِ زاہد فریب ہمارے نونہالانِ قوم کو جادہ مستقیم سے بھٹکا کر، ان کے دل میں گناہ کی پراسرار لذتوں کی تشنگی پیدا کر کے ایک بے کلی، ایک اضطراب، ایک ہیجان برپا نہ کر دیتا ہوگا۔۔۔"

اس موقع پر ایک رکن بلدیہ جو کسی زمانے میں مدرس رہ چکے تھے اور اعداد و شمار سے خاص شغف رکھتے تھے بول اٹھے، "صاحبان! واضح رہے کہ امتحانوں میں ناکام رہنے والے طلبہ کا تناسب پچھلے پانچ سال کی نسبت ڈیوڑھا ہو گیا ہے۔"

ایک رکن نے جو چشمہ لگائے تھے اور ہفتہ وار اخبار کے مدیرِ اعزازی تھے، تقریر کرتے ہوئے کہا،"حضرات ہمارے شہر سے روز بروز غیرت، شرافت، مردانگی، نیکوکاری و پرہیزگاری اٹھتی جا رہی ہے اور اس کی بجائے بے غیرتی، نامردی، بزدلی، بدمعاشی، چوری اور جعل سازی کا دور دورہ ہوتا جا رہا ہے۔ منشیات کا استعمال بڑھ گیا ہے۔ قتل و غارت گری، خودکشی اور دیوالیہ نکلنے کی وارداتیں بڑھتی جا رہی ہیں۔ اس کا سبب محض ان زنانِ بازاری کا ناپاک وجود ہے کیونکہ ہمارے بھولے بھالے شہری ان کی زلفِ گرہ گیر کے اسیر ہو کر ہوش و خرد کھو بیٹھتے ہیں اور ان کی بارگاہ تک رسائی کی زیادہ سے زیادہ قیمت ادا کرنے کے لیے ہر جائز و ناجائز طریقہ سے زر حاصل کرتے ہیں۔ بعض اوقات وہ اس سعی و کوشش میں جامہ انسانیت سے باہر ہو جاتے ہیں اور قبیح افعال کا ارتکاب کر بیٹھتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ جانِ عزیز ہی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں یا جیل خانوں میں پڑے سڑتے ہیں۔"

ایک پنشن یافتہ معمر رکن جو ایک وسیع خاندان کے سرپرست تھے اور دنیا کا سرد و گرم دیکھ چکے تھے اور اب کش مکش حیات سے تھک کر باقی ماندہ عمر ستانے اور اپنے اہل و عیال کو اپنے سایہ میں پنپتا ہوا دیکھنے کے متمنی تھے، تقریر کرنے اٹھے۔ ان کی آواز لرزتی ہوئی تھی اور لہجہ فریاد کا انداز لئے ہوئے تھا۔ بولے،"صاحبان! رات رات بھر ان لوگوں کے طبلے کی تھاپ، ان کی گلے بازیاں، ان کے عشاق کی دھینگا مشتی، گالی گلوچ، شور و غل، ہاہاہا ہو ہو ہو، سن سن کر آس پاس کے رہنے والے شرفاء کے کان پک گئے ہیں۔ ضیق میں جان آ گئی ہے۔ رات کی نیند حرام ہے تو دن کا چین مفقود۔ علاوہ ازیں ان کے قرب سے ہماری بہو بیٹیوں کے اخلاق پر جو اثر پڑتا ہے، اس کا اندازہ ہر صاحب اولاد خود کر سکتا ہے۔۔۔"

آخری فقرہ کہتے کہتے ان کی آواز بھرا گئی اور وہ اس سے زیادہ کچھ نہ کہہ سکے۔ سب اراکین بلدیہ کو ان سے ہمدردی تھی کیونکہ بدقسمتی سے ان کا مکان اس بازارِ حسن کے عین وسط میں واقع تھا۔ ان کے بعد ایک رکن بلدیہ نے، جو پرانی تہذیب کے علمبردار تھے اور آثار قدیمہ کو اولاد سے زیادہ عزیز رکھتے تھے، تقریر کرتے ہوئے کہا،"حضرات! باہر سے جو سیاح اور ہمارے احباب اس مشہور اور تاریخی شہر کو دیکھنے آتے ہیں، جب وہ اس بازار سے گزرتے ہیں اور اس کے متعلق استفسار کرتے ہیں تو یقین کیجئے کہ ہم پر گھڑوں پانی پڑ جاتا ہے۔"

اب صدر بلدیہ تقریر کرنے اٹھے۔ گو قد ٹھگنا اور ہاتھ پاؤں چھوٹے چھوٹے تھے مگر سر بڑا تھا، جس کی وجہ سے بردبار آدمی معلوم ہوتے تھے۔ لہجہ میں حد درجہ متانت تھی، بولے،"حضرات! میں اس امر میں قطعی طور پر آپ سے متفق ہوں کہ اس طبقہ کا وجود ہمارے شہر اور ہمارے تہذیب و تمدن کے لئے باعثِ صد عار ہے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس کا تدارک کس طرح کیا جائے۔ اگر ان لوگوں کو مجبور کیا جائے کہ یہ اپنا ذلیل پیشہ چھوڑ دیں تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ کھائیں گے کہاں سے؟"

ایک صاحب بول اٹھے،"یہ عورتیں شادی کیوں نہیں کر لیتیں؟"

اس پر ایک طویل فرمائشی قہقہہ پڑا اور ہال کی ماتمی فضا میں یکبارگی شگفتگی کے آثار پیدا ہو گئے۔ جب اجلاس میں خاموشی ہوئی تو صاحب صدر بولے،"حضرات! یہ تجویز بارہا ان لوگوں کے سامنے پیش کی جا چکی ہے۔ اس کا ان کی طرف سے یہ جواب دیا جاتا ہے کہ آسودہ اور عزت دار لوگ خاندانی حرمت و ناموس کے خیال سے انہیں اپنے گھروں میں گھسنے نہ دیں گے اور مفلس اور ادنیٰ طبقہ کے لوگوں کو، جو محض ان کی دولت کے لیے ان سے شادی کرنے پر آمادہ ہوں گے، یہ عورتیں خود منہ نہیں لگائیں گی۔"

اس پر ایک صاحب بولے،"بلدیہ کو ان کے نجی معاملوں میں پڑنے کی ضرورت نہیں۔ بلدیہ کے سامنے تو یہ مسئلہ ہے کہ یہ لوگ چاہے جہنم میں جائیں مگر اس شہر کو خالی کر دیں۔"

صدر نے کہا،"صاحبان! یہ بھی آسان کام نہیں ہے۔ ان کی تعداد دس بیس نہیں، سیکڑوں تک پہنچتی ہے اور پھر ان میں سے بہت سی عورتوں کے ذاتی مکانات ہیں۔"

یہ مسئلہ کوئی مہینے بھر تک بلدیہ کے زیر بحث رہا اور بالآخر تمام اراکین کی اتفاق رائے سے یہ امر قرار پایا کہ زنانِ بازاری کے مملوکہ مکانوں کو خرید لینا چاہئے اور انہیں رہنے کے لیے شہر سے کافی دور کوئی الگ تھلگ علاقہ دے دینا چاہئے۔ ان عورتوں نے بلدیہ کے اس فیصلے کے خلاف سخت احتجاج کیا۔ بعض نے نافرمانی کر کے بھاری جرمانے اور قیدیں بھگتیں مگر بلدیہ کی مرضی کے آگے ان کی کوئی پیش نہ چل سکی اور چار و ناچار صبر کر کے رہ گئیں۔

اس کے بعد ایک عرصہ تک ان زنانِ بازاری کے مملوکہ مکانوں کی فہرستیں اور نقشے تیار ہوتے رہے اور مکانوں کے گاہک پیدا کیے جاتے رہے۔ بیشتر مکانوں کو بذریعہ نیلام فروخت کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ان عورتوں کو چھ مہینے تک شہر میں اپنے پرانے ہی مکانوں میں رہنے کی اجازت دے دی گئی تاکہ اس عرصہ میں وہ نئے علاقہ میں مکان وغیرہ بنوا سکیں۔

ان عورتوں کے لئے جو علاقہ منتخب کیا گیا وہ شہر سے چھ کوس دور تھا۔ پانچ کوس تک پکی سڑک جاتی تھی اور اس سے آگے کوس بھر کا کچا راستہ تھا، کسی زمانہ میں وہاں کوئی بستی ہوگی مگر اب تو کھنڈروں کے سوا کچھ نہ رہا تھا۔ جن میں سانپوں اور چمگادڑوں کے مسکن تھے اور دن دہاڑے الو بولتا تھا۔ اس علاقے کے نواح میں کچے گھروندوں والے کئی چھوٹے چھوٹے گاؤں تھے۔ مگر کسی کا فاصلہ بھی یہاں سے دو ڈھائی میل سے کم نہ تھا۔ ان گاؤں کے بسنے والے کسان دن کے وقت کھیتی باڑی کرتے، یا یونہی پھرتے پھراتے ادھر نکل آتے، ورنہ عام طور پر اس شہرِ خموشاں میں آدم زاد کی صورت نظر نہ آتی تھی۔ بعض اوقات روز روشن ہی میں گیدڑ اس علاقے میں پھرتے دیکھے گئے تھے۔

پانچ سو سے کچھ اوپر بیسواؤں میں سے صرف چودہ ایسی تھیں جو اپنے عشاق کی وابستگی یا خود اپنی دل بستگی یا کسی اور وجہ سے شہر کے قریب آزادانہ رہنے پر مجبور تھیں اور اپنے دولت مند چاہنے والوں کی مستقل مالی سرپرستی کے بھروسے با دل ناخواستہ اس علاقہ میں رہنے پر آمادہ ہو گئی تھیں، ورنہ باقی عورتوں نے سوچ رکھا تھا کہ وہ یا تو اسی شہر کے ہوٹلوں کو اپنا مسکن بنائیں گی یا بظاہر پارسائی کا جامہ پہن کر شہر کے شریف محلوں کے کونوں کھدروں میں جا چھپیں گی یا پھر اس شہر کو چھوڑ کر کہیں اور نکل جائیں گی۔

یہ چودہ بیسوائیں اچھی خاصی مالدار تھیں۔ اس پر شہر میں ان کے جو مملوکہ مکان تھے، ان کے دام انہیں اچھے وصول ہو گئے تھے اور اس علاقہ میں زمین کی قیمت برائے نام تھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ان کے ملنے والے دل و جان سے ان کی مالی امداد کرنے کے لیے تیار تھے۔ چنانچہ انہوں نے اس علاقے میں جی کھول کر بڑے بڑے عالیشان مکان بنوانے کی ٹھانی۔ ایک اونچی اور ہموار جگہ جو ٹوٹی پھوٹی قبروں سے ہٹ کر تھی، منتخب کی گئی۔ زمین کے قطعے صاف کرائے اور چابک دست نقشہ نویسوں سے مکان کے نقشے بنوائے گئے اور چند ہی روز میں تعمیر کا کام شروع ہو گیا۔ دن بھر اینٹ، مٹی، چونا، شہتیر، گارڈر اور دوسرا عماراتی سامان گاڑیوں، چھکڑوں، خچروں، گدھوں اور انسانوں پر لد کر اس بستی میں آتا اور منشی صاحب حساب کتاب کی کاپیاں بغلوں میں دبائے انہیں گنواتے اور کاپیوں میں درج کرتے۔ میر صاحب معماروں کو کام کے متعلق ہدایات دیتے۔ معمار، مزدوروں کو ڈانتے ڈپٹتے۔ مزدور ادھر ادھر دوڑتے پھرتے۔ مزدورنیوں کو چلا چلا کر پکارتے اور اپنے ساتھ کام کرنے کے لیے بلاتے۔ غرض سارا دن ایک شور ایک ہنگامہ رہتا۔ اور سارا دن آس پاس کے گاؤں کے دیہاتی اپنے کھیتوں میں اور دیہاتنیں اپنے گھروں میں ہوا کے جھونکوں کے ساتھ دور سے آتی ہوئی کھٹ کھٹ کی دھیمی آوازیں سنتی رہتیں۔

اس بستی کے کھنڈروں میں ایک جگہ مسجد کے آثار تھے اور اس کے پاس ہی ایک کنواں تھا جو بند پڑا تھا۔ راج مزدوروں نے کچھ تو پانی حاصل کرنے اور بیٹھ کر ستانے کی غرض سے اور کچھ ثواب کمانے اور اپنے نمازی بھائیوں کی عبادت گزاری کے خیال سے سب سے پہلے اس کی مرمت کی۔ چونکہ یہ فائدہ بخش اور ثواب کا کام تھا، اس لیے کسی نے کچھ اعتراض نہ کیا۔ چنانچہ دو تین روز میں مسجد تیار ہو گئی۔ دن کو بارہ بجے جیسے ہی کھانا کھانے کی چھٹی ہوتی، دو ڈھائی سو راج مزدور، میر عمارت، منشی اور ان بیسواؤں کے رشتے دار یا کارندے جو تعمیر کی نگرانی پر مامور تھے، اس مسجد کے آس پاس جمع ہو جاتے اور اچھا خاصا میلہ سا لگ جاتا۔

ایک دن ایک دیہاتی بڑھیا جو پاس کے کسی گاؤں میں رہتی تھی، اس بستی کی خبر سن کر آ گئی۔ اس کے ساتھ ایک خورد سال لڑکا تھا۔ دونوں نے مسجد کے قریب ایک درخت کے نیچے گھٹیا سگریٹ، بیڑی، چنے اور گڑ کی بنی ہوئی مٹھائیوں کا خوانچہ لگا دیا۔ بڑھیا کو آئے ابھی دو دن بھی نہ گزرے تھے کہ ایک بوڑھا کسان کہیں سے ایک مٹکا اٹھا لایا اور کنوئیں کے پاس اینٹوں کا ایک چھوٹا سا چبوترا بنا پیسے کے دو دو شکر کے شربت کے گلاس بیچنے لگا۔ ایک کنجڑے کو جو خبر ہوئی وہ ایک ٹوکرے میں خربوزے بھر کر لے آیا اور خوانچہ والی بڑھیا کے پاس بیٹھ کر "لے لو خربوزے، شہد سے میٹھے خربوزے!" کی صدا لگانے لگا۔ ایک شخص نے کیا کیا، گھر سے سری پائے پکا، دیگچی میں رکھ، خوانچہ میں لگا تھوڑی سی روٹیاں، مٹی کے دو تین پیالے اور ٹین کا ایک گلاس لے آ موجود ہوا اور اسی بستی کے کارکنوں کو جنگل میں گھر کی ہنڈیا کا مزا چکھانے لگا۔

ظہر اور عصر کے وقت، میر عمارت، منشی، معمار اور دوسرے لوگ مزدوروں سے کنویں سے پانی نکلوا نکلوا کر وضو کرتے نظر آتے۔ ایک شخص مسجد میں جا کر اذان دیتا، پھر ایک کو امام بنا دیا جاتا اور دوسرے لوگ اس کے پیچھے کھڑے ہو کر نماز پڑھتے۔ کسی گاؤں میں ایک ملا کے کان میں جو یہ بھنک پڑی کہ فلاں مسجد میں امام کی ضرورت ہے۔ وہ دوسرے ہی دن علی الصبح ایک سبز جزدان میں قرآن شریف، پنج سورہ، رحل اور مسئلے مسائل کے چند چھوٹے چھوٹے رسالے رکھ آ موجود ہوا اور اس مسجد کی امامت باقاعدہ طور پر اسے سونپ دی گئی۔

ہر روز تیسرے پہر گاؤں کا ایک کبابی سر پر اپنے سامان کا ٹوکرا اٹھائے آ جاتا اور خوانچہ والی بڑھیا کے پاس زمین پر چولہا بنا، کباب، کلیجی، دل اور گردے سیخوں پر چڑھا، بستی والوں کے ہاتھ بیچتا۔ ایک بھٹیاری نے جو یہ حال دیکھا تو اپنے میاں کو ساتھ لے کر مسجد کے سامنے میدان میں دھوپ سے بچنے کے لیے پھونس کا ایک چھپر ڈال کر تنور گرم کرنے لگی۔ کبھی کبھی ایک نوجوان دیہاتی نائی، پھٹی پرانی کسبت گلے میں ڈالے جوتی کی ٹھوکروں سے راستے کے روڑوں کو لڑھکاتا ادھر ادھر گشت کرتا دیکھنے میں آ جاتا۔

ان بیسواؤں کے مکانوں کی تعمیر کی نگرانی ان کے رشتہ دار یا کارندے تو کرتے ہی تھے، کسی کسی دن وہ دوپہر کے کھانے سے فارغ ہو کر اپنے عشاق کے ہمراہ خود بھی اپنے اپنے مکانوں کو بنتا دیکھنے آ جاتیں اور غروب آفتاب سے پہلے یہاں سے نہ جاتیں۔ اس موقع پر فقیروں اور فقیرنیوں کی ٹولیوں کی ٹولیاں نہ جانے کہاں سے آ جاتیں اور جب تک خیرات نہ لے لیتیں، اپنی صداؤں سے برابر شور مچاتی رہتیں اور انہیں بات نہ کرنے دیتیں۔ کبھی کبھی شہر کے لفنگے، اوباش و بیکار 'مباش کچھ کیا کر' کے مصداق شہر سے پیدل چل کر بیسواؤں کی اس نئی بستی کی سن گن لینے آ جاتے اور اگر اس دن بیسوائیں بھی آئی ہوتیں تو ان کی عید ہو جاتی۔ وہ ان سے دور ہٹ کر ان کے گردا گرد چکر لگاتے رہتے۔ فقرے کستے، بے تکے قہقہے لگاتے۔ عجیب عجیب شکلیں بناتے اور مجنونانہ حرکتیں کرتے۔ اس روز کبابی کی خوب بکری ہوتی۔

اس علاقے میں جہاں تھوڑے ہی دن پہلے ہُو کا عالم تھا، اب ہر طرف گہما گہمی اور چہل پہل نظر آنے لگی۔ شروع شروع میں اس علاقہ کی ویرانی میں ان بیسواؤں کو یہاں آ کر رہنے کے خیال سے جو وحشت ہوتی تھی، وہ بڑی حد تک جاتی رہی تھی اور اب وہ ہر مرتبہ خوش خوش اپنے مکانوں کی آرائش اور اپنے مرغوب رنگوں کے متعلق معماروں کو تاکیدیں کر جاتی تھیں۔

بستی میں ایک جگہ ایک ٹوٹا پھوٹا مزار تھا جو قرائن سے کسی بزرگ کا معلوم ہوتا تھا۔ جب یہ مکان نصف سے زیادہ تعمیر ہو چکے تو ایک دن بستی کے راج مزدوروں نے کیا دیکھا کہ مزار کے پاس دھواں اٹھ رہا ہے اور ایک سرخ سرخ آنکھوں والا لمبا تڑنگا مست فقیر، لنگوٹ باندھے چار ابرو کا صفایا کرائے اس مزار کے ارد گرد پھر رہا ہے اور کنکر پتھر اٹھا اٹھا کر پرے پھینک رہا ہے۔ دوپہر کو وہ فقیر ایک گھڑا لے کر کنویں پر آیا اور پانی بھر بھر کر مزار پر لے جانے اور اسے دھونے لگا۔ ایک دفعہ جو آیا تو کنویں پر دو تین راج مزدور کھڑے تھے۔ وہ نیم دیوانگی اور نیم فرزانگی کے عالم میں ان سے کہنے لگا،"جانتے ہو وہ کس کا مزار ہے؟ کڑک شاہ پیر بادشاہ کا! میرے باپ دادا، ان کے مجاور تھے۔" اس کے بعد اس نے ہنس ہنس کر اور آنکھوں میں آنسو بھر بھر کر پیر کڑک شاہ کی کچھ جلالی کرامتیں بھی ان راج مزدوروں سے بیان کیں۔

شام کو یہ فقیر کہیں سے مانگ تانگ کر مٹی کے دو دیے اور سرسوں کا تیل لے آیا اور پیر کڑک شاہ کی قبر کے سرہانے اور پائنتی چراغ روشن کر دیے۔ رات کو پچھلے پہر کبھی کبھی اس مزار سے اللہ ہو کا مست نعرہ سنائی دے جاتا۔

چھ مہینے گزرنے نہ پائے تھے کہ یہ چودہ مکان بن کر تیار ہو گئے۔ یہ سب کے سب دو منزلہ اور قریب قریب ایک ہی وضع کے تھے۔ سات ایک طرف اور سات دوسری طرف۔ بیچ میں چوڑی چکلی سڑک تھی۔ ہر ایک مکان کے نیچے چار چار دکانیں تھیں۔ مکان کی بالائی منزل میں سڑک کے رخ وسیع برآمدہ تھا۔ اس کے آگے بیٹھنے کے لئے کشتی نما شہ نشین بنائی گئی تھی۔ جس کے دونوں سروں پر یا تو سنگ مرمر کے مور رقص کرتے ہوئے دکھائے گئے تھے اور یا جل پریوں کے مجسمے تراشے گئے تھے، جن کا آدھا دھڑ مچھلی کا اور آدھا انسان کا تھا۔ برآمدہ کے پیچھے جو بڑا کمرہ بیٹھنے کے لیے تھا، اس میں سنگ مرمر کے نازک نازک ستون بنائے گئے تھے۔ دیواروں پر خوش نما پچی کاری کی گئی تھی۔ فرش چمکدار پتھر کا بنایا گیا تھا۔ جب سنگ مرمر کے ستونوں کے عکس اس فرش زمردیں پر پڑتے تو ایسا معلوم ہوتا گویا سفید براق پروں والے راج ہنسوں نے اپنی لمبی لمبی گردنیں جھیل میں ڈبو دی ہیں۔

بدھ کا شبھ دن، اس بستی میں آنے کے لیے مقرر کیا گیا۔ اس روز اس بستی کی سب بیسواؤں نے مل کر بہت بھاری نیاز دلوائی۔ بستی کے کھلے میدان میں زمین کو صاف کرا کر شامیانے نصب کر دیے گئے۔ دیگیں کھڑکنے کی آواز اور گوشت اور گھی کی خوشبو، بیس بیس کوس سے فقیروں اور کتوں کو کھینچ لائی۔ دوپہر ہوتے ہوتے پیر کڑک شاہ کے مزار کے پاس جہاں لنگر تقسیم کیا جانا تھا، اس قدر فقیر جمع ہو گئے کہ عید کے روز کسی بڑے شہر کی جامع مسجد کے پاس بھی نہ ہوئے ہوں گے۔ پیر کڑک شاہ کے مزار کو خوب صاف کروایا اور دھلوایا گیا اور اس پر پھولوں کی چادر چڑھائی گئی اور اس مست فقیر کو نیا جوڑا سلوا کر پہنایا گیا، جسے اس نے پہنتے ہی پھاڑ ڈالا۔

شام کو شامیانے کے نیچے دودھ سی اجلی چاندنی کا فرش کر دیا گیا۔ گاؤ تکیے، پان دان، پیک دان، پیچواں دانی اور گلاب پاش رکھ لیے گئے اور راگ رنگ کی محفل سجائی گئی۔ دور دور سے بہت سی بیسواؤں کو بلوایا گیا جو ان کی سہیلیاں یا برادری کی تھیں۔ ان کے ساتھ ان کے بہت سے ملنے والے بھی آئے جن کے لیے ایک الگ شامیانے میں کرسیوں کا انتظام کیا گیا اور ان کے سامنے کے رخ چقیں ڈال دی گئیں۔ بے شمار گیسوں کی روشنی سے یہ جگہ بقعہ نور بنی ہوئی تھی۔ ان بیسواؤں کے توندل سیاہ فام سازندے زربفت اور کمخواب کی شیروانیاں پہنے، عطر میں بسے ہوئے پھوئے کانوں میں رکھے، ادھر ادھر مونچھوں کو تاؤ دیتے پھرتے اور زرق برق لباسوں اور تتلی کے پر سے باریک ساریوں میں ملبوس، غازوں اور خوشبوؤں میں بسی ہوئی نازنین اٹھکھیلیوں سے چلتیں۔ رات بھر رقص اور سرور کا ہنگامہ برپا رہا اور جنگل میں منگل ہو گیا۔

دو تین دن کے بعد جب اس جشن کی تھکاوٹ اتر گئی تو یہ بیسوائیں ساز و سامان کی فراہمی اور مکانوں کی آرائش میں مصروف ہو گئیں۔ جھاڑ، فانوس، ظروفِ بلوری، قد آدم آئینے، نواڑی پلنگ، تصویریں اور قطعاتِ سنہری چوکھٹوں میں جڑے ہوئے لائے گئے اور قرینے سے کمروں میں لگائے گئے اور کوئی آٹھ روز میں جا کر یہ مکان کیل کانٹے سے لیس ہوئے۔ یہ عورتیں دن کا بیشتر حصہ تو استادوں سے رقص و سرود کی تعلیم لینے، غزلیں یاد کرنے، دھنیں بٹھانے، سبق پڑھنے، تختی لکھنے، سینے پرونے، کاڑھنے، گراموفون سننے، استادوں سے تاش اور کیرم کھیلنے، ضلع جگت، نوک جھونک سے جی بہلانے یا سونے میں گزارتیں اور تیسرے پہر غسل خانوں میں نہانے جاتیں، جہاں ان کے ملازموں نے دستی پمپوں سے پانی نکال نکال کر ٹب بھر رکھے ہوتے۔ اس کے بعد وہ بناؤ سنگھار میں مصروف ہو جاتیں۔

۔۔۔(باقی آئندہ ہفتے)

زبان اور ذات سے بالاتر ہو کر ممبئی نے بی جے پی کو ووٹ دیا: دیویندر فڑنویس

ممبئی (یواین آئی) ممبئی میونسپل کارپوریشن کے انتخابات میں بھارتیہ جنتا پارٹی کی غیر معمولی اور تاریخی کامیابی کے بعد وزیر اعلیٰ مہاراشٹر دیویندر فڑنویس نے ممبئی میں اپنی پہلی فتحیابی ریلی سے خطاب کیا، جس میں انہوں نے بی جے پی کو ممبئی کا سب سے بڑا سیاسی فریق قرار دیتے ہوئے اس کامیابی کو عوام کا بھرپور اعتماد اور آشیرواد بتایا۔ ریلی سے خطاب کرتے ہوئے دیویندر فڑنویس نے کہا کہ ممبئی میں بی جے پی 89 نشستیں حاصل کر کے سب سے بڑی جماعت بن کر ابھری ہے، جبکہ مہایوتی اتحاد نے مجموعی طور پر ممبئی میونسپل کارپوریشن میں واضح اکثریت حاصل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ کامیابی صرف انتخابی جیت نہیں بلکہ ممبئی کے عوام کی جانب سے ترقی، نظم و نسق اور قیادت پر اعتماد کا اظہار ہے۔ فڑنویس نے کہا کہ آج اگر پارٹی کے بانی رہنما پرمود مہاجن، گوپی ناتھ منڈے اور وہ تمام رہنما جنہوں نے ممبئی کی سیاسی تعمیر میں اہم کردار ادا کیا، حیات ہوتے تو اس تاریخی کامیابی پر ضرور خوشی محسوس کرتے۔ انہوں نے کہا کہ 2014 میں وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں بی جے پی نے ممبئی میں سب سے بڑی جماعت بننے کی بنیاد رکھی تھی، جس کے بعد ہر انتخاب میں پارٹی نے اپنی برتری ثابت کی۔ انہوں نے یاد دلایا کہ 2017 کے میونسپل انتخابات میں بی جے پی صرف دو نشستوں کے فرق سے سب سے بڑی جماعت بننے سے رہ گئی تھی، ورنہ اس وقت بھی بی جے پی ہی ممبئی کی نمبر ون پارٹی ہوتی۔ اس بار پارٹی نے نہ صرف وہ کمی پوری کی بلکہ ایک نئی تاریخ رقم کی۔ دیویندر فڑنویس نے کہا کہ 89 نشستیں حاصل کرنا اس لیے بھی اہم ہے کہ گزشتہ تین بلدیاتی انتخابات میں کسی بھی جماعت کو اتنی نشستیں حاصل نہیں ہوسکیں۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ بی جے پی نے کم نشستوں پر مقابلہ کرنے کے باوجود شاندار اسٹرائیک ریٹ کے ساتھ یہ کامیابی حاصل کی، جو عوامی حمایت کا واضح ثبوت ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی کو ممبئی کے ہر طبقے، ہر علاقے اور ہر سماجی حلقے سے ووٹ ملے ہیں۔ زبان، ذات، طبقے اور برادری کی حدوں سے اوپر اٹھ کر ممبئی کے عوام نے بی جے پی کا ساتھ دیا۔ انہوں نے ان حلقوں پر تنقید کی جو یہ سمجھتے تھے کہ ممبئی کا مراٹھی عوام کسی کی جاگیر ہے، اور کہا کہ آج کا مراٹھی ووٹر بھی بی جے پی کے ساتھ مضبوطی سے کھڑا ہے۔ فڑنویس کے مطابق بی جے پی کے امیدوار جھونپڑ پٹیوں سے لے کر بلند عمارتوں تک، چالوں، کرایہ دار علاقوں اور ماہی گیر بستیوں تک ہر جگہ کامیاب ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ممبئی کا کوئی علاقہ ایسا نہیں جہاں بی جے پی کو کامیابی نہ ملی ہو، اور یہی اس کامیابی کو ہمہ گیر اور ہمہ جہت بناتا ہے۔ انہوں نے ممبئی بی جے پی کے صدر امیت ساتم اور تمام پارٹی کارکنان کو اس کامیابی پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ یہ کامیابی مضبوط تنظیم، مؤثر قیادت اور کارکنان کی انتھک محنت کا نتیجہ ہے۔ وزیر اعلیٰ نے اپنے خطاب میں مستقبل کے عزائم کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ بی جے پی ممبئی کو نہ صرف رہنے کے قابل بلکہ محبت کرنے کے قابل شہر بنانے کے لیے کام کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ انتخابات ختم ہو چکے ہیں، اب کوئی ذاتی دشمن نہیں ہے، صرف نظریاتی اختلاف ہوسکتا ہے، اور ترقی کے ایجنڈے کے ساتھ سب کو ساتھ لے کر آگے بڑھا جائے گا۔ دیویندر فڑنویس نے آخر میں کہا کہ ممبئی اب رکنے والی نہیں ہے، اور بی جے پی عوام کے اعتماد پر پورا اترنے کے لیے پوری ذمہ داری کے ساتھ کام کرے گی۔

ممبرا میں 10 سینئرس کو شکست، انکی جگہ 10 نئے یوتھ چہرے شامل

پریوار واد کا طلسم بھی نہیں چلا، کسی نے بیوی کو ہارتے دیکھا تو کسی کا بھائی شکست کھا گیا، کسی کا بیٹا تو کسی کی ماں ہار گئی

انوارالحق خان

ممبرا کارپوریٹروں کے قافلے میں 10 نئے چہرے شامل:

ممبرا 20 سیٹوں اور مضافات کی 3 سیٹوں پر شیوسینا، بی جے پی، این سی پی ایس پی، این سی پی اے پی، ایم آئی ایم کے امیدواروں میں سے تقریباً 9 نئے چہروں کو جگہ دی جس میں سے پر بھاگ نمبر 26 ممبرا اسٹیشن کا علاقہ یہاں سے نیا چہرہ کارپوریشن میں ایم آئی ایم کے سیف پٹھان، اسکے بعد 31 میں دیویا شوبھم گوٹے (این سی اپی ایس پی سے) اسی طرح پربھاگ 30 کی عوام نے بڑا بدلاؤ کرتے ہوئے چاروں سیٹوں پر نتائج بدل دیئے اور نئے چہروں کو جگہ دی چاروں سیٹیں پر ایم آئی ایم کے سلطانہ منان شیخ، سحر یونس شیخ، نفس انصاری، اور شعیب ڈونگرے جیت گئے ساتھ ہی پر بھاگ 32 میں مرضیہ شانو پٹھان، سمیہ ثاقب داتے یہ دو نئے چہرے اس پر بھاگ میں شامل ہو گئے اس سے آگے بھی اسے آگے 29 میں دو نئے چہرے ایک بی جے پی سے ایک شیوسینا شندے سے آگئے ہیں۔

کس کا کون ہارا:

سینئر کارپوریٹر یاسین قریشی اپنے بھائی اخلاق قریشی کو نہیں جیتا پائے، وہیں راجن کینے خود جیت گئے لیکن انکی اہلیہ و بھائی کو نہیں بچا سکے۔ جب کہ ابراہیم راؤت کی اہلیہ و تین مرتبہ سے کارپوریٹر رہ چکی عشرین ہا گئیں انکے شوہر پہلی بار کامیاب ہوگئے۔ سابق کارپوریٹر مرحوم یاسین سرے کی اہلیہ و سماجی کارکن عمران سرے کی والدہ نادرہ سرے اس بار شکست سے دوچار ہوئیں تو این سی پی ایس پی کے ممبرا کلوا صدر شمیم خان کے بیٹے سمیر خان پربھاگ 33 سے اپنا پورا پینل ہار گئے۔ انکی جگہ گھڑی والوں نے قبضہ جما لیا۔ جب کہ مشہور سماجی کارکن گنجن سیٹھ اور سید ظفر کے گھر سے ہاجرہ قمرالہدیٰ بھی اس بار ہار گئیں وہیں الماس کالونی کا معروف چہرہ عتیق کھانچے کا بیٹا زید کھانچے اور رشید کمپاؤنڈ کا کا نامی گرامی نام زبیر انصاری کی بھابھی نہیں جیت پائیں۔

پارٹیوں کے صدور:

اس الیکشن نے کہیں سب کو چونکا دیا ہے تو کہیں کسی کو رلا یا دیا ہے۔ این سی پی شرد پوار سے علیحدہ ہونے کے بعد اسی پارٹی کے کارپوریٹر ظفر نعمانی این سی پی اجیت پوار گٹ میں چلے گئے تھے جہاں انھیں انکے دیرینہ دوست شمیم خان کے مقابلے میں کھڑا کرتے ہوئے نجیب ملا نے این سی پی ایس پی ممبرا کلوا کا صدر بنا دیا تھا ظفر نعمانی اپنا دوسرا الیکشن ایم آئی ایم کے سامنے ہار گئے۔

این سی پی شرد پوار گٹ سے اور ایم ایل اے ڈاکٹر جتیندر اوہاڑ کے انتہائی بھروسہ مند و قریبی ساتھی سمجھے جانے والے شمیم خان برسوں برس سے سماجی کاموں میں منہمک رہتے ہیں لیکن اس بار انھوں نے الیکشن میں قدم رکھنے کی سوچی اور اپنے بیٹے سمیر خان کو میدان میں پر بھاگ 33 سے اتار جہاں وہ ایم آئی ایم کے سابق کارپوریٹر جو بعد میں ٹکٹ و پینل کے لالچ میں این سی پی اجیت پوار میں شامل ہو گئے تھے شاہ عالم خان اعظمی کے سامنے ہار گئے یہاں تیکونی لڑائی تھی انکے سامنے گھڑی و پتنگ دونوں تھے۔

سماجوادی پارٹی کے ممبرا کلوا کے صدر عبدالمنان شیخ جنھوں نے سیاست میں قدم رکھنے کے بعد صرف سماج وادی کو ہی تھامے رکھا انکے آئیڈیل ابو عاصم اعظمی ہی ہمیشہ رہے ہیں اپنی ہی پارٹی سے ٹکٹ نہ ملنے پر پہلے آزاد سے فارم بھرے بعد میں انھیں ایم آئی ایم کا ٹکٹ مل گیا اور وہ ایم آئی ایم سے اپنی بیوی کو کامیاب بنانے میں کامیاب رہے۔

اس طرح سے اس الیکشن میں کسی ایک پارٹی کو عوام نے اکثریت نہیں۔

بس اسٹاپ پر ماں کی گود سے دو سالہ بچی کو اغوا کرنے کی کوشش ناکام

ملزم کو پکڑ کر بعد میں پولیس کے حوالے کر دیا گیا

ممبئی: ولے پارلے ایسٹ میں، ایک نامعلوم شخص نے بس اسٹاپ پر ماں کی گود سے دو سالہ بچی کو اغوا کرنے کی کوشش کی۔ تاہم، ماں کی دماغی موجودگی، اہل خانہ کی آمد اور مقامی لوگوں کی فوری کارروائی کے باعث بچی کو بچا لیا گیا۔ ملزم کو پکڑ کر بعد میں پولیس کے حوالے کر دیا گیا۔ یہ واقعہ 11 جنوری کو پیش آیا۔ شکایت کنندہ، 25 سالہ نوینا اپادھیائے ایک ہوٹل میں اسٹیورڈ کے طور پر کام کرتی ہے۔ وہ اپنے بچے کے ساتھ پارلے سب وے بس اسٹاپ پر ماہم کے لیے بس کا انتظار کر رہی تھی۔ ایک آدمی اس کے پاس آیا اور اس سے بات چیت میں مشغول ہوگیا۔ اس نے اسے جوگیشوری کے ساتھ جانے کی پیشکش کی اور ساتھ ناشتہ کرنے کا مشورہ دیا، بار بار اصرار کرنے کے باوجود جانے کے لیے کہا۔ جیسا کہ نوینا نے BEST بس نمبر 40 میں سوار ہونے کی کوشش کی، اس نے اچانک اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے زبردستی کھینچ لیا۔ نوینا فوراً بس سے اتری، خود کو آزاد کیا اور اپنے بچے کو مضبوطی سے تھام لیا۔ اس نے اپنے شوہر کو موقع پر بلایا۔ ملزم نے جھوٹا دعویٰ کیا کہ بچہ اس کی بیٹی ہے۔ تب تک مقامی لوگ جمع ہوگئے، اسے پکڑ لیا اور پولیس کو اطلاع دی۔

اندھیری ویسٹ کی رہائشی عمارت میں آگ لگنے سے 73 سالہ خاتون کی موت

ممبئی: اندھیری ویسٹ میں ہفتہ کی دوپہر ایک رہائشی عمارت میں آگ لگنے سے ایک 73 سالہ خاتون کی موت ہوگئی۔ ممبئی فائر بریگیڈ نے ایک گھنٹے میں آگ پر قابو پالیا۔ حکام نے بتایا کہ آگ لگنے کی اصل وجہ کی تحقیقات جاری ہیں۔ بی ایم سی کے ڈیزاسٹر مینجمنٹ سیل کے مطابق، لوکھنڈوالا اوشیوارہ کے ہائی پوائنٹ ہوٹل کے قریب سات منزلہ بریز ہاؤسنگ سوسائٹی کی چوتھی منزل پر واقع ایک فلیٹ میں صبح 11:15 بجے آگ لگ گئی۔ فائر انجن اور آلات جائے وقوعہ پر پہنچ گئے اور ایک گھنٹے میں آگ پر قابو پالیا گیا۔ فائر اہلکار نے بتایا کہ آگ فلیٹ 402 میں شروع ہوئی، جہاں اکیلے رہنے والے ایک بزرگ شہری کو بے ہوش پایا گیا۔ اسے کوپر ہسپتال لے جایا گیا لیکن دم گھٹنے سے اس کی موت ہوگئی۔ فرانزک ٹیم نے جائے وقوعہ کا معائنہ کیا اور آگ لگنے کی وجہ جاننے کے لیے نمونے اکٹھے کیے۔ متاثرہ، ہیرو چیتلانی (73) کو پہنچتے پر مردہ قرار دے دیا گیا۔

انتخابی نتائج کے بعد بھیونڈی میں دو گروہوں میں پرتشدد تصادم

توڑ پھوڑ اور پتھراؤ، 16 ملزمین نامزد، دو ایف آئی آر درج

عبدالغنی خان

بھیونڈی: انتخابی نتائج کے اعلان کے بعد بھیونڈی شہر میں سیاسی رنجش کے سبب دو گروہوں کے درمیان شدید تصادم، پتھراؤ اور توڑ پھوڑ کے واقعات پیش آئے۔ اس سلسلے میں بھونڈی سٹی پولیس اسٹیشن میں دو الگ الگ شکایتوں کی بنیاد پر مقدمات درج کیے گئے ہیں۔

پہلی شکایت طحہٰ آس محمد خان نے درج کروائی ہے۔ شکایت کے مطابق 16 جنوری کو شام تقریباً 4 بجے لکڑا مارکیٹ، کلیان روڈ پر واقع ایس۔ ایس۔ کے۔ فیبری کیشن کے قریب ملزمین نے جمع ہو کر شکایت کنندہ اور اس کے ساتھیوں پر لاٹھی ڈنڈوں سے حملہ کیا، دکان میں توڑ پھوڑ کی اور جان سے مارنے کی دھمکیاں دیں۔ اس واقعے میں کئی افراد زخمی ہوئے۔ پولیس نے اس معاملے میں 16 ملزمین کو نامزد کیا ہے۔

دوسری شکایت عمران عبدالرحمن خان (40) کی جانب سے درج کی گئی ہے، جس میں بتایا گیا ہے کہ اسی دن دوپہر 4 سے 4:30 بجے کے درمیان انتخابی گفتگو کے دوران تنازعہ شدت اختیار کر گیا۔ ملزمان موٹر سائیکلوں پر آئے، گالی گلوچ کی، پتھراؤ کیا اور دفتر میں گھس کر فرنیچر و دیگر سامان کی توڑ پھوڑ کی، جس میں متعدد کارکنان زخمی ہوئے۔

پولیس نے دونوں واقعات میں جائے واردات کا پنچنامہ کرلیا ہے اور سی سی ٹی وی فوٹیج کی جانچ جاری ہے۔ تاحال کسی کی گرفتاری عمل میں نہیں آئی، تاہم پولیس کا کہنا ہے کہ تحقیقات کے بعد سخت کارروائی کی جائے گی۔

ممبئی پولیس کیلئے 45 ہزار سرکاری رہائش گاہوں کی تعمیر کی منظوری

ریاستی کابینہ کی میٹنگ میں سب سے بڑا فیصلہ لیا گیا ہے

ممبئی: شہر ممبئی میں بروز سنیچر کو ہوئی کابینہ کی میٹنگ میں ممبئی شہر اور مضافاتی علاقوں میں پولیس افسران اور ملازمین کے لیے تقریباً 40 سے 45 ہزار سرکاری رہائش گاہیں فراہم کرنے کے لیے ممبئی پولیس ہاؤسنگ ٹاؤن شپ پروجیکٹ کے نفاذ کو منظوری دی گئی۔ میٹنگ کی صدارت وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس نے کی۔ یہ پروجیکٹ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ کے اسٹیٹ انفراسٹرکچر کارپوریشن کے ذریعے قائم کیا جائے گا۔ اس ٹاؤن شپ پروجیکٹ کے ذریعے تقریباً پانچ کروڑ مربع فٹ کا رقبہ تیار کیا جائے گا، اور اس کے لیے تقریباً 20 ہزار کروڑ روپے کے اخراجات کی توقع ہے۔ اس ٹاؤن شپ کے لیے درکار فنڈز کا 30 فیصد حکومت فراہم کرے گی۔ جبکہ بقیہ 70 فیصد فنڈز MSIDC حکومتی گارنٹی کے ذریعے مختلف مالیاتی اداروں سے قرضوں کی صورت میں اکٹھا کرے گا۔ کارپوریشن کو آج اس پروجیکٹ کی تکنیکی اور مالیاتی فزیبلٹی رپورٹ تیار کرنے اور پروجیکٹ کو شروع کرنے کے لیے 100 کروڑ روپے کی ابتدائی فنڈنگ فراہم کرنے کی منظوری دی گئی۔ ممبئی کی بڑھتی ہوئی آبادی اور سیکورٹی کی ضروریات کو مدنظر رکھتے ہوئے پولیس فورس کے افسران اور ملازمین کے لیے اچھی طرح سے لیس اور جدید کالونیوں اور رہائش گاہوں کی بہت ضرورت ہے۔ جس کی وجہ سے پولیس فورس کے افسران اور ملازمین اپنی ذمہ داریاں مزید بروقت اور مستعدی سے سرانجام دے سکیں گے۔ ممبئی پولیس فورس کی تعداد 51,308 ہے۔ پولیس فورس کو دستیاب سروس رہائش انگریز دور کی پرانی اور خستہ حال عمارتوں میں ہے۔ دستیاب 22,904 سروس رہائش میں سے، تقریباً 3,777 رہائشیں استعمال کے لیے غیر موزوں ہیں۔ اس کے علاوہ ہر ماہ تقریباً چار سو سے پانچ سو افسران و ملازمین رہائش کے لیے درخواستیں دیتے ہیں۔ رہائش کی کمی کی وجہ سے ممبئی پولیس فورس کے افسران اور ملازمین کو روزانہ کام پر جانا اور جانا پڑتا ہے۔ پولیس اہلکاروں کے کام کی نوعیت کو دیکھتے ہوئے ان کے لیے دفتر کے قریب رہائش کا ہونا ضروری ہے۔ اس نقطہ نظر سے، ٹاؤن شپ کے منصوبے کو منظور کیا گیا تھا۔ ممبئی پولیس فورس میں کام کرنے والے ملازمین کی جانب سے اس فیصلے پر اظہار تشویش کیا جا رہا ہے۔

''اگر بالا صاحب ٹھاکرے نے دو نوالے نہ کھلائے ہوتے تو بی جے پی 'سیاسی غذائی قلت' سے ختم ہو چکی ہوتی'': ادھو ٹھاکرے

ممبئی (یو این آئی) مہاراشٹر کے بلدیاتی انتخابات کے نتائج کے بعد شیوسینا (ادھو ٹھاکرے) کے سربراہ ادھو ٹھاکرے نے ایک تفصیلی پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انتخابات میں بڑے پیمانے پر بے ضابطگیوں کا الزام عائد کیا اور ریاستی الیکشن کمشنر کو فوری طور پر معطل کرنے کے ساتھ پورے انتخابی عمل کی غیر جانبدار اور جامع جانچ کا مطالبہ کیا۔ ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ حالیہ بلدیاتی انتخابات ریاست کی تاریخ کے سب سے زیادہ متنازع انتخابات میں شامل ہو چکے ہیں، جہاں انتخابی مہم سے لے کر ووٹنگ کے دن تک ہر مرحلے پر سنگین سوالات کھڑے ہوئے۔ ان کے مطابق حکمراں اتحاد نے امیدواروں اور ووٹروں پر دباؤ ڈالنے، خوف و ہراس پھیلانے اور پیسے کی طاقت کے بے دریغ استعمال جیسے ہتھکنڈے اپنائے۔ انہوں نے الزام عائد کیا کہ کئی حلقوں سے ووٹروں کو رقم دینے، دھمکیاں دینے اور سرکاری مشینری کے غلط استعمال کی شکایات سامنے آئیں۔ ووٹر لسٹوں میں گڑبڑی، پولنگ بوتھس پر ووٹنگ مشینوں سے متعلق اعتراضات، ووٹ ڈالنے کے بعد انگلی پر لگائی جانے والی سیاہی کے مٹنے اور بعض مقامات پر دوہری ووٹنگ جیسے واقعات انتخابی نظام کی شفافیت پر سوالیہ نشان ہیں۔ ادھو ٹھاکرے نے الیکشن کمیشن پر شدید تنقید کرتے ہوئے کہا کہ آئینی ادارے نے اپنی غیر جانبداری برقرار رکھنے کے بجائے حکمراں طبقے کے مفاد میں کام کیا۔ ان کے مطابق کسی بھی قیمت پر انتخابات جیتنے کی کوشش کی گئی اور الیکشن کمیشن اس عمل میں محض خاموش تماشائی نہیں بلکہ شریک دکھائی دیا۔ 'ون نیشن، ون الیکشن' کے تصور پر سوال اٹھاتے ہوئے ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ جب مقامی بلدیاتی انتخابات میں ہی اتنی بے ضابطگیاں سامنے آ رہی ہیں تو ایسے میں ملک گیر سطح پر ایک ساتھ انتخابات کرانے کے تصور پر سنگین شکوک پیدا ہوتے ہیں۔ ممبئی میونسپل کارپوریشن کے نتائج پر بات کرتے ہوئے ادھو ٹھاکرے نے کہا کہ شیوسینا (یو بی ٹی) کو 65 نشستیں اور مہاراشٹر نونرمان سینا کو 6 نشستیں ملی ہیں، تاہم عددی اکثریت نہ ہونے کے سبب میئر منتخب نہیں ہو سکے گا۔

باندرہ ویسٹ وارڈ نمبر 102 سے کانگریس امیدوار راجہ رہبر خان کی بھاری اکثریت سے جیت ہوئی

ممبئی: باندرہ ویسٹ کے وارڈ نمبر 102 کے کانگریس امیدوار راجہ رہبر خان اپنے مخالف امیدواروں کو زبردست بھاری اکثریتی ووٹوں سے ہرا کر کانگریس پارٹی میں اپنی عوامی مقبولیت کا لوہا منوایا۔ راجہ رہبر خان باندرہ ویسٹ کے ایک مقبول اور مشہور سیاسی اور سماج شخصیت ہے۔ اُنکی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جاسکتا ہے کہ ممبئی بی۔ ایم۔ سی۔ الیکشن میں اپنے مخالف امیدوار کو سب سے زیادہ ووٹوں سے ہرانے والے امیدوار ہے، راجہ رہبر خان اس سے پہلے الیکشن میں اپنی عوامی خدمات کے بنا پر آزاد امیدوار کے طور پر بھی جیت چکے ہیں، ان کی مقبولیت کو اور انکے کام کو دیکھتے ہوئے اس بار کانگریس نے انہیں اپنا امیدوار بنایا اور انہوں نے کانگریس کے بھروسے پر اترتے ہوئے اپنی سماجی خدمات اور مقبولیت کی وجہ سے بھاری اکثریت سے جیت حاصل کی اور کانگریس پارٹی میں اپنی سیاسی حیثیت کو بلند کیا۔ ایک علاقائی خاتون سائرہ صدیقی نے بتاتا کے راجہ بھائی ایک زمینی سطح کے لیڈر ہے جو اپنے علاقے کی عوام سے جُڑے رہتے ہیں وہ ہمارے علاقے کے ہر چھوٹے بڑے کام کو باخوبی انجام دیتے ہے اور اکثر خود موجود رہ کر عوامی کام انجام دیتے ہیں، راجہ بھائی اپنے علاقے کی عوام کے ایک مقبول لیڈر ہے، یہ اُن کی عوامی خدمات کا ہی نتیجہ ہے جو وہ بھاری اکثریت سے جیت حاصل کی ہے۔ علاقے کے ہی ایک اور شخص فیروز شیر خان نے بتاتا کے راجہ رہبر خان کی جیت دراصل باندرہ کی عوام کی جیت ہے، باندرہ کی عوام راجہ رہبر خان کو دل سے اپنا رہبر مانتی ہے اس لیے یہاں کی عوام نے تقریباً 11,000 سے زیادہ ووٹوں سے راجہ بھائی کو جیتایا ہے۔ جو ممبئی بی۔ ایم۔ سی۔ الیکشن میں بہت بڑی جیت ہے۔ ہم لوگوں کو یہ یقین ہے کہ آنے والے مہاراشٹر کے اسمبلی انتخابات میں راجہ بھائی ہمارے باندرہ ویسٹ علاقے کی نمائندگی کریں گے، باندرہ میں رہنے والے تمام مذہب کے لوگ راجہ بھائی کے ساتھ کھڑے ہیں جس طرح وہ نگر سیوک کے الیکشن میں بھاری اکثریت سے جیت حاصل کی ہے اسی طرح اسمبلی الیکشن میں بھی باندرہ کی عوام اُنکے ساتھ ہے اور وہ بھاری اکثریت سے جیتے گے اور ہمارے باندرہ ویسٹ علاقے کے اسمبلی میں نمائندگی کریں گے۔

سینٹرل ریلوے کے مسافروں کی حالت زار! ایک ماہ کیلئے میگا بلاک

پنویل، کرجت اور کلیان روٹس پر مقامی ٹائم ٹیبل ٹوٹ جائے گا

ممبئی: ڈیڈیکیٹڈ فریٹ کوریڈور (DFCC) پروجیکٹ کے لیے پنول تا کالمبولی ریلوے لائن پر ایک بڑا تکنیکی آپریشن کیا جائے گا۔ اس پروجیکٹ کے تحت 110 میٹر لمبا اوپن ویب گرڈر لگایا جائے گا، جس کے لیے سنٹرل ریلوے نے اتوار، 18 جنوری سے 15 فروری تک اپ اور ڈاؤن روٹس پر خصوصی ٹریفک اور پاور بلاکس کا اعلان کیا ہے۔ ڈی ایف سی سی پروجیکٹ کے روٹ پر پنویل اور کالمبولی کے درمیان ایک بڑا کھلا ویب گرڈر بنایا جائے گا۔ گرڈر کا وزن تقریباً 1500 میٹرک ٹن ہے اور اسے آدھی رات کے بلاک میں مرحلہ وار مکمل کیا جائے گا۔ یہ کام پنویل اور کالمبولی ریلوے اسٹیشنوں کے درمیان کیا جائے گا، اور اس سیکشن کے اوپر اور نیچے دونوں لائنوں پر بلاکس لیے جائیں گے۔ 18 جنوری سے 15 فروری کے درمیان مختلف تاریخوں پر ایک خصوصی آدھی رات کا بلاک لاگو کیا جائے گا۔ یہ بلاک جنوری اور فروری کی مخصوص راتوں میں ریل ٹریفک کو متاثر کرے گا۔ ڈی ایف سی سی ملک کی مال برداری کے لیے ایک بہت اہم منصوبہ ہے۔ سنٹرل ریلوے نے واضح کیا ہے کہ ٹرین خدمات کو عارضی طور پر روکنا ضروری ہے تاکہ گرڈروں کو محفوظ اور منصوبہ بند طریقے سے کھڑا کیا جاسکے۔ اس بلاک کے نتیجے میں تقریباً 16 میل ایکسپریس ٹرینوں کے شیڈول میں تبدیلی آئے گی، کچھ ٹرینیں تاخیر سے چلیں گی، کچھ ٹرینوں کا رخ موڑ دیا جائے گا، اور کچھ ٹرینوں کو مخصوص مقامات پر روک دیا جائے گا۔ 18-19 جنوری اور 25-26 جنوری کو داؤنڈ-گوالیار ایکسپریس کو کرجت-کلیان-وسائی روڈ کے راستے موڑ دیا جائے گا۔ مینگلور-CSMT ایکسپریس، کوکن کنیا ایکسپریس، توتاری ایکسپریس، متسیگندھا ایکسپریس اور مانڈوی ایکسپریس سمیت کئی ٹرینوں کو بعض اسٹیشنوں پر روکا جائے گا یا دیر سے چلیں گی۔ کچھ ٹرینوں کے روانگی کے اوقات کو بھی ری شیڈول کیا گیا ہے۔ اسی طرح کا بلاک 3-4 اور 10-11 فروری کی راتوں کو ہوگا، جس کے دوران منگلور-CSMT اور کوکن کنیا ایکسپریس سمیت کچھ خدمات بھی متاثر ہوں گی۔ سنٹرل ریلوے نے مسافروں سے اپیل کی ہے کہ سفر کرنے سے پہلے اپ ڈیٹ شدہ ٹائم ٹیبل کو چیک کریں اور ضروری احتیاطی تدابیر اختیار کریں۔

مہاراشٹر ریاستی محکمہ صحت نے لاعلاج بیماریوں کے مریضوں کی مدد کے لیے ہر ضلع میں فالج کی دیکھ بھال کے مراکز قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ہے

ممبئی: سنگین اور لاعلاج طویل مدتی بیماریوں میں مبتلا مریضوں کے لیے ایک بڑی راحت میں، ریاستی محکمہ صحت نے ہر ضلع میں فالج کی دیکھ بھال کے مراکز قائم کرنے کے منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ اس سلسلے میں ایک تجویز ابھی تیار کی جا رہی ہے۔ اس اقدام کا مقصد مریضوں کو نہ صرف طبی علاج فراہم کرنا ہے بلکہ درد سے نجات، نفسیاتی مدد، اور باوقار معیار زندگی بھی فراہم کرنا ہے۔ فالج کی دیکھ بھال کی خدمات کینسر، گردے کی خرابی، دل کی بیماریوں اور دیگر دائمی بیماریوں میں مبتلا مریضوں کو فائدہ پہنچائیں گی۔ صحت کے حکام نے بتایا کہ فالج کی دیکھ بھال کی توجہ بیماری کے علاج پر نہیں ہے، بلکہ طویل بیماریوں سے منسلک درد، تکلیف اور جذباتی تناؤ پر قابو پانا ہے۔ ادویات کے ساتھ ساتھ، مریضوں کو مشاورت، غذائی رہنمائی، اور جذباتی مدد ملے گی، جبکہ خاندان کے افراد کو نفسیاتی مدد بھی فراہم کی جائے گی۔ اس جامع نقطہ نظر سے مریضوں میں تنہائی کے احساس کو کم کرنے اور انہیں وقار کے ساتھ زندگی گزارنے میں مدد کی توقع ہے۔ ہر فالج کی دیکھ بھال کے مرکز میں ڈاکٹروں، نرسوں، مشیروں، اور معاون عملے پر مشتمل ایک تربیت یافتہ ٹیم ہوگی۔ یہ مراکز سنگین بیماریوں سے پیدا ہونے والی جسمانی، جذباتی، سماجی اور روحانی علامات کو دور کریں گے۔ مریضوں کی بہتر دیکھ بھال کو یقینی بنانے کے لیے دیکھ بھال کرنے والوں کو درد اور علامات کے انتظام کی تربیت بھی دی جائے گی۔ ایسے مریضوں کے لیے جو ہسپتالوں یا مراکز کا دورہ کرنے سے قاصر ہیں، محکمہ صحت ان کی دہلیز پر مسلسل مدد کو یقینی بناتے ہوئے، گھر بیٹھے فالج کی دیکھ بھال کی خدمات فراہم کرے گا۔ محکمہ صحت کے حکام کے مطابق، فالج کی دیکھ بھال کی خدمات کو ہسپتالوں کے ساتھ ساتھ کمیونٹی کی سطح تک بڑھایا جائے گا تاکہ مریض اپنے گھروں کے قریب دیکھ بھال تک رسائی حاصل کر سکیں۔ امید کی جاتی ہے کہ یہ اقدام خاص طور پر بزرگ مریضوں کینسر کے شکار افراد اور طویل مدت تک بستر تک محدود رہنے والوں کے لیے فائدہ مند ثابت ہوگا۔

الیکشن کا سارا عمل خوش اسلوبی سے مکمل ہوا، میونسپل انتظامیہ نے ممبئی والوں کا شکریہ ادا کیا

ممبئی: برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن عام انتخابات 2025-26 کے تحت کیے گئے پورے انتخابی عمل کو تمام اسٹیک ہولڈرز کا تعاون حاصل ہوا۔ ممبئی کے ووٹروں نے بے ساختہ حصہ لیا اور اپنے ووٹ کا حق استعمال کیا۔ مجموعی طور پر، ممبئی کے شہریوں، تمام سیاسی پارٹیوں، امیدواروں، کارکنان، میڈیا اور تمام ایجنسیوں نے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے قابل قدر تعاون فراہم کیا کہ انتخابات اور ووٹنگ کے پورے عمل کو پر امن، شفاف اور ہموار طریقے سے انجام دیا جائے۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کمشنر اور ضلع الیکشن آفیسر بھوشن گگرانی، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) ڈاکٹر اشونی جوشی، اسپیشل ڈیوٹی آفیسر (انتخابات) وجے بالموار، جوائنٹ کمشنر (ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن) وشواس شنکروار، ایڈیشنل ڈسٹرکٹ کلکٹر (کونکن ڈویژن) اور میونسپل الیکشن کوآرڈینیٹر اسسٹنٹ کمشنر فروگ مکڈم اور اسسٹنٹ کمشنر بلدیہ نے اظہار خیال کیا۔ تمام اسٹیک ہولڈرز کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔ برہن ممبئی میونسپل کارپوریشن کے 227 کارپوریٹروں کے انتخاب کے لیے ووٹنگ کا عمل جمعرات 15 جنوری 2026 کو صبح 7.30 بجے سے شام 5.30 بجے تک ہوا۔ مجموعی طور پر 10,231 پولنگ اسٹیشنوں پر بنیادی سہولیات، ووٹرز کے لیے ضروری سہولیات، معذوروں اور بزرگ شہریوں کے لیے خصوصی انتظامات، پینے کے پانی، صفائی ستھرائی کے ساتھ ساتھ ریمپ اور ہدایات پر سختی سے عمل درآمد کیا گیا۔ مجموعی طور پر 64,375 افرادی قوت کا مؤثر طریقے سے انتظام کیا گیا اور 4,500 رضا کاروں نے ووٹنگ کے عمل میں حصہ لیا۔ اس انتخاب میں ممبئی میٹروپولیٹن ریجن کے 1 کروڑ 3 لاکھ 44 ہزار 315 ووٹروں میں سے تقریباً 54 لاکھ 76 ہزار 043 ووٹروں نے اپنے حق رائے دہی کا استعمال کیا۔ جن میں سے مرد ووٹرز کی تعداد 29 لاکھ 23 ہزار 433 ہے۔ خواتین ووٹرز کی تعداد 25 لاکھ 52 ہزار 359 اور دیگر ووٹرز کی تعداد 251 ہے۔ مجموعی طور پر 52.94 فیصد ووٹنگ ریکارڈ کی گئی۔ انتخابی مدت کے دوران، برہان ممبئی میونسپل کارپوریشن کے تمام نظام اور افسران، ملازمین اور کارکنان دن رات کام کر رہے تھے۔ اس کے ساتھ ممبئی پولیس فورس کے تقریباً 30 ہزار افسران اور ملازمین براہ راست تعاون میں کام کر رہے تھے۔ اس کے علاوہ مرکزی حکومت، ریاستی حکومت، مختلف حکام، بینکوں اور نیم سرکاری تنظیموں کے افسران اور ملازمین نے بھی انتخابی عمل کو ہموار کرنے میں اپنا حصہ ڈالا۔ مرکزی الیکشن کمیشن کے رہنما خطوط اور معزز ریاستی الیکشن کمیشن، مہاراشٹرا کی رہنمائی کے مطابق، افسران، ملازمین اور کارکنوں نے اپنی ذمہ داریاں پوری تندہی کے ساتھ نبھائیں۔ میونسپل کمشنر اور ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر بھوشن گگرانی نے ووٹنگ کے عمل میں حصہ لینے والے انتخابی افسران، ملازمین، پولیس فورس اور دیگر متعلقہ محکموں کی طرف سے دکھائی گئی نظم و ضبط اور لگن سے کارکردگی پر خصوصی اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ تمام متعلقہ اداروں کے درمیان ہم آہنگی کی وجہ سے ووٹنگ کا عمل کامیابی سے مکمل کیا جا سکتا ہے۔ جمہوریت کے اس اہم تہوار کو کامیاب بنانے کے لیے تمام اجزاء کی طرف سے دکھائی گئی ذمہ داری کی بدولت ہی انتخابی عمل قابل اعتبار اور موثر ہوا ہے۔ ایڈیشنل میونسپل کمشنر (شہر) ڈاکٹر اشونی جوشی نے کہا کہ مستقبل میں بھی انتظامی کاموں میں تمام اجزاء سے اسی طرح کے تعاون کی توقع ہے۔

کھیت میں پائپ لائن کے تنازع پر 9 سالہ بچے کا گلا دبا کر قتل

ملزم کو بالآخر سات سال بعد امباجوگئی کی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن عدالت نے عمر قید کی سزا سنائی

بیڈ: کھیت میں پائپ لائن کے تنازع پر 9 سالہ بچے کو گلا دبا کر قتل کرنے والے کزن کو قانون نے آخر کار سبق سکھا دیا۔ امباجوگئی کی ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن عدالت نے کیس کا فیصلہ سناتے ہوئے مرکزی ملزم اتل گٹے کو عمر قید کی سزا سنائی ہے۔ اس فیصلے سے متاثرہ گئے خاندان کو سات سال کی طویل قانونی جنگ کے بعد انصاف ملا ہے اور پورے بیڈ ضلع میں اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ یہ چونکا دینے والا واقعہ 15 دسمبر 2018 کو پرلی تعلقہ کے چنداپور میں پیش آیا۔ متوفی انیکیت گٹے اور ملزم اتل گٹے ایک ہی خاندان کے افراد ہیں اور ان کے کھیت ایک دوسرے سے ملحق ہیں۔ کھیت کو پانی پہنچانے کے لیے پائپ لائن کا استعمال عام تھا جس پر دونوں خاندانوں میں اکثر جھگڑا رہتا تھا۔ اس معمولی جھگڑے کے غصے کو ذہن میں رکھتے ہوئے ملزمین نے معصوم انیکیت کو قتل کرنے کی ظالمانہ سازش رچی۔ اس طرح معصوم انیکیت کا قتل ہوا۔ واقعہ کے دن انیکیت کا خاندان کسی کام سے پارلی شہر گیا ہوا تھا۔ 9 سالہ انیکیت کو گھر میں اکیلا دیکھ کر ملزم اتل گٹے نے گھر کو تالا لگا دیا اور روئی کی رسی سے انیکیت کا گلا گھونٹ دیا۔ وہیں نہیں رکے، ثبوت کو مٹانے کے لیے، ملزم نے انیکیت کی لاش کو گھر کے پانی کے ٹینک میں رکھ دیا، تاکہ معلوم ہو کہ وہ ڈوب گیا ہے۔ شام کو جب گھر والے واپس آئے تو انہیں انیکیت کی لاش ٹینک میں ملی جس سے علاقے میں ہلچل مچ گئی۔

پرلی دیہی پولس نے فوری طور پر کیس کی جانچ کی اور چارج شیٹ داخل کی۔ امباجوگئی سیشن کورٹ کی جج رچنا ریش سنگھ تہرا کے سامنے کیس کی سماعت ہوئی۔ حکومتی پارٹی کی جانب سے ایڈیشنل پبلک پراسیکیوٹر بالا صاحب مانیکراؤ لومٹے نے بہت مؤثر طریقے سے دلائل دیے۔ اس کیس میں کل 12 گواہوں پر جرح کی گئی۔ ملزم کو سزا سنانے میں پراسیکیوٹر، عینی شاہدین اور میڈیکل آفیسرز کی گواہی فیصلہ کن رہی۔ عدالت نے حکومتی پارٹی کی جانب سے پیش کیے گئے تکنیکی شواہد اور حالات سازی کے شواہد کو قبول کرتے ہوئے ملزم کو مجرم قرار دیا۔ مرکزی ملزم اتل گٹے کو تعزیرات ہند کی دفعہ 302 (قتل) اور 201 (ثبوت کو تباہ کرنے) کے تحت عمر قید اور 15 ہزار روپے جرمانے کی سزا سنائی گئی۔

وادی بھر میں معراج النبیؐ کے سلسلے میں روح پرور اجتماعات

درگاہ حضرت بل میں سب سے بڑی تقریب

سری نگر: (یو این آئی) وادی کشمیر میں معراج النبی (ص) کی مقدس اور روح پرور تقریبات نہایت عقیدت و احترام کے ساتھ منائی گئیں۔ سنیچر کو سب سے بڑی اور تاریخی تقریب درگاہ حضرتبل میں منعقد ہوئی جہاں صبح صادق سے ہی زائرین کے غیر معمولی ہجوم نے روحانی فضا کو معطر کر دیا۔ ہفتے کی صبح ہی سے جھیل ڈل کے کنارے، سڑکیں اور قریبی راستے زائرین سے بھرنے لگے۔ بانڈی پورہ، کپواڑہ، بارہمولہ، اننت ناگ، شوپیاں، کولگام اور بڈگام سمیت مختلف اضلاع سے ہزاروں مرد، خواتین، بچے اور بزرگ قافلوں کی شکل میں درگاہ پہنچے۔ محکمہ اوقاف، انتظامیہ اور پولیس نے ٹریفک، پارکنگ، سیکورٹی اور صفائی کے غیر معمولی انتظامات کیے تھے، جس کے باعث زائرین کو رواں سال پچھلے برسوں کے مقابلے بہتر اور منظم سہولیات حاصل رہیں۔ ایک 65 سالہ زائرہ بیگم فاطمہ جو بانڈی پورہ سے اپنی فیملی کے ساتھ درگاہ پہنچی تھیں، جذبات سے لبریز آواز میں کہتی ہیں: 'ہر سال ہم یہاں آتے ہیں، مگر آج کی زیارت نے دل کو ایک نئی روشنی دی۔ ایسا لگتا ہے جیسے پوری وادی پر اللہ کا خاص رحم نازل ہو رہا ہے۔' معراج کی نسبت سے درگاہ حضرتبل میں گزشتہ شب شب بیداری کا خصوصی اہتمام بھی کیا گیا۔ رات بھر علما کرام نے معراج النبی (ص) کی حکمت، اس سفر کی عظمت اور امتِ مسلمہ کے لیے اس کے پیغام پر روشنی ڈالی۔ مسجد کے مرکزی منبر پر خطاب کرتے ہوئے معروف عالم دین مولانا

ریاض نے فرمایا: 'معراج محض ایک معجزہ نہیں، بلکہ اللہ کے محبوب کی شانِ خاص اور امت کے لیے امید و حوصلے کا عظیم استعارہ ہے۔ یہ رات ہمیں یاد دلاتی ہے کہ ایمان، اخلاق، عدل اور انسانیت کی سربلندی ہماری اصل ذمہ داری ہے۔' انہوں نے مزید کہا کہ وادی کے حالات چاہے جیسے ہوں، ایمان کی روشنی کبھی مدھم نہیں ہوتی اور درگاہ حضرتبل میں جمع یہ عظیم اجتماع اس بات کا بین ثبوت ہے۔ دوپہر تقریباً 2 بجے نماز ظہرین کی ادائیگی کے بعد جب موئے مقدس (ص) کی زیارت کرائی گئی تو ہزاروں عقیدتمندوں کے ہونٹوں سے درودِ پاک کی صدائیں بلند ہوئیں۔ بہت سے لوگ بے اختیار رونے لگے، کئی دیر تک ہاتھ اُٹھائے دعائیں مانگتے رہے، جبکہ کچھ بزرگ خاموش آنسو بہاتے ہوئے جلالِ مصطفیؐ میں گم ہو گئے۔

زائرین میں موجود ایک نوجوان ارشد احمد، جو بارہمولہ سے صبح تین بجے روانہ ہوا تھا، نے کہا: 'معراج کی اس عظیم نسبت کے دن موئے مقدس کا دیدار نصیب ہونا زندگی کی سب سے بڑی سعادت ہے۔ انسان کی ساری تھکن، ساری پریشانیاں جیسے پل بھر میں دور ہو جاتی ہیں۔' تقریب سے خطاب کرتے ہوئے مختلف علمائے کرام نے وادی کشمیر کے مسلمانوں کو اتحاد، باہمی بھائی چارے، اخلاق محمدی (ص) اور نوجوان نسل کی تربیت پر زور دینے کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ علمائ نے اس موقع پر کہا معراج کا پیغام یہ ہے کہ انسان اپنی روح کو پاک کرے، دوسروں کے لیے آسانیاں پیدا کرے، اور دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کو نہ بھولے۔ کشمیر کے حالات چاہے جیسے ہوں، ہمیں صبر، حکمت اور امن کی راہ کو ہی اپنا کر آگے بڑھنا ہے۔ زیارت کے دوران زائرین نے خصوصی طور پر وادی میں امن، رحمت باراں، نوجوان نسل کی حفاظت، بیماروں کی صحت یابی اور معاشی مشکلات کے خاتمے کی دعائیں مانگیں۔ درگاہ حضرتبل کے اطراف میں آج دن بھر بازاروں میں غیر معمولی رش دیکھا گیا۔ نان فروش، قہوہ فروش، روایتی کشمیری دستکاریاں، ملبوسات اور کھانے پینے کے اسٹالوں پر لوگوں کا ہجوم رہا۔ جھیل ڈل کی سمت سے آنے والی شیکاراؤں پر بھی زائرین کا مسلسل سلسلہ دیکھا گیا جو منظر کو مزید روحانی اور حسین بنا رہا تھا۔

جے پور میونسپل کارپوریشن نے پانچ عمارتیں اور دکانیں سیل کیں

جے پور: (یو این آئی) راجستھان کی راجدھانی جے پور میں میونسپل کارپوریشن نے شہر میں غیر قانونی اور بغیر اجازت کی جاری تعمیرات کے خلاف سخت کارروائی کرتے ہوئے کشن پول زون میں ہفتہ کے روز غیر قانونی تعمیر کے باعث پانچ عمارتوں اور دکانوں کو سیل کر دیا۔ کارپوریشن کے سرکاری ذرائع کے مطابق یہ کارروائی ڈپٹی کمشنر وجیندر رسنگھ کی ہدایات پر اور کشن پول زون کے ریونیو افسر سنیل کمار کی قیادت میں، مناسب چوکسی کے ساتھ فراہم کردہ پولیس فورس اور زون ٹیم کے اشتراک سے انجام دی گئی۔ معائنے کے دوران عمارتوں میں ضوابط اور منظور شدہ نقشے کے برخلاف تعمیراتی کام پایا گیا۔ پہلے نوٹس جاری کیے جانے کے باوجود تعمیر نہ روکنے پر کارپوریشن نے یہ سخت قدم اٹھایا۔ سیل کی گئی جائیدادوں میں نظام، مکان نمبر 2836، جوگیوں کا ٹیلا، مہری کی ندی، رام گنج بازار چوپڑی رام چندر جی، جے پور- ہیرینج بائی لاز کے برخلاف جی پلس چوتھی منزل کی تعمیر، سلیم خان و دیگر، مکان نمبر 2830-40-41-42، جوگیوں کا ٹیلا، مہری کی ندی، رام گنج بازار چوپڑی رام چندر جی، جے پور- جی پلس تیسری منزل کی غیر قانونی تعمیر، عرفان، مکان نمبر 2839، جوگیوں کا ٹیلا، مہری کی ندی، رام گنج بازار چوپڑی رام چندر جی، جے پور- بغیر اجازت جی پلس پہلی منزل کی تعمیر، مکان نمبر 2906، مہری کی ندی، رام گنج بازار چوپڑی رام چندر جی، جے پور- گراؤنڈ فلور پر تجارتی تعمیر اور بغیر منظوری جی پلس دوسری منزل کی تعمیر، فرخ الدین، مکان نمبر 25، پینٹر کالونی، چوکار نہروں کا ناکہ، جے پور- بغیر اجازت تجارتی جی پلس دوسری منزل کی تعمیر شامل ہیں۔ میونسپل کمشنر ڈاکٹر گوروسینی نے واضح کیا کہ شہر میں کسی بھی قسم کی غیر قانونی تعمیر برداشت نہیں کی جائے گی۔ قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف آئندہ بھی اسی طرح سخت کارروائی جاری رکھی جائے گی۔

سیوان: فائرنگ سے خوف و ہراس پھیل گیا، واقعہ دو گروپوں میں جھگڑے کے بعد پیش آیا۔ ایک شخص کی حالت تشویشناک۔

وجے نے تمل ناڈو اسمبلی انتخابات سے قبل انتخابی مہم کمیٹی تشکیل دی

چنئی: (یواین آئی) تمل ناڈو میں آئندہ اسمبلی انتخابات سے قبل حال ہی میں قائم ہونے والی پارٹی تملگا ویٹری کژگم (ٹی وی کے) کے صدر اور اداکار سے سیاست دان بنے وجے نے ریاست کے تمام 234 حلقۂ اسمبلی میں پارٹی کی انتخابی مہم کے کاموں میں تال میل کے لیے 10 رکنی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ سینئر پارٹی رہنماؤں پر مشتمل اس 10 رکنی کمیٹی کو ضلع اور اسمبلی حلقہ کی سطح پر تال میل کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ اس کے ساتھ ہی کمیٹی کو انتخابی مہم کی حکمتِ عملی تیار کرنی ہے، تاکہ پارٹی کے مسائل طے کیے جا سکیں اور برسرِ اقتدار دراوڑ منیترا کژگم (درمک) کو اقتدار سے باہر کرنے کے ہدف کے حصول کے لیے کارکنوں میں جوش پیدا کیا جا سکے۔ مسٹر وجے نے کہا کہ دراوڑ منیترا کزگم (ڈی ایم کے) ان کی سیاسی حریف ہے اور ان کی پارٹی اور ڈی ایم کے کے درمیان براہ راست مقابلہ ہے۔ انتخابی مہم کمیٹی میں ٹی وی کے کے جنرل سکریٹری این بسی آنند، انتخابی مہم انتظام کے ایڈیشنل جنرل سکریٹری آدھو ارجن اور اے آئی اے ڈی ایم کے کے سابق وزیر کے اے سینگوٹائین شامل ہیں۔ مسٹر سینگوٹائین کو اتحاد کا پرچم بلند کرنے اور معزول کیے گئے رہنماؤں کی واپسی کا مطالبہ کرنے کے سبب اے آئی اے ڈی ایم کے سے نکال دیا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ ٹی وی کے میں شامل ہو گئے تھے۔ ٹی وی کے نے انہیں اعلیٰ سطحی انتظامیہ کمیٹی کا چیف کوآرڈینیٹر مقرر کیا ہے۔ ان کے علاوہ کمیٹی میں دیگر اراکین بھی شامل ہیں۔ یہاں جاری بیان میں مسٹر وجے نے کہا ہے کہ یہ کمیٹی تمام حلقۂ اسمبلی میں ان کی انتخابی ریلیوں اور مہم کی تفصیلات کے ساتھ ساتھ انتخابات سے متعلق دیگر سرگرمیوں میں بھی تال میل قائم کرے گی۔ انتخابی مہم کمیٹی کی تشکیل ایسے وقت میں ہوئی ہے، جب مسٹر وجے نے 10 رکنی انتخابی منشور مسودہ کمیٹی بھی قائم کی ہے۔

راشٹرپتی بھون 21 تا 29 جنوری عوام کے لیے بند رہے گا

نئی دہلی: (یواین آئی) یوم جمہوریہ اور بیٹنگ دی ریٹریٹ تقاریب کے پیشِ نظر راشٹرپتی بھون 21 سے 29 جنوری تک عوام کے لیے بند رہے گا۔ راشٹرپتی سکریٹریٹ نے ہفتے کے روز یہاں ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ یوم جمہوریہ کی تقریب اور اس سے منسلک پروگراموں کی ریہرسل کی وجہ سے راشٹرپتی بھون آئندہ ہفتے 21 سے 29 جنوری تک عام لوگوں کے لیے بند رہے گا۔ یوم جمہوریہ کی مرکزی تقریب 26 جنوری کو کرتویہ پتھ پر منعقد ہوگی اور بیٹنگ دی ریٹریٹ کی تقریب 29 جنوری کو وجے چوک پر ہوگی۔ اس سے قبل اس کی ریہرسل بھی کرتویہ پتھ پر کی جا رہی ہے۔ ان تقاریب کو مدنظر رکھتے ہوئے علاقے میں سخت حفاظتی انتظامات کیے گئے ہیں۔ اسی کو دیکھتے ہوئے راشٹرپتی سکریٹریٹ نے راشٹرپتی بھون کو عوام کے لیے بند رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

تلنگانہ: بی آر ایس کی ریلی کے موقع پر کشیدگی۔ کئی قائدین اور کارکن گرفتار

حیدرآباد: (یواین آئی) سکندرآباد کی تاریخی وراثت کے تحفظ اور اس علاقہ کو علحدہ میونسپل کارپوریشن قرار دینے کے مطالبہ پر تلنگانہ کی اصل اپوزیشن بی آر ایس کی جانب سے نکالی گئی ریلی شدید تناؤ اور کشیدگی کا باعث بن گئی۔ پولیس نے اس ریلی کے لیے اجازت دینے سے انکار کر دیا اور پارٹی کارکنوں کو مختلف مقامات پر روک کر گرفتار کر لیا، جس کی وجہ سے سکندرآباد اور اس کے گردونواح میں صورتحال کشیدہ ہو گئی۔ بی آر ایس نے آج سکندرآباد کی شناخت اور عزت نفس کے نعرہ کے ساتھ بڑے پیمانہ پر احتجاج کی اپیل کی تھی۔ پروگرام کے مطابق یہ ریلی صبح 10 بجے سکندرآباد ریلوے اسٹیشن سے شروع ہو کر کلاک ٹاور، پیاٹنی اور پیراڈائز سرکل سے ہوتے ہوئے ایم جی روڈ پر واقع گاندھی مجسمہ تک جانے والی تھی تاہم امن و امان کی صورتحال کا حوالہ دیتے ہوئے پولیس نے ریلی کی اجازت نہیں دی اور صبح ہی ریلوے اسٹیشن اور پیاٹنی سنٹر جیسے علاقوں میں بھاری پولیس نفری تعینات کر دی گئی۔ جیسے ہی بی آر ایس کارکن اور قائدین سیاہ پٹیاں باندھ کر جمع ہونا شروع ہوئے، پولیس نے انہیں زبردستی حراست میں لینا شروع کر دیا۔ ریلوے اسٹیشن کے قریب واقع الفا ہوٹل میں داخل ہو کر بھی پولیس نے وہاں موجود پارٹی کارکنوں کو پولیس وین میں منتقل کیا۔ اس دوران پولیس اور بی آر ایس کارکنوں کے درمیان شدید بحث و تکرار ہوئی۔ بی آر ایس قائدین نے حکومت پر تنقید کرتے ہوئے کہا کہ پرامن احتجاج کے جمہوری حق کو کچلا جا رہا ہے۔ اس احتجاج کے پیش نظر پولیس نے سکندرآباد کی طرف آنے والی ہر گاڑی کی مکمل تلاشی لی اور گرفتار شدگان کو شہر کے مختلف پولیس اسٹیشنوں میں منتقل کر دیا گیا۔

آن لائن داخل۔ خارج میں غیر ضروری تاخیر پر سخت رخ

قواعد کی خلاف ورزی پر ہوگی سخت کارروائی: وجے کمار سنہا

پٹنہ: (یواین آئی) بہار کے نائب وزیر اعلیٰ اور محصولات و اصلاحات اراضی کے وزیر وجے کمار سنہا نے سنیچر کو کہا کہ اگر کوئی سرکل افسر یا ملازم جان بوجھ کر داخل۔ خارج کے معاملات کو بلاوجہ زیر التوا رکھتا ہے تو اسے براہ راست فرائض میں کوتاہی اور شہریوں کے حقوق کے ساتھ کھلواڑ تصور کیا جائے گا اور اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے گی۔ مسٹر سنہا نے آج ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ بغیر اعتراض والے معاملات میں فوری طور پر حکم جاری کرنا لازمی ہے، کے باوجود تاخیر کرنا کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ داخل۔ خارج وقت پر نہ ہونے کے سبب رعیتوں کے اراضی ریکارڈ اپڈیٹ نہیں ہو پاتے، جس کے نتیجے میں انہیں سرکاری اسکیموں، بینک قرض اور دیگر قانونی سہولتوں سے محروم ہونا پڑتا ہے۔ یہ محض لاپرواہی نہیں بلکہ نظام کے خلاف ایک سنگین جرم ہے۔ ٹال مٹول کی پالیسی سب کو ترک کرنی ہوگی۔ بہار میں آن لائن اراضی داخل۔ خارج مقدمات کے تصفیہ میں مسلسل ہدایات کے باوجود بھی معاملات زیر التوا ہیں۔ اسی کے پیش نظر محصولات و اصلاحات اراضی محکمہ نے سخت موقف اختیار کیا ہے۔ اس سلسلے میں سکریٹری جے سنگھ نے تمام ضلعی کلکٹروں کو واضح ہدایات جاری کی ہیں کہ داخل۔ خارج کے معاملات کا تصفیہ بہار اراضی داخل۔ خارج ایکٹ، 2011 اور ترمیم شدہ قواعد، 2020 کی دفعات کے مطابق مقررہ مدت کے اندر لازمی طور پر کیا جائے۔ سکریٹری مسٹر سنگھ کی جانب سے جاری خط میں کہا گیا ہے کہ داخل۔ خارج رعیتوں اور اراضی مالکان کے لیے نہایت اہم عمل ہے، اس کے علاوہ ضلعی حلقوں میں قواعد کی پابندی نہیں کی جا رہی ہے۔

بھوپال: سی ایم نے خاتون کی درخواست پر قافلے کو روکا، بچوں کے ساتھ سیلفی لی، اور موقع پر ہی غریب خواتین کو مالی امداد فراہم کی۔

بی جے پی مذہب کی بنیاد پر اداروں کو نشانہ بنا رہی ہے: کانگریس

نئی دہلی: (یو این آئی) کانگریس نے حکومت پر تعلیم کے نظام کو جان بوجھ کر تباہ کرنے کا سنگین الزام عائد کرتے ہوئے کہا ہے کہ معیاری تعلیم کسی بھی ترقی یافتہ قوم کی بنیاد ہوتی ہے، لیکن بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے دور حکومت میں تعلیم کو بھی سیاسی ایجنڈے کے تحت نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ کانگریس کے جموں و کشمیر کے انچارج جنرل سکریٹری ناصر حسین نے ہفتہ کو یہاں ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ بی جے پی نے تعلیم کو مذاق بنا دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مدھیہ پردیش کے بیتول میں عبدالنعیم نے اپنی ذاتی رقم 20-22 لاکھ روپے خرچ کر کے ایک اسکول تعمیر کروایا تاکہ وہاں کے بچوں کو معیاری تعلیم مل سکے۔ نعیم نے تمام قانونی اجازت نامے اور لائسنس حاصل کر کے اسکول شروع کیا، لیکن بی جے پی کے ایکو سسٹم نے افواہ پھیلائی کہ وہاں مدرسہ چلایا جا رہا ہے، حالانکہ اس گاؤں میں صرف تین مسلمان فیملی رہتی ہے اور باقی سب قبائلی برادری سے تعلق رکھتے ہیں۔ کانگریس لیڈر نے کہا کہ ضلع کلکٹر نے بغیر کسی جانچ اور نوٹس کے اسکول پر بلڈوزر چلا دیا۔ اسی طرح جموں و کشمیر میں بھی ایک میڈیکل کالج کو بند کر دیا گیا۔ کرناٹک کے بیلگاوی میں ایک اسکول کے مسلم ہیڈ ماسٹر کو ہٹانے کے لیے کچھ انتہا پسند عناصر نے پانی کی ٹنکی میں زہر ملا دیا، جس سے کئی بچے بیمار ہو گئے، لیکن جب جانچ ہوئی تو چار ملزمان کو گرفتار کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ آسام کے طلباڑی میں 24 دسمبر کو سینٹ میری کرسمس اسکول میں تہوار کی تمام تیاریاں تباہ کر دی گئیں۔ اتر پردیش میں پہلے کرسمس کی چھٹی ہوا کرتی تھی، لیکن وشو ہندو پریشد جیسے تنظیموں نے اس بار چھٹی نہ دینے اور جشن نہ منانے کا مطالبہ کیا، جسے بی جے پی حکومت نے قبول کر لیا۔ مودی حکومت میں تعلیم کی حالت پر سوال اٹھاتے ہوئے انہوں نے کہا کہ بیتول کے معاملے میں کیا کلکٹر بتائیں گے کہ ان پر کس کا اور کیسا دباؤ تھا، اور اگر کوئی افسر دباؤ میں آ کر اسکول گرا رہا ہے تو کیا ان کی تربیت مسوری میں ہو رہی ہے یا ناگپور میں۔ ماتا ویشنو دیوی میڈیکل کالج میں اچانک معائنہ کیوں کیا گیا، شکایت کس نے کی تھی، کیا کالج پر کارروائی عوامی دباؤ کی وجہ سے کی گئی؟ کانگریس لیڈر نے سوال کیا کہ کیا حالات اتنے سنگین تھے کہ پورے میڈیکل کالج کو ہی بند کرنا پڑا؟ کیا امتحانی نظام کے بارے میں معلومات نہیں لی گئی تھیں؟ ان کا کہنا تھا کہ گزشتہ ستمبر میں میڈیکل کالج کو ایم بی بی ایس کورس کی اجازت دی گئی تھی، تو کیا اس سے پہلے انفراسٹرکچر کی جانچ نہیں کی گئی تھی؟ انہوں نے کہا کہ جس طرح ای ڈی، سی بی آئی، انکم ٹیکس اور الیکشن کمیشن کا غلط استعمال کیا جا رہا ہے، کیا اسی طرح نیشنل میڈیکل کمیشن کا بھی غلط استعمال ہو رہا ہے؟ انہوں نے کہا کہ ملک میں تعلیمی اداروں کا کھلے عام بھگوا کرن کیا جا رہا ہے۔ تنقیدی سوچ کو فروغ دینے والے اور سائنسی نقطہ نظر اپنانے والے اداروں پر بھی مختلف طریقوں سے حملے کیے جا رہے ہیں۔

ہندوستانی بحریہ کا تربیتی اسکواڈرن سنگاپور کے نیول بیس پہنچا

نئی دہلی، 17 جنوری (یواین آئی) آسیان ممالک کے ساتھ سمندری تعاون اور انڈین اوشین نیول سمپوزیم (آئی او این ایس) فورم میں ہندوستان کی موجودہ قیادت کے تحت ہندوستانی بحریہ کا پہلا تربیتی اسکواڈرن (آئی ٹی ایس) سنگاپور کے چانگی نیول بیس پہنچ گیا ہے۔ اس اسکواڈرن میں ہندوستانی بحریہ کے جہاز آئی این ایس تیر، آئی این ایس شاردول، آئی این ایس سجاتا اور انڈین کوسٹ گارڈ کا جہاز سارتھی شامل ہیں۔ بحریہ کے مطابق یہ تربیتی اسکواڈرن ان دنوں جنوب مشرقی بحر ہند کے علاقے میں تربیتی مشن پر تعینات ہے۔ سال 2026 کو "آسیان-ہندوستان سمندری تعاون کا سال" کے طور پر منایا جا رہا ہے، اس لیے یہ تعیناتی خاص اہمیت رکھتی ہے۔ اس دورے کے دوران ہندوستانی اور سنگاپور بحریہ کے درمیان سمندری صلاحیت سازی اور تعاون کو مضبوط بنانے کے مقصد سے مختلف بندرگاہی سرگرمیوں اور پیشہ ورانہ تبادلوں میں شرکت کی جائے گی۔ دونوں بحریہ کے کیڈٹس کے درمیان مشترکہ تربیتی سیشن، یوگا کی مشقیں اور کھیلوں کے مقابلے بھی منعقد کیے جائیں گے۔ ثقافتی سرگرمیوں کے تحت ہندوستانی بحریہ کا بینڈ سنگاپور کے اہم عوامی مقامات پر پرفارمنس دے گا۔ قیام کے دوران بحری جہازوں کو اسکول کے بچوں کے لیے کھولا جائے گا تاکہ وہ ان کا مشاہدہ کر سکیں۔ سنگاپور پہنچنے پر ہندوستان کے ہائی کمشنر ڈاکٹر شلپک امبولے نے

آئی ٹی ایس کے کیڈٹس سے ملاقات کی۔ آئی ٹی ایس کے سینئر افسران اور جہازوں کے کمانڈنگ افسران نے میری ٹائم ٹریننگ اینڈ ڈاکٹرین کمان کے کمانڈر سے بھی خیرسگالی ملاقات کی۔ دورے کے دوسرے دن کمیونٹی انگیجمنٹ اور سنگاپور بحریہ کے ساتھ مختلف تبادلہ خیال کے پروگرام منعقد ہوئے۔

آدیواسی خاتون کی آبائی زمین ہتھیانے کے معاملے میں کانگریس لیڈر گرفتار

پنا: (یواین آئی) مدھیہ پردیش کے ضلع پنا میں پولیس نے ایک درج فہرست قبائلی (آدیواسی) خاتون کی آبائی زمین کو دھوکہ دہی اور جعلی دستاویزات کے ذریعے ہتھیانے کے سنگین معاملے کا انکشاف کیا ہے۔ اس کیس میں کانگریس لیڈر شری کانت دکشت کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں سے انہیں عدالتی تحویل میں جیل بھیج دیا گیا ہے۔ جبکہ دیگر دو ملزمان تاحال فرار ہیں، جن کی تلاش جاری ہے۔ پنا پولیس سے موصولہ اطلاعات کے مطابق متاثرہ خاتون سنتوش رانی (عمر 50 سال)، ساکن گاؤں تاکھوری، تھانہ رئی پورہ، نے تھانہ کوتوالی پنا میں شکایت درج کرائی تھی۔ شکایت میں بتایا گیا کہ ان کے والد جگولا گوڑ کا انتقال ان کے بچپن میں ہو گیا تھا اور ان کی والدہ ملن بائی نابینا ہیں۔ گاؤں منور میں واقع خسرہ نمبر 148/1، رقبہ 2.00 ہیکٹر زمین ان کے والد کے نام پر ریونیو ریکارڈ میں درج ہے، جس کی قانونی وارث صرف شکایت کنندہ اور ان کی بڑی بہن کسوم رانی ہیں۔ شکایت کے مطابق پنا کے رہائشی انوپم ترپاٹھی اور شری کانت دکشت نے ان کی معلومات اور رضامندی کے بغیر راجارام آدیواسی کو آنجہانی کھاتہ دار کا جعلی بیٹا ظاہر کرتے ہوئے جعلی دستاویزات کی بنیاد پر زمین اپنے نام منتقل کروا لیا۔ اس سلسلے میں 2022 میں کلکٹر دفتر پنا میں بھی شکایت کی گئی تھی۔ شکایت کی بنیاد پر تھانہ کوتوالی پنا میں ایف آئی آر نمبر 824/25 کے تحت تعزیراتِ ہند کی دفعات 420، 467، 468، 471، 419، 409 اور 34 کے تحت مقدمہ درج کر کے تفتیش شروع کی گئی۔ تحقیقات میں انکشاف ہوا کہ جعلی نام منتقلی کے عمل میں آنجہانی کھاتہ دار اور اس کی اہلیہ کو مردہ ظاہر کیا گیا۔ بغیر موت کا سرٹیفکیٹ، بغیر قانونی وراثت کے دستاویزات اور اصل وارثین کو اطلاع دیے بغیر نام منتقلی کا حکم جاری کیا گیا۔ اسی بنیاد پر زمین کی فروخت کی اجازت حاصل کر کے زمین کا سودا کیا گیا اور جعلی دستاویزات کا استعمال سرکاری اور بینکنگ امور میں بھی کیا گیا۔

کانگریس ایم ایل اے پھول سنگھ بریا کے بیان پر سیاسی ہنگامہ

بی جے پی نے کانگریس سے جواب طلب کیا

بھوپال: (یواین آئی) مدھیہ پردیش کے دتیا ضلع کی بھانڈیر اسمبلی سے کانگریس ایم ایل اے پھول سنگھ بریا کے خواتین اور ریپ سے متعلق متنازعہ بیان پر صوبے کی سیاست گرم ہو گئی ہے۔ ایک میڈیا انٹرویو میں دیے گئے ان کے مبینہ بیان پر بی جے پی، کانگریس اور مختلف سماجی تنظیموں نے سخت ردعمل ظاہر کیا ہے۔ بریا نے انٹرویو میں دعویٰ کیا کہ کچھ گرنتھوں میں درج فہرست ذات کی خواتین کے ساتھ مباشرت کو تیرتھ سے جوڑ کر دیکھا گیا ہے۔ انہوں نے اس حوالے سے 'رُدر یامل تنتر' نامی کتاب کا ذکر کیا۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ ریپ کوئی اکیلا شخص نہیں کرتا بلکہ چار پانچ لوگ مل کر کرتے ہیں اور اسی ذہنیت کے باعث معصوم بچیاں بھی جنسی زیادتی کا شکار ہو رہی ہیں۔ وہیں اپوزیشن لیڈر اور کانگریس ایم ایل اے امنگ سنگھار نے اس بیان کو نامناسب قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایسا تبصرہ سماج میں غلط پیغام دیتا ہے۔ بی جے پی لیڈر اور راجیہ سبھا رکن سُمترا والمیکی نے سخت جواب دیتے ہوئے کہا کہ خواتین اور مذہبی گرنتھوں کا اس طرح غلط حوالہ دینا بدقسمتی کی بات ہے۔

انہوں نے چیلنج کیا کہ بریا واضح کریں کہ کس گرنتھ یا شاستر میں ایسا لکھا ہے۔ والمیکی نے بیان کو شرمناک اور قابلِ مذمت قرار دیتے ہوئے سخت کارروائی کا مطالبہ کیا۔ مدھیہ پردیش کانگریس صدر جیتو پٹواری نے کہا کہ ریپ کرنے والا کوئی بھی ہو، وہ مجرم ہوتا ہے اور کسی بھی طرح سے جنسی زیادتی کو جواز نہیں بنایا جا سکتا۔ جرم کو ذات یا مذہب سے جوڑنا بالکل غلط ہے۔ بی جے پی نے اس پورے معاملے کو لے کر کانگریس قیادت پر بھی نشانہ لگایا ہے۔ بی جے پی کے صوبائی وزیر رجنیش اگروال نے جاری بیان میں کہا کہ کانگریس کے ایم ایل اے کے ایسے بول سماج کو بانٹنے والے اور خواتین کے لیے قابلِ اعتراض ہیں۔ انہوں نے راہل گاندھی سے اس پر جواب اور کارروائی کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ کانگریس کی خاموشی اس کی خاموش رضامندی کو ظاہر کرتی ہے۔

سڑک حادثہ پر آٹو ڈرائیور کو کھمبے سے باندھ کر شدید زدوکوب کا انسانیت سوز واقعہ

حیدرآباد: (یواین آئی) آندھرا پردیش کے مرکاپورم ضلع کے بوٹلا گوڈورو گاؤں میں ایک انسانیت سوز واقعہ پیش آیا جہاں معمولی حادثہ کے بعد ایک آٹو ڈرائیور کو کھمبے سے باندھ کر بے رحمی سے زدوکوب کیا گیا۔ پولیس کے مطابق چیملہ دینہ گاؤں کا رہنے والا ایک آٹو ڈرائیور گاڑی چلا رہا تھا کہ بوٹلا گوڈورو کے قریب ایک شخص سے اس کا آٹو ہلکے سے ٹکرا گیا۔ اس بات پر مشتعل ہو کر مقامی افراد نے انسانیت کی تمام حدیں پار کر دیں اور ڈرائیور کو پکڑ کر بجلی کے کھمبے سے باندھ دیا اور اس پر لاٹھیوں اور گھونسوں کی بارش کر دی۔ اس وحشیانہ حملہ میں ڈرائیور شدید زخمی ہو گیا اور اس کی حالت تشویشناک بتائی جا رہی ہے۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی چیملہ دینہ گاؤں کے لوگ بڑی تعداد میں وہاں پہنچے اور اسے بچا کر اسپتال منتقل کیا۔ اس واقعہ کے بعد دونوں دیہاتوں کے درمیان شدید کشیدگی پھیل گئی اور خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ اس حملے کے پیچھے پرانی گروہی مخاصمت بھی ہو سکتی ہے۔ متاثرہ خاندان نے ملزمین کی فوری گرفتاری اور سخت کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس نے علاقہ میں امن و امان برقرار رکھنے کے لیے بھاری نفری تعینات کر دی ہے اور متاثرہ شخص کے بیان کی بنیاد پر مقدمہ درج کر کے جانچ شروع کر دی۔

روایتی کھانوں کی پاکیزگی اور معیاری بنانے پر حکومت کی توجہ

وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے شیف برادری کے ساتھ بات چیت کی، اور اتراکھنڈ کے ذوق کو "مقامی سے عالمی" میں تبدیل کرنے پر زور دیا

دہرہ دون: وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی نے امرپالی یونیورسٹی کیمپس میں منعقد شری انا پر مبنی "شیف سمواد" پروگرام میں وزیراعلیٰ کی رہائش گاہ سے عملی طور پر حصہ لیا۔ تقریب میں ملک کے مختلف حصوں سے نوجوان شیفس، ہوٹل اور سیاحت کے ماہرین، ماہرین تعلیم اور طلباء کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس پروگرام کا مقصد اتراکھنڈ کے روایتی کھانوں، شری انا پر مبنی کھانے، اور متعلقہ روزگار اور سیاحت کے مواقع پر بامعنی مکالمہ قائم کرنا تھا۔ تقریب کے دوران نوجوان باورچیوں نے وزیراعلیٰ پشکر سنگھ دھامی سے اتراکھنڈ کے روایتی کھانوں کے فروغ، معیار کے معیار، حکومتی کوششوں اور اس شعبے میں کیریئر کے امکانات کے بارے میں کئی سوالات پوچھے۔ شیف شکتی پرساد کے سوال کا جواب دیتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ ریاستی حکومت نے تمام ہوٹلوں کو ہدایت دی ہے کہ وہ اپنے مینو میں اتراکھنڈ کے روایتی کھانوں کو شامل کریں۔ انہوں نے یہ بھی واضح کیا کہ وزیراعلیٰ کی رہائش گاہ اور مختلف سرکاری تقریبات میں مہمانوں کے لیے اتراکھنڈ کے روایتی کھانوں کو ترجیح کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اس طرح مقامی کھانوں کو پہچان اور احترام ملتا ہے۔ اتراکھنڈ کے تمام شیفوں کو ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر اکٹھا کرنے سے متعلق شیف سنجیو جویال کے سوال کا جواب دیتے ہوئے، وزیراعلیٰ نے کہا کہ محکمہ سیاحت کو ہدایت دی جائے گی کہ وہ ریاست کے شیف برادری کو ایک چھتری کے نیچے متحد کرنے اور انہیں قومی اور بین الاقوامی سطح پر مواقع فراہم کرنے کے لیے ایک جامع تجویز تیار کرے۔ شیف سنیل اپادھیائے کے روایتی اتراکھنڈی کھانوں کی پاکیزگی، صداقت اور معیارات سے متعلق سوال کا جواب دیتے ہوئے، وزیراعلیٰ نے بتایا کہ حکومت اس معاملے پر سنجیدگی سے کام کر رہی ہے۔ اتراکھنڈ کے ذائقے کی اصلیت کو یقینی بناتے ہوئے روایتی کھانوں کے معیار کو برقرار رکھنے، اس کی شناخت کو محفوظ رکھنے اور اسے معیاری بنانے کے لیے ٹھوس اقدامات کیے جا رہے ہیں۔

اتراکھنڈ کے روایتی کھانوں میں کیریئر بنانے میں دلچسپی رکھنے والے نوجوانوں کی حوصلہ افزائی کے لیے حکومت کی کوششوں کے بارے میں، وزیراعلیٰ نے کہا کہ محکمہ سیاحت اور اسکل ڈیولپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ایک منصوبہ بند طریقے سے مل کر کام کر رہے ہیں۔ حکومت کا مقصد نوجوانوں کو مقامی وسائل اور روایتی علم کی بنیاد پر خود روزگار اور کاروبار کرنے کی ترغیب دینا ہے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ دھامی نے کہا کہ یہ مکالمہ صرف کھانے تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ یہ اتراکھنڈ کی ثقافت، روایت اور شناخت سے بھی جڑا ہوا ہے۔ انہوں نے ہوٹل اور سیاحت کے شعبوں سے تعلق رکھنے والے تمام شیف ساتھیوں اور موضوع کے ماہرین کا خیر مقدم کیا اور امرپالی یونیورسٹی اور اس کی پوری ٹیم کو اس سوچے سمجھے اور بامعنی "شیف سمواد" پروگرام کو کامیابی سے منعقد کرنے پر مبارکباد دی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ دیو بھومی اتراکھنڈ روایات، رسم و رواج اور متنوع کھانوں کی سرزمین ہے۔ یہاں کے کھانے پہاڑوں کے طرز زندگی، روایات اور روح کی کہانی بیان کرتے ہیں۔ آج کے سیاح نہ صرف قدرتی خوبصورتی بلکہ مقامی ثقافت اور کھانوں کا بھی تجربہ کرنا چاہتے ہیں۔ ایسے میں باورچیوں کا کردار انتہائی اہم ہو جاتا ہے، کیونکہ وہ مقامی ذوق کے ذریعے ریاست کی شناخت کو عالمی پلیٹ فارم پر لے جاتے ہیں۔ پروگرام کے اختتام پر، وزیراعلیٰ نے شیف برادری سے خصوصی درخواست کی، اور ان پر زور دیا کہ وہ اتراکھنڈ کے روایتی کھانوں کو "مقامی سے عالمی" میں تبدیل کرنے کے لیے مل کر کام کریں۔ ان کی تخلیقی صلاحیتوں اور پریزنٹیشن سے اتراکھنڈ کے ذائقوں کو دنیا بھر میں لایا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یقین ظاہر کیا کہ "شیف ڈائیلاگ" سے نکلنے والے خیالات اتراکھنڈ کو سیاحت، روزگار اور ثقافت کے شعبوں میں ایک نئے وژن کے ساتھ آگے بڑھنے میں مدد کریں گے، اور یہ کہ اتراکھنڈ کو ایک مضبوط، خود انحصار اور قابل فخر ریاست بنانے کے عزم کو ضرور پورا کیا جائے گا۔ اس موقع پر ایم ایل اے شری بشید ہر بھگت، امرپالی یونیورسٹی کے شری سنجے مشرا اور ملک بھر سے کئی نامور شیف موجود تھے۔

اتراکھنڈ کے نوجوان اب ملازمت کے متلاشی نہیں بلکہ روزگار پیدا کرنے والے بنے

وزیراعلیٰ نے بالواسطہ طور پر یہ بھی کہا کہ آج کے باورچی صرف کچن تک ہی محدود نہیں ہیں بلکہ ثقافت کے کیریئر، سیاحت کے برانڈ ایمبیسیڈر اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے کی گاڑی بن چکے ہیں۔ اتراکھنڈ کی سیاحت کو نئی بلندیوں تک لے جانے میں مقامی کھانوں، مہمان نوازی کی روایات اور شیف برادری کا تعاون بے مثال ہے۔ شری انا پر تبادلہ خیال کرتے ہوئے وزیراعلیٰ نے کہا کہ یہ صرف خوراک کا یا فصل نہیں ہے، بلکہ اتراکھنڈ کی مجموعی ترقی کا ایک طاقتور ذریعہ بن رہا ہے۔ شری انا کے ذریعے گاؤں، کسان اور سماج کا آخری فرد ترقی کے مرکزی دھارے میں شامل ہو رہے ہیں۔ منڈوا، جھنگورا، کوڑا، اور رامدانہ جیسی فصلیں پانی کی بچت، غذائیت سے بھرپور، اور آمدنی بڑھانے والی ہیں، اور یہ اتراکھنڈ کی آب و ہوا اور مٹی کے لیے موزوں ہیں۔ وزیراعلیٰ نے یہ بھی بتایا کہ محترم وزیراعظم جناب نریندر مودی کی قیادت میں ہندوستان شری انا کے میدان میں دنیا کی قیادت کر رہا ہے۔ ہندوستان عالمی سطح پر موٹے اناج کا سب سے بڑا پیدا کرنے والا ملک ہے، جو کل عالمی پیداوار میں تقریباً 38.4 فیصد حصہ ڈالتا ہے۔ خوراک کی عالمی ترجیحات میں تبدیلی کے درمیان، نوجوانوں کے لیے فوڈ پروسیسنگ، ہیلتھ فوڈ، ہوٹل، کیفے، ہوم اسٹے اور فوڈ اسٹارٹ اپ جیسے شعبوں میں وسیع مواقع موجود ہیں۔

دہرہ دون: نائب صدر، شری سی پی رادھا کرشنن کا اتراکھنڈ کے گورنر، لیفٹیننٹ جنرل گرومیت سنگھ (ریٹائرڈ) اور اتراکھنڈ کے وزیراعلیٰ، شری پشکر سنگھ دھامی، دیگر معززین کے ساتھ، اتراکھنڈ کے دہرادون ہوائی اڈے پر استقبال کیا۔

کسان خودکشی معاملے کی ایس آئی ٹی نے جانچ شروع کی

نینی تال، (یو این آئی): اتراکھنڈ کے ضلع ادھم سنگھ نگر کے سکھونت سنگھ خودکشی معاملے کی جانچ کے لیے تشکیل دی گئی خصوصی تحقیقاتی ٹیم (ایس آئی ٹی) نے جمعہ کو رودر پور پہنچ کر اپنی کارروائی کا آغاز کر دیا۔ اطلاع کے مطابق، ایس آئی ٹی نے سب سے پہلے آئی ٹی آئی تھانے پہنچ کر کیس ڈائری اور دیگر متعلقہ دستاویزات کو اپنے قبضے میں لیا۔ اس کے ساتھ ہی تھانہ کاٹھ گودام سے متوفی کی پوسٹ مارٹم رپورٹ، موبائل فون اور دیگر شواہد کا معائنہ کیا۔ یہی نہیں، ایس آئی ٹی نے متوفی کا موبائل فون اور واقعے میں استعمال ہونے والا اسلحہ بھی فارنسک لیبارٹری بھیج دیا ہے۔ ایس آئی ٹی کی تکنیکی ٹیم نے متوفی کی جانب سے بھیجے گئے اس ای میل کا بھی تفصیلی جائزہ لیا جس میں اس نے پولیس افسران، اہلکاروں اور مقامی لوگوں پر دھوکہ دہی کے سنگین الزامات عائد کیے تھے۔ قابلِ ذکر ہے کہ ادھم سنگھ نگر کے گاؤں پیگا کے رہنے والے کسان سکھونت سنگھ نے گزشتہ 10 جنوری کی رات ہلدوانی کے ایک ہوٹل میں مبینہ طور پر گولی مار کر خودکشی کر لی تھی۔ مرنے سے پہلے سکھونت سنگھ نے زمین کی خرید و فروخت کے نام پر 4 کروڑ روپے کی دھوکہ دہی کا الزام لگایا تھا اور ادھم سنگھ نگر پولیس کے کردار پر بھی سنگین سوالات اٹھائے تھے۔

تیونی کے جنگل میں لگی بھیانک آگ، سیب کے باغات جل کر راکھ

دہرہ دون/تیونی: دہرادون کے ایک دور افتادہ پہاڑی علاقے تیونی کے جنگل میں بھیانک آگ لگ گئی۔ اس آگ نے ہرناڑ گاؤں کے قریب بڑے پیمانے پر تباہی مچائی ہے۔ جنگل میں لگی یہ آگ دیکھتے ہی دیکھتے رہائشی اور زرعی علاقوں میں پھیل گئی جس کے سیب کے سینکڑوں درخت جل کر راکھ ہو گئے وہیں ایک دو منزلہ مکان بھی آگ کی زد میں آ گیا جو پوری طرح تباہ ہو گیا ہے۔ مقامی لوگوں کے مطابق آگ اتنی بھیانک اور تیز تھی کہ پورے گاؤں میں کہرام مچ گیا۔ گاؤں والے ادھر ادھر بھاگتے رہے، پانی کی بالٹیوں سے آگ بجھانے کی کوشش کی لیکن تیز ہواؤں اور دشوار گزار پہاڑی علاقے میں آگ پر قابو پانا مشکل ہو گیا۔ سخت مشقت کے بعد جب آگ پر قابو پایا گیا لیکن تب تک آگ نے جنگل کے سینکڑوں درختوں کے ساتھ ساتھ کسانوں کی برسوں کی محنت کو راکھ میں ملا دیا تھا۔ بتایا جا رہا ہے کہ سیب کے مقامی کسان اس آگ سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ ان کے باغات، جن سے اس موسم میں اچھی فصل اور منافع کی توقع تھی، اب مکمل طور پر راکھ ہو چکے ہیں۔ واقعہ کے بعد سے گاؤں کے لوگ خوف و ہراس اور افراتفری میں مبتلا ہیں۔ آگ اتنی بھیانک تھی کہ لوگ اپنی جان بچانے اور اپنے باغات کی حفاظت کے لیے ادھر ادھر بھاگتے نظر آئے۔ اس واقعے کی خوفناک تصاویر سوشل میڈیا پر تیزی سے وائرل ہو رہی ہیں۔ ان تصاویر میں واضح طور پر بھڑکتے ہوئے شعلے، سیب کے قیمتی درختوں کو جلتے اور دھوئیں سے بھرا ہوا پورا علاقہ دیکھا جا سکتا ہے۔ بھاری مالی نقصان کا شکار متاثرہ کسان اب حکومت اور انتظامیہ سے التجا کر رہے ہیں کہ ان کے نقصانات کا فوری اور مناسب معاوضہ دیا جائے تاکہ وہ دوبارہ کھڑے ہو سکیں۔ بتا دیں کہ اتراکھنڈ میں پچھلے کچھ سالوں میں جنگلات میں آگ لگنے کے واقعات میں اضافہ ہوا ہے۔ جس کا مقامی معیشت پر گہرا اثر پڑ رہا ہے۔

> مقامی لوگوں کی جانب سے بتایا جا رہا ہے کہ سیب کے مقامی کسان اس آگ سے سب سے زیادہ متاثر ہوئے ہیں۔ ان کے باغات، جن سے اس موسم میں اچھی فصل اور منافع کی توقع تھی، اب مکمل طور پر راکھ ہو چکے ہیں۔

کابینی وزیر ریکھا آریہ نے عوام کے مسائل سنے، موقع پر کیا حل

کابینی وزیر نے لوہا گھاٹ کے کولیڈھیک میں "عوام کی حکومت، عوام کی دہلیز پر" پروگرام میں شرکت کی

چمپاوت: کابینی وزیر ریکھا آریہ نے ہفتہ کو ضلع چمپاوت میں منعقدہ "عوام کی حکومت، عوام کی دہلیز پر" پروگرام میں سینکڑوں عوامی خدشات کو دور کیا۔ پروگرام میں لوگوں کی بڑی تعداد نے اپنے تحفظات کے ساتھ شرکت کی۔ نیا پنچایت کولیڈھیک کے خدشات کو دور کرنے کے لیے یہ پروگرام چمپاوت کے کولیڈھیک میں محکمہ آبپاشی کے دفتر کے احاطے میں منعقد کیا گیا تھا۔ پروگرام کے دوران لوگوں نے ٹوٹے ہوئے نالوں اور سڑکوں کی مرمت، پنشن کے فوائد حاصل کرنے، فصلوں کی حفاظت کے لیے خاردار باڑ لگانے، پینے کے پانی کی سپلائی کو باقاعدہ بنانے، راشن کارڈ جاری کرنے اور کھیل کے میدانوں کی تعمیر جیسے مسائل اٹھائے۔ کابینی وزیر ریکھا آریہ نے پروگرام میں موجود تمام محکموں کے ضلعی سطح کے عہدیداروں سے جواب طلب کیا اور انہیں موقع پر ہی حل کرنے کی ہدایت دی۔ تقریب کے مقام پر مختلف محکموں کی جانب سے کل 28 اسٹالز لگائے گئے تھے اور 600 سے زائد افراد نے شرکت کی۔ 70 سے زائد شکایات کا موقع پر ہی ازالہ کیا گیا۔ اس موقع پر کابینی وزیر ریکھا آریہ نے کہا کہ بی جے پی حکومت ریاست کے ہر شہری کے مسائل براہ راست ان تک پہنچ کر حل کرنے کے لیے پرعزم ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کے مفادات کے تئیں یہ حساسیت ہی بی جے پی کی مسلسل جیت کی وجہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی نے ہمیشہ ترقی کی سیاست کی ہے، اور یہی اس کی سب سے بڑی طاقت ہے۔ تقریب کے دوران اہل خواتین میں مہالکشمی کٹس بھی تقسیم کی گئیں۔ اس موقع پر بی جے پی کے ضلع صدر گووند سامت، ریاستی وزیر شیام نارائن پانڈے، ضلع مجسٹریٹ منیش کمار، ضلع جنرل سکریٹری مکیش کلکھوڈیہ، منڈل صدر گریش کنور، سابق ضلع صدر ہمیش کلکھوڈیا، سجاش بگولی، بلاک چیف مہیندر ڈھیک، بلاک چیف براکوٹ سیما آریہ، سابق بلاک چیف ونیتا اور دیگر موجود تھے۔ ہفتہ کی صبح وزیر کھیل ریکھا آریہ غیر متوقع طور پر خواتین کے اسپورٹس کالج میں نئے تعمیر شدہ مصنوعی ٹریک پر پہنچیں اور وہاں پریکٹس کے لیے آئے بچوں سے بات چیت کی۔ بچوں کی درخواست پر کابینہ کی وزیر ریکھا آریہ نے بھی ان کے ساتھ 100 میٹر کی دوڑ میں حصہ لیا۔ اس کے بعد لڑکوں اور لڑکیوں کی 100 میٹر نمائشی ریس کا انعقاد کیا گیا اور جیتنے والوں کو کیبنٹ منسٹر نے میڈلز سے نوازا۔

این ایس اے ڈوبھال کی شراکت کے بارے میں سوالات توہین آمیز و کانگریس کی اوچھی سیاست

دہرہ دون: بی جے پی نے ملک کے قومی سلامتی کے مشیر (این ایس اے) مسٹر اجیت ڈوول کی شراکت کے بارے میں کانگریس کے سوالات کی سخت مذمت کرتے ہوئے اسے کانگریس کی سستی سیاست قرار دیا ہے۔ ریاستی میڈیا انچارج منویر سنگھ چوہان نے پوچھا، "کانگریس کے صدر گنیش گوڈیال این ایس اے کے بارے میں متنازعہ بیانات اور سوالات کر کے کیا ثابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں؟ اگر کانگریس لیڈر ایک ایسے شخص کی شراکت کا 0.001 فیصد بھی دینے میں کامیاب رہے ہیں جس نے کئی دہائیوں تک ملک کی اندرونی اور بیرونی سلامتی کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی، تو انہیں عوامی طور پر اس کا انکشاف کرنا چاہیے۔ چوہان نے کہا، "اجیت ڈوول صرف ایک عہدہ نہیں ہے، بلکہ ملک کی سلامتی کے نظام کا ایک مضبوط ستون ہے۔ ان سے نظریاتی اختلاف ہو سکتا ہے، لیکن ان کے اور ان کے خاندان کے خلاف ناشائستہ زبان کا استعمال نہ صرف شرمناک ہے بلکہ سیاست کے گرتے ہوئے معیار کو بھی بے نقاب کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ دیو بھومی کے فرزندوں اور ملک کی عزت پر اس طرح کے حملے کو پہاڑی طبقہ کبھی قبول نہیں کرے گا۔ یہ ملک کی خدمت کرنے والوں کے حوصلے پر سیدھا حملہ ہے۔ سوال یہ بھی پیدا ہوتا ہے کہ جب سیاسی بحث کمزور ہو جائے تو کیا ذاتی توہین ہی واحد ہتھیار رہ جاتا ہے؟ یہ اور بھی سنگین ہے کہ کانگریس کے ریاستی صدر جیسے ذمہ دار عہدے پر فائز شخص کی زبان سیاسی تنقید سے زیادہ ملک دشمن طاقتوں کے بیانات سے مطابقت رکھتی ہے۔ کیا آج کانگریس کی یہی سیاست ہے؟ کانگریس صدر کو یہ سمجھنا چاہئے کہ عوامی عہدے پر رہتے ہوئے بولا جانے والا ہر لفظ ذمہ داری کا تقاضا کرتا ہے۔ قوم اور اس کے خادموں کی عزت کی توہین کسی بھی صورت میں ناقابل قبول ہے۔ انہوں نے کانگریس صدر سے فوری عوامی معافی مانگنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ اخلاقیات اور جمہوری اقدار کی کسوٹی پر پورا اترنے کا صرف ایک ہی راستہ رہ گیا ہے۔

پونے میں ڈاکٹر محسن جلگانوی کے اعزاز میں جشنِ استقبالیہ و تہنیتی مُشاعرہ

پونے: علمی، اَدَبی و ثقافتی شہر پونے میں ایک نہایت شاندار، پُروَقار اور یادگار جشنِ استقبالیہ و تہنیتی مُشاعرہ منعقد ہُوا جو نامور شاعِر ادیب و صحافی ڈاکٹر محسن جلگانوی (حیدر آباد) کو حکومت تلنگانہ اور تلنگانہ اُردو (اکیڈمی) کی جانب سے قومی سطح کے سب سے بڑے مولانا ابوالکلام آزاد ایوارڈ کی حصولیابی کے سلسلے میں ملنے والے اعزاز کے سلسلے میں ترتیب دیا گیا تھا اس مبارک موقع پر ان کی اَدَبی سماجی اور تہذیبی خدمات کے اعتراف میں انہیں ایک یادگاری ایوارڈ (اے سی ایف سی) بھی پیش کیا گیا جس پر حاضرینِ محفل نے پُرجوش تالیوں سے بھرپور خراجِ تحسین پیش کیا مہمانِ اعزازی (گیسٹ آف آنر) ڈاکٹر محسن جلگانوی کے بعد مہمانِ خُصوصی (چیف گیسٹ) افسر دکنی صاحب کا نام نہایت عقیدت اور احترام کے ساتھ لیا گیا جن کی موجودگی نے اس اَدَبی تقریب کے وَقار اور اہمیت میں مزید اضافہ کیا اس باوَقار محفل میں شہر کی معزز شخصیات اہلِ قلم اساتذۂ کرام دانشوران اور اَدَب سے گہری وابستگی رکھنے والے شائقین کی بڑی تعداد شریک ہوئی مُشاعرے کی صدارت ممتاز شاعر و ادیب اسلم چشتی نے فرمائی جن کی سنجیدہ متوازن اور باوَقار قیادت نے پوری تقریب کو ایک مضبوط اَدَبی سمت عطا کی جبکہ نظامت کے فرائض مشہور صحافی نامور شاعِر سیّد حلیم زیدی نے نہایت خوش اُسلوبی برجستگی اور شائستہ انداز میں انجام دیے جس سے پروگرام کی رَوانی اور حُسن میں اِضافہ ہُوا - تمام شعرائے کرام اور مہمانان کا استقبال شال اور گلدستوں سے کیا گیا - تقریب کا آغاز محسن رضائی کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہُوا جس کے بعد ناظمِ مشاعرہ نے مہمانانِ گرامی کا تفصیلی تعارف پیش کیا اور مُشاعرے کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی صدرِ مشاعرہ نے اپنے صدارتی خطاب میں اُردو زبان و اَدَب کی ترویج تہذیبی اقدار کے تحفُّظ اور اس طرح کی اَدَبی محفلوں کے تسلسل کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا اس موقع پر جیت سہگل نے ڈاکٹر محسن جلگانوی کی ہندی اُردو شعری تصنیف پر بھرپور سلیقے سے اظہارِ خیال کیا - رفیق قاضی نے ڈاکٹر محسن جلگانوی کا تفصیلی تعارف پیش کیا - محسن ضیائی نے ڈاکٹر محسن جلگانوی کی شاعری کا جائزہ پیش کیا - ڈاکٹر محسن جلگانوی نے اپنے تاثرات کچھ اس انداز میں پیش کیے پونے شہر اپنے حسنِ ترتیب تہذیبی وَقار اور اہلِ شہر کے خلوص سے ایسا دل نشیں تاثر قائم کرتا ہے جو مدتّوں یاد رہتا ہے۔ یہاں سرگرمِ عمل تنظیمیں عزم دیانت اور خدمتِ خلق کے جذبے سے سرشار ہو کر شہر کی اَدَبی فضاء اور اُردو کی ترقّی و خوشحالی میں سنگِ میل کا کردار ادا کر رہی ہیں اور ان کی یہ مسلسل کاوشیں بلاشبہ تحسین و تقلید کے لائق ہیں۔ معزز مہمانان نے بھی اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے مہمانِ اعزازی (گیسٹ آف آنر) ڈاکٹر محسن جلگانوی کی ہمہ جہت خدمات کو سراہا اور منتظمین کی انتھک محنت اور حسنِ انتظام کی دل کھول کر تعریف کی محفل کے دوران سامعین کی دلچسپی اور سنجیدگی قابلِ دید رہی اور پورا ماحول اَدَب دوستی، سماجی یکجہتی اور مشترکہ تہذیبی وَقار کا آئینہ دار نظر آیا آخر میں رفیق قاضی نے مہمانِ اعزازی، مہمانِ خصوصی تمام معززین شعراء اور حاضرینِ محفل کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا یہ یادگار تہنیتی مُشاعرہ اے سی ایف سی (اسلم چشتی فرینڈ سرکل پونے) اور اُردو ساہتیہ پریشد پونے کے زیرِ اہتمام سویوگ لہر سوسائٹی کلب ہاؤس کونڈوا، 10 جنوری (2026) بروز ہفتہ شام 30:6 پونے میں منعقد ہُوا جو اپنی شاندار کامیابی، باوَقار صدارت، بھرپور شرکت اور اعلیٰ اَدَبی معیار کے باعث دیر تک یاد رکھا جائے گا آخر میں مشاعرے کے شعری حصّے کے تحت شریک شعراء ڈاکٹر محسن جلگانوی، افسر دکنی، اسلم چشتی، حسام الدین شعلہ، رفیق قاضی، ضیاء باغپتی، سیّد حلیم زیدی، امتیاز خان، تنویر احمد تنویر شولاپوری، ڈاکٹر طوبیٰ چودھری، حمیدہ حکیم، میڈی کرسٹی، دانش جعفری اور ارحم مرزا نے اپنا کلام پیش کیا - جنھوں نے محفل کو چار چاند لگا دیے زیادہ تر اشعار پر سامعین کی جانب سے بھرپور داد و تحسین پیش کی گئی اور اشعار کی پیش کش کے لیے مخصوص جگہ اسٹیج پر مقرر کی گئی تھی جہاں شعراء نے نہایت پُراعتماد اور دلنشیں انداز میں اپنا کلام سنایا۔

مُشاعرے میں پڑھے گئے قارئین کے ذوق کے لیے اشعار پیش کیے جا رہے ہیں ملاحظہ فرمائیں۔

اُڑان بھرنا تو پھر آسمان تک جانا
یہی جنون تو سر کو اُٹھائے رکھتا ہے
(ڈاکٹر محسن جلگانوی)

چاند نکلا ہے شام سے پہلے
کون آیا ہے شام سے پہلے
(افسر دکنی)

جہالتوں کے اندھیروں کا قتل کر ڈالا
زمین بیچ کے بچّے پڑھا لیے مَیں نے
(اسلم چشتی)

کچھ حال گلستاں کا اچھّا تو نہیں ہے
ہر شاخ پہ اُلو کہیں بیٹھا تو نہیں ہے
(حسام الدین شعلہ)

کچھ اعتبار ہی نہیں امن و امان پر
جیتے ہیں ہم نہ جانے یہاں کس گمان پر
(رفیق قاضی)

مَیں مہکتی ہوا کا جھونکا ہوں
ساری دنیا ہے یہ وطن میرا
(سیّد حلیم زیدی)

بتا دے کیا تجھے حاصل ہُوا ہے زندگانی سے
سبق شاید کوئی ہم کو ملے تیری کہانی سے
(ضیاء باغپتی)

مانا کہ ہو خفا نہ کسی کو دِکھاؤ پر
محفل میں آ کے بیٹھو نہ بیٹھو تم آؤ پر
(امتیاز خان)

ٹوکتا ہے ہر بُرائی پر مُجھے اندر سے وہ
ہے کوئی تو جو ہمیشہ ساتھ چلتا ہے مرے
(تنویر احمد تنویر)

بھوک سے چور بدن خون میں لتھڑے بچّے
کیا لُبھائے گا انہیں کوئی کھلونے والا
(ڈاکٹر طوبیٰ چودھری)

سب کی ہستی کو بنایا ہے حمیدہ رب نے
وہ نہ کہتا جو اگر کُن تو بشر کیا کرتے
(حمیدہ حکیم)

میسر ہی نہیں دیدار اس دیوار کو تیرا
لگائی ہے تری تصویر جس دیوار پر مَیں نے
(میڈی کرسٹی)

اب جدائی کی قبا ایسے ہی سی جائے گی
آج اک اور غزل تم پہ کہی جائے گی
(دانش جعفری)

پھر جی گئے وہی جو گرفتار مر گئے
ہم بھی اسیرِ ضبط میں مختار مر گئے
(مرزا ارحم)

یہ مُشاعرہ اپنی نوعیت کا ایک منفرد اور خوبصورت اَدَبی پروگرام تھا جو رات 11 بجے باوقار انداز میں اختتام پذیر ہُوا۔ اس محفلِ سخن نے نہ صرف شعر و اَدَب سے محبّت کرنے والوں کو یکجا کیا بلکہ اُردو اَدَب کی اہمیت کو بھی اُجاگر کیا۔ نامور شعراء کے معیاری کلام نے سامعین کو فکری اور جمالیاتی مسرّت عطا کی۔ اشعار کی گہرائی اور اثر آفرینی نے محفل کو سنجیدگی اور وَقار بخشا۔ سامعین پورے انہماک کے ساتھ اشعار سے لُطف اندوز ہوتے رہے۔ اس مُشاعرے نے اَدَب اور تہذیب کے فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ اختتام کے بعد حاضرین نے پروگرام کو بے حد سراہا۔ سامعین کی اکثریت نے اس خواہش کا بھی اظہار کیا کہ آئندہ بھی ایسے معیاری مُشاعرے منعقد کیے جائیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ آج بھی اَدَب سے وابستگی زندہ ہے۔ بلاشبہ یہ مُشاعرہ ایک یادگار اور کامیاب ادبی کاوش تھا۔

پابندیوں کے باوجود دسیوں ہزار فلسطینیوں کی مسجد اقصیٰ میں جمعہ کی نماز کی ادائیگی

غزہ: سخت پابندیوں کے باوجود ہزاروں فلسطینیوں نے مسجد اقصیٰ مبارک اور اس کے صحنوں میں جمعہ کی نماز ادا کی۔ یہ اجتماع معراجِ رسول ﷺ کی یاد میں منعقد ہوا جہاں اہلِ فلسطین نے قابض اسرائیل کی جانب سے القدس شہر پر مسلط کردہ کڑی پابندیوں کو للکار کر اپنے دینی حق کا عملی اظہار کیا۔

قابض اسرائیلی فوج نے صبح کے ابتدائی اوقات سے ہی شہر کے اطراف قائم فوجی چوکیوں پر نمازیوں کی آمد پر سخت قدغنیں عائد کر دیں جبکہ بلدہ قدیمہ کے گرد اور مسجد اقصیٰ کے دروازوں پر لوہے کی رکاوٹیں نصب کر دی گئیں۔

قابض فورسز نے درجنوں نوجوانوں کو روک کر ان کی شناختی دستاویزات کی جانچ پڑتال کی اور کئی کو مسجد میں داخل ہونے سے روک دیا تاکہ نمازیوں کی تعداد کم کی جا سکے۔

اس کے مقابلے میں اندرونِ فلسطین کے مختلف قصبوں سے بسوں کے قافلے مسجد اقصیٰ کی جانب روانہ ہوئے تاکہ وہاں نماز ادا کی جائے اور رباط اختیار کیا جائے۔ یہ اقدام اس عزم کی تجدید تھا کہ مسلمان مسجد اقصیٰ تک رسائی کے اپنے حق سے دستبردار نہیں ہوں گے اور قابض اسرائیل اور آبادکاروں کی جارحیت کے سامنے ڈٹ کر اس مقدس مقام کا دفاع کریں گے۔

یہ منظر نامہ ایسے وقت سامنے آیا ہے جب گذشتہ دنوں کے دوران مسجد الاقصیٰ کے صحنوں میں قابض اسرائیل کی یلغار میں خطرناک اضافہ ہوا ہے۔ نام نہاد ہیکل کی حامی انتہا پسند جماعتوں نے قابض فوج کی سرپرستی میں بار بار اور وسیع پیمانے پر دھاوے بولے جو مسجد اقصیٰ کی حرمت کو پامال کرنے کی کھلی کوشش ہے۔

ایران کے حالیہ فسادات میں ٹرمپ ذاتی طور پر ملوث ہیں: خامنہ ای

سپریم لیڈر نے مظاہروں کے دوران ہونے والی ہلاکتوں کا ذمہ دار امریکی صدر کو قرار دیا

تہران، (ایجنسیاں): ایران کے سپریم لیڈر آیت اللہ سید علی خامنہ ای نے کہا ہے کہ حالیہ مظاہروں

میں ہونے والی ہلاکتوں، مالی نقصان اور عوام کے خلاف پروپیگنڈے کے اصل ذمہ دار خود امریکی صدر ہیں۔ عالمی خبر رساں ادارے کے مطابق ایرانی سپریم لیڈر نے امریکی صدر کو مجرم قرار دیتے ہوئے کہا کہ ان مظاہروں کے پیچھے براہ راست امریکی صدر ملوث ہیں۔ آیت اللہ موصوف نے کہا کہ حالیہ ایران مخالف مظاہروں سے مختلف تھے کہ اس میں امریکی صدر ذاتی طور پر ملوث تھا۔ انھوں نے الزام لگایا کہ ٹرمپ نے ایرانی عوام کو اکسانے، ملک میں بدامنی پھیلانے اور سوشل میڈیا و بیانات کے ذریعے تشدد کو ہوا دینے میں براہِ راست کردار ادا کیا۔ آیت اللہ خامنہ ای نے کہا کہ یہ احتجاجات کسی عوامی تحریک کے بجائے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کی منصوبہ بند سازش تھے جن کا مقصد ایران کو عدم استحکام سے دوچار کرنا تھا۔ ایران کے رہبر اعلیٰ نے کہا کہ دشمن قوتیں اقتصادی مشکلات کو بہانہ بنا کر نظام کے خلاف نفرت پھیلانا چاہتی تھیں۔ یاد رہے کہ ڈونالڈ ٹرمپ نے متعدد بیانات میں ایرانی مظاہرین کی حمایت کا اظہار کرتے ہوئے ایران کو خبردار کیا تھا کہ اگر گرفتار مظاہرین کو پھانسی دی گئی تو امریکہ حملہ کر دے گا۔

مغربی کنارے پر روزانہ حملے قابض اسرائیلی فوج اور آبادکاروں کے مکمل گٹھ جوڑ کا نتیجہ ہیں: حماس

غزہ: اسلامی تحریک مزاحمت 'حماس' کے رہنما عبد الرحمن شدید نے زور دے کر کہا ہے کہ مقبوضہ مغربی کنارے میں ہمارے عوام پر آبادکار ملیشیاؤں کے مسلسل حملے اور شمالی اریحا میں بلدہ شلال العوجا کے خلاف دیکھا گیا خطرناک جارحانہ اقدام ایک منظم پالیسی کا حصہ ہے جس کا مقصد شہریوں کو خوف زدہ کرنا، ان کی روزمرہ زندگی کو تنگ کرنا اور ایک نیا جبری ماحول مسلط کرنا ہے تاکہ الحاق اور جبری بے دخلی کے منصوبوں کو آسان بنایا جا سکے۔

عبد الرحمن شدید نے وضاحت کی کہ مقبوضہ مغربی کنارے کی گورنریوں کو روزانہ جن حملوں کا سامنا ہے ان میں گھروں کی مسماری، توڑ پھوڑ، لوٹ مار اور منظم دہشت پھیلانا شامل ہے اور یہ سب قابض اسرائیل کی فوج اور آبادکاروں کے ریوڑوں کے مکمل تال میل سے انجام دیا جا رہا ہے۔ یہ صورت حال اس قابض قوت کی کھلی سفاکیت کو بے نقاب کرتی ہے جو کسی قانون یا انسانی اصول کی پروا نہیں کرتی اور جبری بے دخلی کی پالیسی جاری رکھنے کے خطرناک نتائج سے متعلق تمام بین الاقوامی انتباہات کو نظر انداز کر رہی ہے۔

انہوں نے اس امر پر بھی زور دیا کہ یہ جرائم اور دہشت گردانہ حملے ہمارے عوام کے عزم، صمود، اپنی سرزمین پر ثابت قدمی اور اپنے ناقابلِ تنسیخ حقوق سے وابستگی کو متزلزل نہیں کر سکتے۔ چاہے قابض اسرائیل اپنے جبر اور جارحیت میں جتنا بھی اضافہ کر لے، ہمارا عوام اپنے حقوق سے دستبردار نہیں ہوں گے اور قابض قوت کے نوآبادیاتی منصوبوں کو کسی بھی قیمت پر گزرنے نہیں دیں گے۔

عبد الرحمن شدید نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ان حملوں کے مقابلے کے لیے مزید منظم ہوں، باہمی اتحاد کو مضبوط کریں اور نشانہ بننے والی دیہات اور تجمعات میں رہنے والے اہلِ خانہ کے صمود کو تقویت دیں۔ انہوں نے انسانی حقوق کے اداروں اور عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی ذمہ داریاں نبھائیں، آبادکاروں کے جرائم پر چھائی ہوئی مشتبہ خاموشی توڑیں اور ہمارے عوام اور ہماری سرزمین کے خلاف قابض اسرائیل کی مسلسل خلاف ورزیوں پر فوری طور پر اسے جواب دہ ٹھہرانے کے لیے عملی اقدامات کریں۔

ہندوستانی فوج نے سری لنکا میں تیسرا بیلی پل تعمیر کر دیا

نئی دہلی، (ایجنسی) ہندوستانی فوج کے انجینئروں نے طوفان 'دتوا' سے شدید متاثرہ سری لنکا میں بی 492 ہائی وے پر 120 فٹ طویل تیسرے بیلی پل کی کامیابی سے تعمیر مکمل کر لی ہے۔ فوج کے مطابق علاقائی یکجہتی اور انسانی امداد کے تئیں ہندوستان کے عزم کو مضبوط کرتے ہوئے یہ پل سری لنکا کے وسطی صوبے میں واقع ہے اور کینڈی اور نوارا ایلیا اضلاع کو آپس میں جوڑتا ہے۔ اس پل کی تعمیر سے طوفان دتوا کی تباہ کاریوں کے بعد ایک ماہ سے زائد عرصے سے منقطع اہم رابطہ سڑک بحال ہو گئی ہے۔ جافنا اور کینڈی علاقوں میں پہلے دو بیلی پلوں کی کامیاب تعمیر کے بعد یہ فوج کی تیسری بڑی کامیابی ہے۔ فوج کی کوششوں سے نہ صرف سڑک رابطہ بحال ہوا ہے بلکہ ضروری خدمات تک رسائی میں بھی بہتری آئی ہے، جس سے متاثرہ کمیونٹیز کو فوری ریلیف فراہم ہوا ہے۔ یہ تعمیراتی کام آپریشن ساگر بندھو کے تحت کیا گیا ہے۔

سنہ 2025ء میں فلسطینی اسیران، چونکا دینے والے اعداد و شمار اور بڑھتی ہوئی سفاکیت

غزہ: فلسطینی دفترِ اطلاعات برائے اسیران نے فلسطینی اسیران کی صورتحال کے حوالے سے نہایت خطرناک حقائق سے پردہ اٹھایا ہے۔ رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ سنہ 2025 کے اختتام تک قابض اسرائیلی جیلوں میں فلسطینی اسیران کی تعداد تقریباً 9300 تک پہنچ چکی تھی جن میں سے لگ بھگ نصف اسیر بغیر کسی الزام یا عدالتی کارروائی کے قید رکھے گئے۔ یہ سب کچھ انتظامی حراست کے بے مثال استعمال اور من مانے زمروں کے نفاذ کے تحت ہو رہا ہے جن میں نام نہاد غیر قانونی جنگجو جیسی اصطلاحات بھی شامل ہیں۔

دفتر نے آج ہفتہ کو جاری اپنی رپورٹ میں واضح کیا کہ قابض اسرائیل نے خواتین بچوں صحافیوں اور طبی عملے کو نشانہ بنا کر جابرانہ پالیسیوں میں خطرناک حد تک اضافہ کیا ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ جیلوں کے اندر منظم اور مسلسل خلاف ورزیوں کا سلسلہ جاری رہا جن میں جسمانی اور نفسیاتی تشدد دانستہ طبی غفلت بھوکا رکھنا غیر انسانی حالات میں قید جنسی زیادتیاں ملاقاتوں پر پابندی وکلا کے کام میں رکاوٹیں اور ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی کی سرگرمیوں میں دانستہ رکاوٹیں شامل ہیں۔

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق سنہ 1967ء سے لے کر سنہ 2025ء کے اختتام تک قابض اسرائیل کی جیلوں میں 323 فلسطینی اسیر شہید ہو چکے ہیں۔ ان میں سے 86 اسیر سنہ 2023ء کے بعد جبکہ صرف سنہ 2025ء میں 32 اسیر شہید ہوئے۔ اس کے باوجود قابض اسرائیل 94 اسیران کی میتیں اب بھی تحویل میں رکھے ہوئے ہے جو بین الاقوامی انسانی قانون کی صریح اور سنگین خلاف ورزی ہے۔ ان واقعات میں براہ راست قتل تشدد اور طبی غفلت کے نتیجے میں ہونے والی اموات بھی شامل ہیں۔

دفترِ اطلاعات برائے اسیران نے بتایا کہ جنوری 2026 کے وسط تک تحریکِ اسیران کے شہداء کی تعداد 324 ہو چکی ہے جن میں 87 اسیر نسل کش جنگ کے بعد شہید ہوئے جبکہ 95 اسیران کی میتیں تاحال قبضے میں رکھی گئی ہیں۔ یہ اجتماعی سزا کی وہ پالیسی ہے جو عالمی قوانین کے تحت ممنوع ہے۔

رپورٹ میں کہا گیا کہ اگرچہ سنہ 2025 کے دوران 3745 فلسطینی اسیران کو مختلف تبادلوں کے تحت رہا کیا گیا تاہم قابض اسرائیل نے جلاوطنی، دوبارہ گرفتاری اور جابرانہ قوانین کے نفاذ کا سلسلہ جاری رکھا۔ ان قوانین میں اسیران کو سزائے موت دینے کی اپیلیں، انتظامی حراست کی مدت میں توسیع، شہریت کی منسوخی اور اسیران کے معاملات پر کام کرنے والے انسانی حقوق کے اداروں کو نشانہ بنانا شامل ہے۔

دفتر نے عالمی برادری سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنی قانونی اور اخلاقی ذمہ داریاں پوری کرے اور فوری طور پر قابض اسرائیل کو ان جرائم پر جواب دہ ٹھہرائے۔ اس کے ساتھ ساتھ بیمار اسیران بچوں اور خواتین کی فوری

الفلاح یونیورسٹی پر ڈاکٹروں کو بغیر پولیس جانچ تعینات کرنیکا الزام

ای ڈی کی چارج شیٹ میں یونیورسٹی اور اس کے ٹرسٹ پی ایم ایل اے کے طور پر بنائے گئے ملزم

نئی دہلی، (ایجنسی): فرید آباد میں واقع الفلاح یونیورسٹی نے دیگر ماہرین سمیت 3 ڈاکٹروں کی تعیناتی بغیر کسی پولیس جانچ یا تصدیق کے کی تھی۔ ان ڈاکٹروں میں سے دو کو نیشنل انویسٹی گیشن ایجنسی (این آئی اے) نے گرفتار کیا ہے، جبکہ تیسرا وہ شخص تھا جس پر الزام ہے کہ وہ نومبر 2025 میں لال قلعہ کے قریب ہونے والے دھماکے میں خودکش حملہ آور تھا۔ یہ معلومات انفورسمنٹ ڈائریکٹوریٹ (ای ڈی) کی جانچ سے سامنے آئی ہیں۔ ای ڈی کے مطابق یونیورسٹی کے بانی جواد احمد صدیقی (61) اور الفلاح چیریٹیبل ٹرسٹ، جو یونیورسٹی کی تمام تعلیمی اداروں کو کنٹرول کرتا ہے، کو منی لانڈرنگ روک تھام ایکٹ (پی ایم ایل اے) کے تحت دو ملزمان کے طور پر نامزد کیا گیا ہے۔ تقریباً 260 صفحات پر مشتمل ای ڈی کے الزامات میں کہا گیا ہے کہ صدیقی اور ان کے ٹرسٹ نے طلباء سے حاصل شدہ فیس سے غیر قانونی رقم جمع کی اور اپنے اداروں کی منظوری اور تصدیق کے بارے میں غلط معلومات فراہم کیں۔ ای ڈی نے یونیورسٹی کی زمین اور عمارت کو عارضی طور پر ضبط کر لیا ہے، جس کی مالیت تقریباً 140 کروڑ روپے ہے اور یہ فرید آباد کے دھاوج علاقے میں واقع ہے۔ عدالت نے ابھی تک ای ڈی کے الزامات پر کارروائی شروع نہیں کی۔ عہدیداروں نے بتایا کہ میڈیکل کالج کے یہ ڈاکٹر صرف کاغذوں پر ہی تعینات تھے۔ انہیں '22 دن کی ڈیوٹی' یا 'ہفتے میں دو دن' کی شرط کے تحت دکھایا گیا تاکہ نیشنل میڈیکل کمیشن (این ایم سی) سے ضروری منظوری حاصل کی جا سکے اور ہیلتھ کیئر یونٹ بغیر رکاوٹ چلتی رہے۔ یونیورسٹی کے رجسٹرار نے ای ڈی کو بیان دیا کہ ڈاکٹر مزمل گنائی اور ڈاکٹر شاہین کو گرفتار کرنے کے بعد تحقیقات کے دوران یہ تسلیم کیا کہ ان کی تعیناتی کے وقت کوئی پولیس جانچ یا تصدیق نہیں کی گئی تھی۔ یونیورسٹی کی وائس چانسلر اور پرنسپل نے بتایا کہ جو ڈاکٹر مبینہ طور پر دہشت گردی میں ملوث تھے، وہ سب ان کے دور میں مقرر کیے گئے تھے جن میں ڈاکٹر مزمل گنائی، ڈاکٹر شاہین سعید اور ڈاکٹر عمر نبی شامل تھے۔ رجسٹرار نے ای ڈی کو بتایا کہ یہ تعیناتیاں یونیورسٹی کے ہیومن ریسورس ڈائریکٹر کی سفارش پر ہوئی تھیں اور صدیقی نے منظوری دی تھی۔ گزشتہ سال 10 نومبر کو لال قلعہ کے قریب ایک کار بم دھماکے میں 15 افراد ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے۔ کار میں موجود ڈاکٹر عمر نبی اس دھماکے میں ہلاک ہوا، جبکہ ڈاکٹر مزمل گنائی اور شاہین کو این آئی اے نے گرفتار کیا۔ ای ڈی کے مطابق میڈیکل کالج میں ڈاکٹر صرف این ایم سی کی منظوری اور دیگر نگرانی کے لیے عارضی طور پر تعینات کیے گئے تھے۔ کچھ ڈاکٹروں کو جعلی تجربہ سرٹیفکیٹ بھی فراہم کیے گئے۔

قابض اسرائیل نے غزہ میں نام نہاد پیلی لکیر کو مزید اندر تک دھکیل دیا

غزہ: سیٹلائٹ تصاویر سے تقویت یافتہ تحقیقات نے انکشاف کیا ہے کہ قابض اسرائیلی فوج نے غزہ کی پٹی کے اندر متعدد مقامات پر پیلے رنگ کے کنکریٹ بلاکس کو آگے بڑھایا ہے جو اس نام نہاد پیلی لکیر کی حد بندی کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔

برطانوی نشریاتی ادارے 'بی بی سی' کے فیکٹ فائنڈنگ یونٹ کی جانب سے کی گئی جانچ پڑتال کے مطابق یہ کنکریٹ بلاکس کم از کم تین علاقوں میں پہلے نصب کیے گئے پھر بعد ازاں انہیں غزہ کے مزید اندرونی حصوں کی جانب منتقل کر دیا گیا۔

یہ لکیر جسے جنگ بندی معاہدے کے بعد قابض اسرائیلی فوج کی تعیناتی کی حد قرار دیا گیا تھا زمینی حقیقت میں بدلتی رہی جس کے باعث فلسطینی شہریوں میں شدید ابہام اور خطرات نے جنم لیا۔

یہ اقدام امریکہ کی ثالثی میں اسلامی تحریک مزاحمت حماس کے ساتھ طے پانے والے معاہدے کی روح کے منافی ہے جس میں واضح طور پر قابض اسرائیلی افواج کے نقشوں میں متعین لکیر سے پیچھے ہٹنے کی شق شامل تھی۔ قابض اسرائیل کے وزیر جنگ یسرائیل کاٹز نے گذشتہ اکتوبر میں اعلان کیا تھا کہ پیلی لکیر سے تجاوز کرنے پر فائرنگ کی جائے گی۔

اس دھمکی کے بعد سے اس بدلتی ہوئی لکیر کے قریب خونریز واقعات کی درجنوں مثالیں ریکارڈ کی گئیں جیسا کہ قابض اسرائیلی فوج کی سرکاری بیانات اور شائع شدہ تجزیات سے ظاہر ہوتا ہے۔

اعداد و شمار کے مطابق قابض اسرائیلی فوج نے کم از کم 16 مقامات پر پیلے بلاکس منتقل کیے جن میں بیت لاہیا جبالیا اور محلہ التفاح شامل ہیں۔ صرف محلہ التفاح میں نومبر کے اواخر سے دسمبر کے اواخر تک کم از کم سات بلاکس کو آگے بڑھایا گیا جن کی اوسط منتقلی تقریباً 295 میٹر غزہ کے اندر کی جانب رہی۔

'بی بی سی' کی ٹیم نے مزید 205 زمینی نشانات کی نشاندہی کی جن میں سے نصف سے زائد ایسے علاقوں میں نصب تھے جو فوجی نقشوں میں متعین لکیر سے کہیں زیادہ اندر واقع ہیں۔ سیٹلائٹ تصاویر 11 جنوری تک ظاہر کرتی ہیں کہ جنگ بندی کے آغاز کو تین ماہ سے زائد عرصہ گزرنے کے باوجود اس لکیر کے وسیع حصے اب بھی زمینی نشانات سے خالی ہیں۔

تقریباً دس کلومیٹر کے فاصلے پر بلاکس کی عدم موجودگی نے مقامی آبادی کو شدید الجھن میں مبتلا کر رکھا ہے کیونکہ قابض اسرائیلی فوج ان علاقوں کو خطرناک جنگی زون قرار دیتی ہے۔ تحقیق میں خان یونس کے نواح سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان کی گواہی بھی شامل ہے جس نے بتایا کہ بلاکس کی اچانک منتقلی نے اسے بغیر کسی پیشگی انتباہ کے خطرناک علاقے میں دھکیل دیا جہاں فائرنگ، فوجیوں کی نقل و حرکت اور ڈرون طیاروں نے روزمرہ زندگی کا محاصرہ کر رکھا ہے۔

ماہرین کے مطابق بلاکس کی یہ منتقلی زمینی کنٹرول کو خاموشی سے ازسرِنو کھینچنے کا ایک غیر اعلانیہ طریقہ ہے بغیر اس کے کہ نقشوں میں باضابطہ تبدیلی کی جائے اور اس کے نتائج براہ راست شہریوں پر مرتب ہو رہے ہیں کیونکہ اکتوبر سے اب تک پیلی لکیر عبور کرنے کے الزام میں 69 فائرنگ کے واقعات ریکارڈ کیے جا چکے ہیں۔ دستاویزی واقعات میں یہ بھی سامنے آیا کہ پیلے بلاکس کے قریب یا ان علاقوں میں جو نقشوں کے مطابق محفوظ سمجھے جاتے تھے بچے اور عام شہری شہید ہوئے۔

سیٹلائٹ تصاویر نے یہ بھی ظاہر کیا کہ قابض اسرائیلی فوجی گاڑیاں اور مسماری کی کارروائیاں متفقہ لکیر سے باہر انجام دی گئیں جن کے بعد بعض صورتوں میں نشانات کو نئی جگہوں پر منتقل کر کے تباہی کے دائرے کو مزید وسیع کیا گیا۔

ماہرین خبردار کرتے ہیں کہ یہ طرزِ عمل عملی طور پر غزہ پٹی کے اندر ایک نام نہاد جراثیم سے پاک پٹی کے قیام پر منتج ہو سکتا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ زمینی حقیقت کا تعین جنگ بندی معاہدے کی شقوں سے نہیں بلکہ کنکریٹ بلاکس کی جگہ سے ہو رہا ہے اور یہی امر شہریوں کے تحفظ اور قابض قوت پر عائد ذمہ داریوں کی وضاحت کے حوالے سے سنگین قانونی اور انسانی حقوق کے خدشات کو جنم دے رہا ہے۔

'غزہ بورڈ آف پیس' میں شامل ہونے کیلئے ترک صدر اردوغان اور مصری صدر السیسی کو دی گئی دعوت

امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کا سفارتی قدم

واشنگٹن: (ایجنسی) امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے ترکی کے صدر رجب طیب اردوغان اور مصر کے صدر عبدالفتاح السیسی کو غزہ 'بورڈ آف پیس' میں شامل ہونے کی دعوت دی ہے۔ اس بات کی تصدیق دونوں ممالک کی جانب سے کی گئی ہے۔ یہ بورڈ غزہ میں عارضی نظم و نسق کی نگرانی کرے گا۔ وائٹ ہاؤس نے جمعہ کے روز کہا کہ ٹرمپ کے غزہ امن منصوبے پر عمل درآمد کے لیے ایک ایگزیکٹو پینل تشکیل دیا گیا ہے، جس میں امریکی وزیر خارجہ مارکو روبیو، ورلڈ بینک کے صدر اجے بنگا، برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ٹونی بلیئر اور ترکی کے وزیر خارجہ ہاکان فیدان شامل ہیں۔ یہ پینل نظم و نسق اور علاقائی سفارت کاری سے لے کر تعمیر نو کے لیے مالی وسائل کی فراہمی اور سرمایہ کاری کے حصول تک مختلف امور کی نگرانی کرے گا۔ ہفتہ کو ترکی کے صدارتی دفتر نے بتایا کہ اسے صدر ٹرمپ کی جانب سے ایک خط موصول ہوا ہے، جس میں اردوغان کو اس پینل میں شامل ہونے کی دعوت دی گئی ہے۔ دوسری جانب، مصر کے وزیر خارجہ نے ایک پریس کانفرنس میں کہا کہ ٹرمپ کی اس دعوت پر غور کیا جا رہا ہے۔ ادھر، برطانیہ کے سابق وزیر اعظم ٹونی بلیئر نے ہفتہ کو کہا کہ غزہ کی تعمیر نو میں مدد کے لیے صدر ٹرمپ کی جانب سے منتخب کیے جانے پر وہ خود کو اعزاز یافتہ محسوس کر رہے ہیں۔

لوگ آلودہ پانی پینے سے مر رہے ہیں

یہ ہے حکومت کا شہری ماڈل؟: راہل گاندھی کا سوال

اپوزیشن لیڈر کا اندور کے بھاگیرتھ پورہ علاقے کا دورہ، متاثرہ خاندانوں سے ملاقات کی

اندور: (ایجنسی) کانگریس کے سینئر رہنما اور لوک سبھا کے قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے سنیچر کو مدھیہ پردیش کے اندور میں آلودہ پانی سے قے اور اسہال کے پھیلنے کے بعد اپنے

پیاروں کو کھونے والے خاندانوں سے ملاقات کی اس موقعے پر انہوں نے حکومت پر اپنی بنیادی ذمہ داری کو پورا نہ کرنے اور لوگوں کو ڈرانے کا الزام لگایا۔ راہل گاندھی آج صبح تقریباً 11 بجے اندور کے بھاگیرتھ پورہ علاقے کے رہائشیوں سے ملاقات کی جہاں مبینہ طور پر آلودہ پانی کی وجہ سے گذشتہ ایک ماہ میں 24 لوگوں کی موت ہو چکی ہے۔ اندور پہنچنے کے فوراً بعد راہل گاندھی نے مدھیہ پردیش کانگریس کے صدر جیتندر (جیتو) پٹواری کے ساتھ بمبئی اسپتال کا دورہ کیا اور وہاں آلودہ پانی سے متاثرہ افراد کی صحت دریافت کی۔

پارٹی ذرائع نے بتایا کہ گاندھی نے بمبئی اسپتال میں زیر علاج چار مریضوں کی عیادت کی، ان کی صحت کے بارے میں دریافت کیا اور ان کے اہل خانہ سے ملاقات کی۔ اپوزیشن لیڈر نے متاثرہ علاقہ بھاگیرتھ پورہ کا بھی دورہ کیا اور مرنے والوں کے اہل خانہ سے بات چیت کی، تعزیت کا اظہار کیا اور انہیں تسلی دی۔

بعد ازاں میڈیا سے بات کرتے ہوئے راہل گاندھی نے اپنی ذمہ داریوں کو پورا کرنے میں ناکام ہونے پر حکومت کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ "میں نے بھاگیرتھ پورہ میں آلودہ پانی سے متاثر لوگوں سے ملاقات کی۔ متعدد خاندان کے کئی افراد کی موت ہو چکی ہے اور بہت سے لوگ شدید بیمار ہیں... بڑے بڑے دعوے کیے جا رہے تھے کہ وہ (حکومت) ملک کو سمارٹ سٹیز دیں گے۔ یہ ایک سمارٹ سٹی کا نیا ماڈل ہے جہاں پینے کا پانی نہیں ہے اور لوگوں کو ڈرایا جا رہا ہے۔" اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے کہا کہ صاف پانی عوام کا حق ہے لیکن افسوس کہ بی جے پی حکومت عوام کو صاف پانی فراہم کرنے میں ناکام رہی ہے۔ حکومت کا یہ رویہ انتہائی غیر حساس ہے اور اسے برداشت نہیں کیا جائے گا۔ ہم بھاگیرتھ پورہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہیں۔ ہم قصورواروں کو سزا دلانے اور متاثرین کے لیے انصاف کو یقینی بنانے کے لیے لڑتے رہیں گے۔

غزہ میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے سابق فلسطینی قیدی محمد البسیونی دم توڑ گئے

غزہ: غزہ کی پٹی میں بیت حانون سے تعلق رکھنے والے سابق اسیر محمد احمد السید البسیونی اپنی صحت کی بگڑتی ہوئی حالت کے باعث شہادت کے درجے پر فائز ہو گئے۔ اسیران میڈیا دفتر نے ایک بیان میں واضح کیا کہ محمد البسیونی کو قابض اسرائیل کی جیلوں میں دو مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کرنا پڑیں جبکہ ان کی آخری رہائی حالیہ اسیران کے تبادلے کے معاہدے کے تحت عمل میں آئی تھی۔ بیان میں بتایا گیا کہ چند روز قبل وسطی غزہ کے شہر دیر البلح میں بلدیہ کی عمارت کی بلند ترین منزل سے شدید آندھی کے باعث البسیونی کا خیمہ ان پر آ گرا جس کے نتیجے میں وہ سنگین طور پر زخمی ہو گئے۔ اسیران میڈیا دفتر کے مطابق انہیں فوری طور پر شہداء الاقصیٰ ہسپتال منتقل کیا گیا جہاں وہ انتہائی نگہداشت کے وارڈ میں زیر علاج رہے یہاں تک کہ ان کی شہادت کا اعلان کر دیا گیا۔ یہ دردناک واقعہ ایسے وقت پیش آیا ہے جب غزہ پٹی میں انسانی المیہ شدت اختیار کر چکا ہے۔ شدید سردی کی نئی لہریں قابض اسرائیل کی مسلسل جارحیت محاصرے گھروں اور بنیادی ڈھانچے کی وسیع پیمانے پر تباہی کے ساتھ مل کر اہلِ غزہ پر قیامت بن کر ٹوٹ رہی ہیں۔ اس سفاکیت کے نتیجے میں پندرہ لاکھ سے زائد فلسطینی بے گھر ہو کر ایسے عارضی کیمپوں میں پناہ لینے پر مجبور ہیں جہاں زندگی کی بنیادی سہولتیں تک میسر نہیں۔

روزنامہ صحافت اردو ویب ایڈیشن برمنگھم (یو. کے.) کو پبلشر نغمہ امیر نے ڈیگٹن گروپ بار منگھم بی-42 آئی آر جی یو. کے. سے شائع کیا۔ پروپرائٹر گروپ ایڈیٹر: امان عباس، ریزیڈینٹ ایڈیٹر: امیر مہدی، بیورو چیف: نغمہ امیر، ای میل Naghmaamir@rediffmail.com، موبائل نمبر: 386368 7897 44+